بسم اللہ الرحمن الرحیم

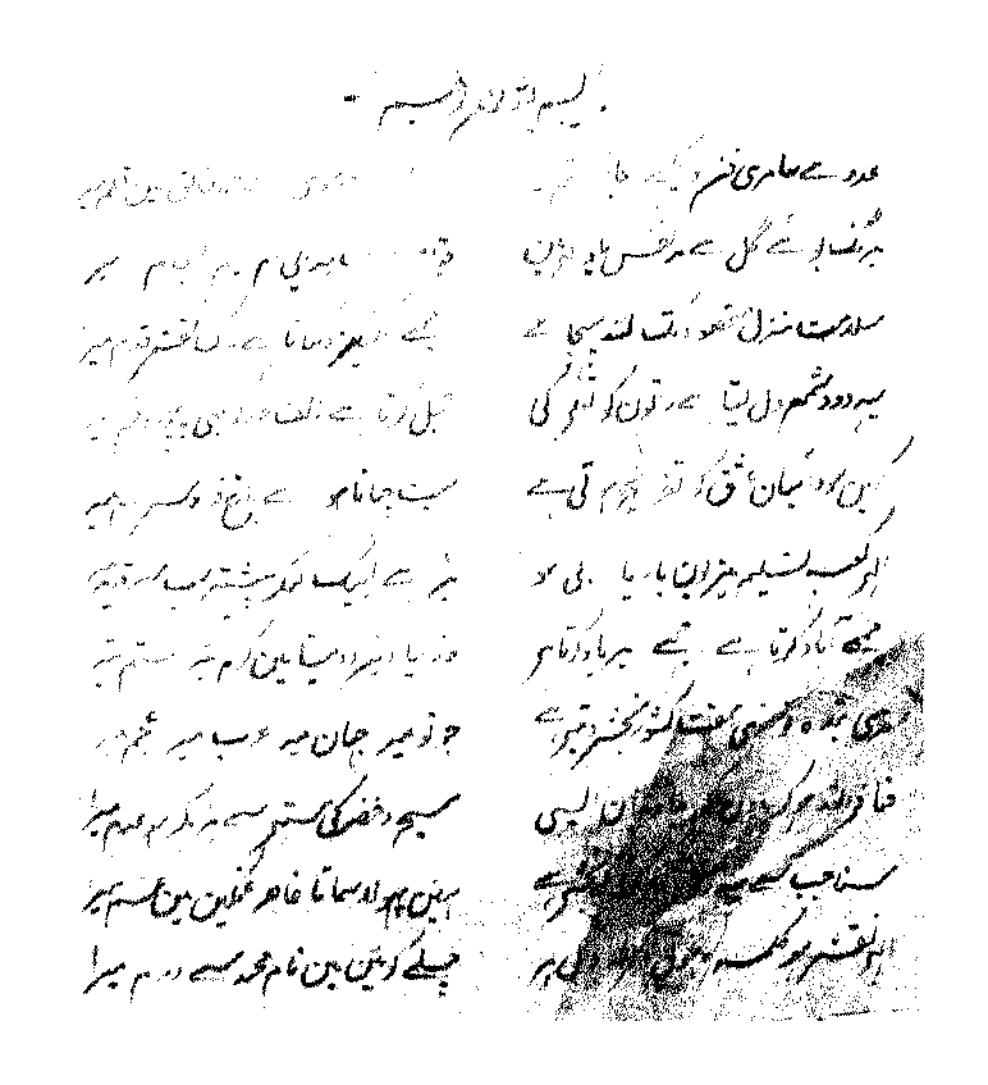

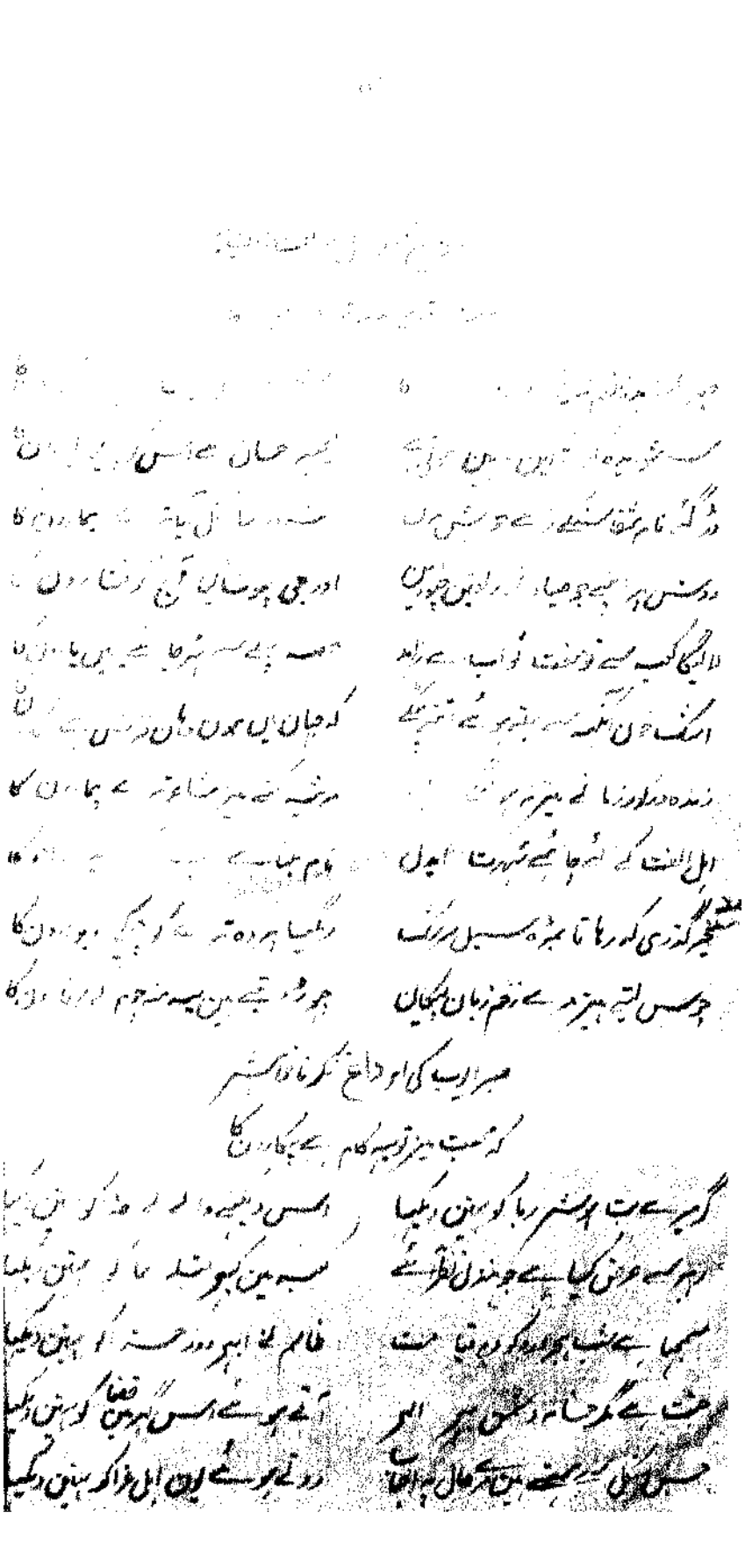

ون بھی تماشا محجب تحاب بھا
برای دیدهی جلوای وصی
انہ آنکھہ جھپکی نہ جبین پا نہ خوات آیا
خدا دکھائی دشمنونکو جو دوستی مین عذاب دیکھا
بس جان مجنون ان سیکو گردش دوران پر خون
گر چرخ زن مثل ورگردون مدام جام شراب دیکھا
ہی تیری کبریائی سما گئی تیری خم دمائے
اگرچہ دیکھی بہت خدائی مگر نہ تیرا جواب دیکھا
ہی ہزار پردے دکلیم نکلیو تو جب ہی شش
ہم اوسکی آنکھونکی صدقے جنہون وہ جلوہ یون بیحجاب دیکھا
ین تیرا آگی بتیسے وہ فکر دیر و حرم جھوٹ
کہ تیری کوچیکی سا کہون بہشت مین عذاب دیکھا
شق گہری تیرا کہ اسکو تو نی جگا دیا
مکان سے تا لامکان جو دیکھا تجھی کو خانہ خراب دیکھا
شاط ایسی بدل گئی رنگ ہی ہمانکے
سنا نہ تھا کان سے جو ہمنے وہ آنکھہ سے انقلاب دیکھا
وہیہ بنایا یہ خاکدان ہمنے خاک پایا
جو تجھکو دیکھا تو کچھہ نہ دیکھا تمام عالم خراب دیکھا

شراب غفلت سی واعظ خشتہ دکھائے غفلت نے کیا تماشے
اگر سوتے سو تے جو چونکا اوٹھے مگر کوئی تمنی خواب دیکھا

ایمان ہوگیا
مین بت پرستیون ہی مسلمان ہو
مری جان ہوگیا
اک تیرا اور مین تری قربان گ
ن تری صورتکو دیکھکر
آئینہ مین نہین ہون کہ حیران گ
نہ کہ کہتی ہی میرا جان
خنجر تو اور دم کا نگہبان گ
ہبت بادہ نوش
مین توبہ کرکے اور پشیمان گ
بھت کسی نصیب
زاہد بھی ہم مین بیٹھہ کر انسان گ
ہی وحشت رنگ لیو
وا کتنی تنگیون پہ ہب

لے ہی تو آئینگے اور سحر دم
میرے ہی نام سے تو آئیگا

مرغ دل سے امید ہی یہ اسیر
چھٹ گیا دام سے تو آئیگا

ساقیا تجھسے بادہ کش کو سرو
ایک ہی جام سے تو آئیگا

پیپ ہیں کے حیا سی وہ کتنے
غصہ الزام سے تو آئیگا

دل کا آنا ہی کام سے جانا
جائیگا کام سے تو آئیگا

کبھی اپنا ہی روز خوش ای واغ
دور ایام سے تو آئیگا

۱۲

۱۳

کرنی انصاف یا ہمیں آفت کی مارونگا
بنی خود آسمان بھاہا تمہارے دلفر

ستم و چشم کافری تری چلنا اشارونگا
غضب و دل پکڑ کر بیٹھ جانا بیقرا

ہوئی ہیں فن کیا کیا حسرتیں دل میں
پھپھولوں سی مری سینے پہ عالم ہے

ہی دل پایا اگر چاہا خطا الفت پہ تونکی
نہیں دیکھا اگر دیکھا گنہ امید وا

ہو نسی عفو جرم عشق سی چاہیں کہتی ہیں
خدا تو ہم نہیں بخشیں گنہ تقصیر وا

دکھاتا ہی فلک خندہ دندان نما اپنا
وگرنہ اس شب فرقت میں جلوہ ستا

گلہ شکی ہی دیتی ہو تو دل پھینکے ہی دیتا ہی
تمہارا گھر ٹھکانا کونسا ہم بی سہا

بری اہل یقین ہمسے جفا کو جو وفا سمجھیں
سہلی ہیں گمان ہے دل ہی اور بی اعتبا

ترا اک عدہ دیدار اور وہ بی قیامت پر
پہر اور سپر صبر اتنا ہی دل امیدوار

قسم ہے تجھکو زاہد کیا کری گر آنکھ سی نکلی
چھلکتا ساغر مے کا چھکتا بادہ خوار ونکا

سنو افسانۂ فریاد دیکھو قصۂ غم کو
غضب کیا تمکو یہ چھوچال ہم ستم کی مار ونکا

حسرت کسی طرف ہی تمنا کسیطرف
مجموعہ اپنی دل کا پریشا

حاصل ہوی جزمی تری خنجر کی غیر کو
سر پر ہماری مفت کا احسا

کیا حال دل کہین کہ دم عرض مدعا
تیرا عتاب حلق کا در بان

امید ہی کہ بہر عیادت وہ آئینگے
آزار میں بجان کم ارمان

۹

لو ای بتو سنو کہ وہ داغ صنم پرست
مسجد مین جاکے آج مسلمان ہوگیا

۱۰

اوس بزم مین شریک تو جایا نجائیگا
مین جاونگا اگر مرا سایا نجا

دل لیکے اوسکی بزم مین جایا نجائیگا
یہ مدعی بغل مین چھپایا

ای حشر امتیاز کہ ہم ہین شہید ناز
مردونکی طرح جلوا دفنایا

دل کیا ملاؤگی کہ ہمین ہوگیا یقین
تجھسے تو خاک مین بھی ملایا

جو دل دکھا رہا ہی مزہ ہر گھڑی مجھی
آنکھون سی سو برس

دشمن کی آگی سر نیچا کیسطرح
یہ آسمان زمین

فتنہ نہین ہون جسکو اوٹھایا کرے فلک
مجھسے گری ہوی

زلفین نہین کہ شانی سی آراستہ کیا
بگڑا ہوا مزاج

۱۱

ای داغ تجکو رزق کی خواہش ہی جی نہ
اتنا یہ غم کھلائیگا کھایا نجائیگا

یون وہ پیغام سی تو آئیگا
غیر کے نام سے تو

شب ہجران سی موت بہتر ہے
خواب آرام سے تو

یون نہ آئیگا ہاتھ
ترک سلام

عشق کیا تھا دیوہ پشی ہی کیا دلمین شوق وصل
خود ہوا کر آگیا تھا میرا مہمان کیا کیا

کہہ گیا انکار دل آگی شمع وگل کا جب جواب
بلبلون نے پر جلائے پروانے جان کیا کیا

کیا کہون نرگس مری ہی چشم عداوت ہی مری
کیا لگا دیتا ہی ظالم اب ہر کیا کیا

رات بھر تڑپتے رہی تم داغ اپنی دلکا حال
ایک شب مین کہدیا ہی ہم نے افسانہ کیا

کیا کہون کہ تو مائل چندار ہوگیا
مین تو یہ سمجھا تھا کہ اوسکا ہوگیا

اوسکی ہر طرف ہی دل غمگین کا نشانہ
اب ہر کیا ہی جسکا دل ہر جا نشانہ

اس دل مین کیا ہی کس کسکی آرزو
اک دل ہزار غم ہین کرون کیا کیا

حشر مین کون ہوگا کرم کا تری گواہ
گر غیر بھی ہوا تو فقط دیکھا کیا

وہ فتنہ جسکا حشر پر افسانہ ہی بپا
ہر بار تیری چال کی بیدار ہوگیا

اک حرف آرزو پہ مجھسے خفا ہوے
اتنی سی بات اسکی گلہ گار ہوگیا

اے دل مری خیال مین تیرا ہی مدعا
تو اے قریب کب ہی مرا یار ہوگیا

جسکی بغل مین شب کو وہ ہوا سو کو دیکھی
جسوقت آنکھ کھل گئی دیدار ہوگیا

اے داغ کیا بتائین محبت مین کیا ہوا
بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہوگیا

ہر اک لبتہ کے جگر سے نکل گیا
جی ہی نکل گیا وہ جدہر سے نکل گیا

عالم مین ایک آ نظر آیا نظر فریب
عالم تمام اپنی نظر سے نکل گیا

ہر موی زلف موی کمر سے نکل گیا
ری اوسکا حسن تیغ بلا کی ہی

جو مل کی تیرہی سیاہ گر
سرزمین کی بنا فتنہ و فساد

کچھ ہو گا مجکو نالۂ شبگیر ہی حصول
کچھ مدعا دعا ی سحر سے نکل گیا

کاہیدگی نی پہینک دیا دور اسقدر
کوسون مین آپ اپنی نظر سے نکل گیا

نکلا جدہر وہ شوخ ہوا شور دیکھنا
دل کو ہمیٹ کی کوئی ادہر سے نکل گیا

بل بی گداز عشق کہ پیکان دلنشین
اک اشک بنکے دیدۂ تر سے نکل گیا

حسرت دل پہ وہ نگاہ پڑی دلکی بات تہی
یہ نیچہ ہزار پہر سے نکل گیا

اللہ ری جوش گریہ کہ اس جذب ضبط پر
دریا ہمارے دیدۂ تر سے نکل گیا

۱۷ — ۹

وہ داغ بیوفا تو مہو آج دہوم سے
کوئی غلام آپکے گھر سے نکل گیا

سو حسرتین تو آہین گیا ایک دل گیا
ملنا تہا جو مجھے مری قسمت کا مل گیا

مین مر گیا جو وہ لب جانبخش مل گیا
یارب قسم مسیح مین کیا زہر مل گیا

اوسنے لیا جو آنکھی مین بوسہ اپنا آپ
اللہ ری ناز کی لب گلفام چل گیا

اللہ ری جامہ زیب تری جامہ بیان
پہنا جو تونی رنگ وہی رنگ کہل گیا

جنت اسی کا نام اگر ہی تو بس سلام
محفل مین تیری جو کوئی آیا بہل گیا

ہوتی ہی صبح کاش مرتا شب وصال
افسوس ہی کہ یار بہت منفعل گیا

مین تفتہ جان ہون آگ تو سیماب ہے وہ تنگ
اے دل بڑا غضب ہی جو تو متصل گیا

مینی تو اپنی وسطی کی تہی دعا ی وصل
اولٹا اثر ہوا وہ رقیبون سی مل گیا

۱۸ — ۱۱

ہستی مین ہین ستم کی مری عاشقونکو داغ
قالب مین جان آتی ہی پہلو سی مل گیا

جوہر مین لعل کا سودا تہا سو نکل گیا
ہاتہون مین ہی کہ آئی بلا کو ٹال دیا

یقین ہی جو کرین کہا کہا کی کچھ سنہیں جاتی
کراوسکی راہ مین ہمنی ہی دل کو ڈال دیا

جہان مین آئی نہی کیا رنج ہی اوٹھانیکو
الٰہی تو نی ہمین کس بلا مین ڈال دیا

خدا کریم ہی یون تو مگر ہی اتنا شک
کہ میری عشق سی پہلی تجھی جمال دیا

تمہین کہو کہ کہان تہی یہ وضع تیکیب
ہماری عشق نی سانچی مین تمکو ڈھال دیا

بتونکی دین مین ہی لوٹنا تو لب ایسا
کہ جیسے راہ خدا مفلسون کو مال دیا

پیام وصل ہی کیون اب رقیب کے ہاتھون
نکالنا تہا مجھے آپنے نکال دیا

بتائین لفظ تمنا کے تمکو معنی کیا
تمہاری کان مین کب حرف ہمنے ڈال دیا

سر عدالت محشر جواب کیا دوگے
جو داد خواہ ہون نے تمپر کوئی سوال دیا

نہین عدو تو خیال عدو ہی خلوتمین
کسی بہانی ہی اسکو نہ تمنے ٹال دیا

۱۹ ہمین خدا نی بہت رنج و غم دیا ای داغ
بتون کی دل مین نہ تہوڑا سا رحم ڈال دیا ۱۳

ستم ہے کرنا جفا ہے کرنا نگاہ الفت کبہی نکرنا
تمہین قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق مین کمی نکرنا

ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا
ذرا رہے پاس آبرو بہی کہین ہماری ہنسی نکرنا

کہان کا آنا کہان کا جانا وہ جانتے ہی تہین یہ رسمین
وہان ہے وعدے کی بی یہ صورت کبہی تو کرنا کبہی نکرنا

سنا ہے تو چلتے ہین حضرت دل تہین بہی اوس انجمن مین لیکن
ہمارے پہلو مین بیٹہکر تم ہمین سے پہلو تہی نکرنا

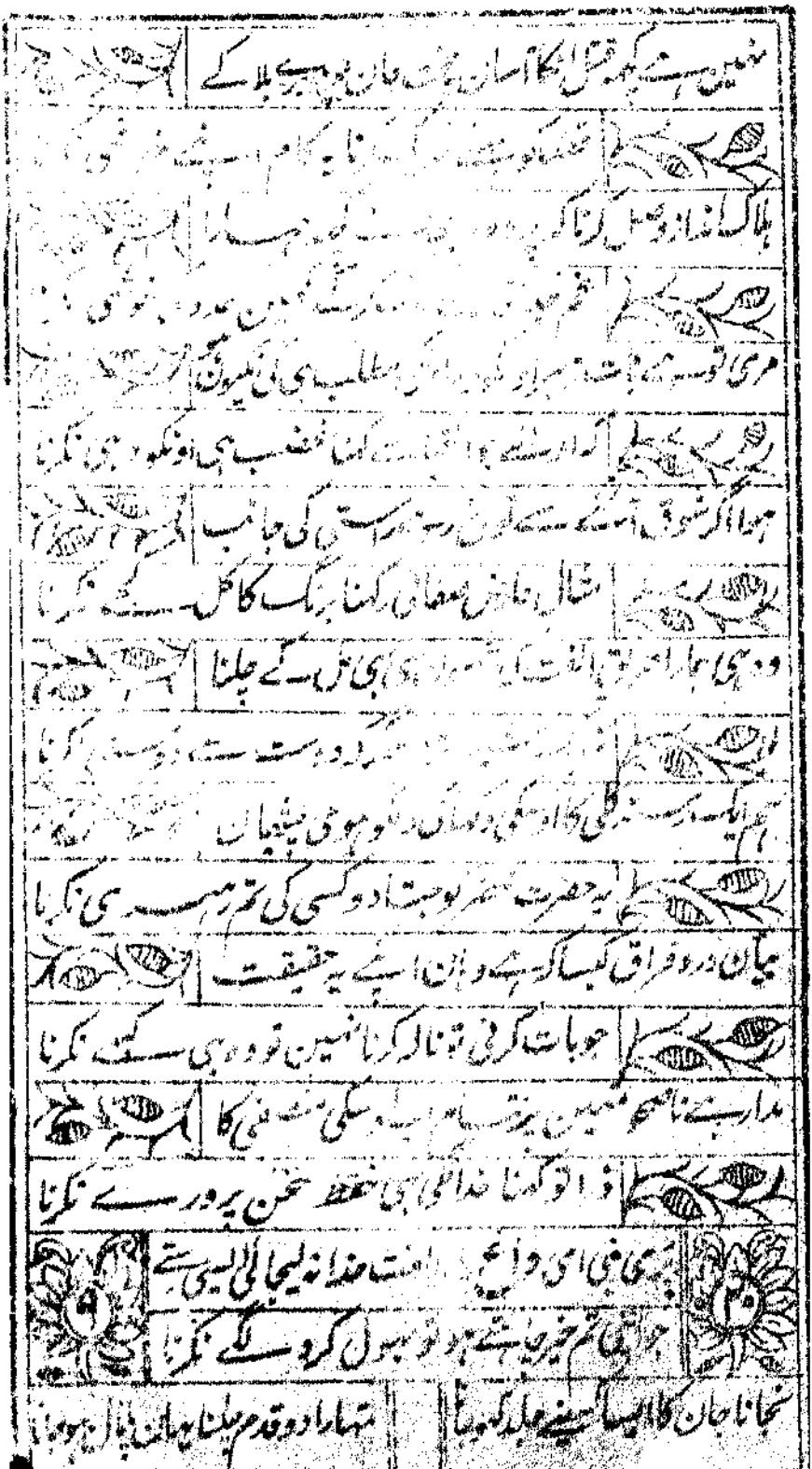

کرتے ہیں کیا بات ہے بسمل فتنہ گر اک کھیل ہے تجھکو
ہمیں ہے اختیار جس کا بھی دل کی کدورت سے
بلا دے اطمینان ہے ہر دل وہ خوش تو ہو جاتے
رہے ہو بیٹھے لیکن ہو نظر وہ نہیں ہوتے
نظر ہے ہی ہے اس میں حدت ہے
ہو ہو ہو کی اب سننی ہیں کہتا
اوٹ ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

ہوا ہے بسمی مرد وحشی وہ یاں یا کہ
مزہ ہے کہ ہو ملاہج شوخ یا کہ
منہ ہو لیم کہ ہے وہ ہاں کہ
مزہ ہے کہ ہو بستگی سب ہیں
اوگا ہے ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہوا رہے ہیں ہو ہو ہو ہو ہو
اوٹ یا جب ہو ہو ہو ہو ہو
خوشا مقدر کہ ہو گیا بدنام عالم میں
جنون ہے خامہ ہو ہو ہو ہو ہو
یہ کیا ہے ہو ہو ہو ہو ہو

اہ جب بڑا بگڑتا ہے کرنا غصہ ہو جانا
نظر ہو ہو ہو ہو ہو ہو
بلا ہو ہو ہو ہو ہو ہو
کہاں ہو ہو ہو ہو ہو ہو
نہ جانا ایک نوٹی ہاں خافل ہو کو دجانا
کہ ہو ہو ہو ہو ہو ہو

کوئی دل جگر کہ ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
خزینہ شوق و ارمان کا ہو ہو ہو ہو
یہ زخم دل ہی ہنسکر ہو ہو ہو ہو
زمانہ جانتا ہے مجکو یہ عاشق ہو ہو ہو
ہمارا گھر نہیں ہے کہ ہو ہو ہو ہو
یہ کیا ہے خود بیان ہوتا ہے جو ہو ہو ہو

کوئی یہ استراحت چھوکر کیون جائی قاتل
دل بیتاب گہوارہ بنا ہی تیری پیکان کا

بنا تا ہی وہ ظالم تو وہ تیر ستم ہی ہی
کہان اور جائی لیکر قبر کو مردہ مسلمان کا

تمہارا گھر تمہارا گھر نہین مہمان ہوگیا
کہین ہے دخل دشمن کا کہین قبضہ ہی دربان کا

فلک پردہ بنا اہل زمین کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جان نی کسیکا عیب دہکن کا

سر شک تلخ کی تلخی گوارا ہی تو ہمکو ہی
زمین پیتی نہین آنسو ہماری چشم گریان کا

بنا کر اپنا دیوانہ الگ بیچکر چلے جانا
تری دامن ہی لینا ہی ہمین بلا گریبان کا

کسی کی شرم آلودہ نگاہون نی شوخی ہی
اسی نی کیا اوسی نی کیا ادہر نا کا اودہر جانا کا

غش آجاتا ہی اسکو آنکہ سی جب آنکھ ملتی ہی
نگہبان اور پیدا کیجیے اپنی نگہبان کا

۲۲ تری آتش بیانی داغ روشن ہی زبانی پر
۲۱ پگھل جاتا ہی مثل شمع دل ہر اک سخندان کا

بنا کسدن تن مجنون ہین تیر رشتہ رگ جانکا
جنون تیری ہی سر سہرا ہا تار گریبان کا

بتونکی دست قدرت ہین نکیونکر دل ہو انسانکا
کہ ہر ناخن نگینہ بنگیا مہر سلیمان کا

بنا دی بیخبر پردہ قبای جسم جانکا
ٹھکانی سی لگا دی کوئی ٹکرا ہی جان کا

فلک نے خوب خدمت لی ہماری دیدۂ تر سے
کہ ہر آنسو نی مسند دہویا مشتاب ہجران کا

کیا ہی ایک دست آرزو نی وار دو جانب
زلیخا کی جگر تک چاک ہی یوسف گریبان کا

وہ چشم آبلہ سی دید کی قابل ہی اسی وحشت
نظر ہین جسکی پہلی پہنچ گیا کانٹا بیابان کا

مریض جان بلب دیکھی اوسن پر بیسی ہین دیکھے
خدا حافظ نہین ہے تا تری بیمار پرسان کا

دل آشفتہ کو زلف سی کیا کیا اور بجتا ہی
سنا جاتا نہین قصہ پریشانی پریشان کا

سر محفل مجھی ہی جگہ ظالم پردہ کرنا تہا
پہر اوسپر قیامت نی کہولا منہ ذبانکا

اثر دیکھو زبان بخیہ گر کے ہو گئی تکرے
ایا تھا نام بھولی سی مری چاک گریبان کا

فرشتونکو بچانا یا الٰہی ایسی تیرون سے
کہ رخ ہو آسمانکی ہمسر اوس برگشتہ مژگان کا

تمنا کا مرا ہون جو اپنا قتل مین جانون
اثر ہو جائی آب تیغ مین ہی آب حیوان کا

بہت دیکھین ہین فرش راہ جانا دیکھکر ظالم
کف نازک مین کانٹا چبھہ نجائے کوئی مژگان کا

زبان اونکی ہمارے دل ہی لمین گفتگو جب تک
مزا آتا رہا کیا کیا شکایتہای پنہان کا

مدام ہین لیگیا مجکو فرشتہ مین یہ سمجھا تھا
بلانی کو مری آیا ہی کوئی آدمی وان کا

نہین سی ہر مکان کی زیب بے گو قید خانہ ہو
نصیبا کھل گیا تھا حضرت یوسف زندان کا

کرہ کیسی آئی تھی کھلتی سی کس وقت مین فتنی
نظر آتا ہی خالی آج گوشہ تیرے دامان کا

ہوئی ہمبن دیدہ مشتاق سرگستا خیان کیا کیا
سہلی کو رخ ننتا میر طرف اونکی نگہبان کا

کہی دیتا ہون جو گذری ہی پرای داد محشر
نہ آئی تذکرہ مجھسے کسیکے عشق پنہان کا

کہلا ہی جوہر آئینہ کیا کیا صورت غنچہ
لیا ہی جب سے بوسہ تو نی اپنی روے خندان کا

ہماری داغ عصیان داغ کیا کیا رنگ لائینگی
گمان گذریگا دوزخ پر بہی جنت کی گلستانکا

۱۷

جو ہو سکتا ہو اس سے وہ کسی سی ہو نہین سکتا
مگر دیکھو تو پھر کچھ آدمی سی ہو نہین سکتا

محبت مین کری کیا کچھ کیسے ہو نہین سکتا
مرا مرنا ہی تو میری خوشی سی ہو نہین سکتا

الگ کرنا قیبونکا آپکی تجکو آسان ہی
مجھی مشکل کہ میری بیکسی سی ہو نہین سکتا

کیا ہی وعدہ فردا اونہون نی دیکھیی کیا ہو
یہان صبر و تحمل آج ہی سی ہو نہین سکتا

یہ مشتاق شہادت کسجگہ جائین کسی ہونگے
کہ تیرا کام قاتل جب تجہی سی ہو نہین سکتا

اگر تیغ قضا اک کیجے داد خواہو نگا
کسیکا فیصلہ گر منصفی سی ہو نہین سکتا

مراد شمن نطفا ہر چار دن کو دوست ہی تیرا
کسی کا ہو رہی بہ ہر کسی ہو نہین سکتا

دم پرسش کہو گی کیا وہان جب بات منہ سے
ادا اک حرف وعدہ نا وفا کا ہو نہین سکتا

نہ کہیی گو کہ حال دل مگر رنگ آشنا ہین ہے
یہ ظاہر آپکی کیا فاشی ہی ہو نہین سکتا

کیا جو ہمنے ظالم کیا کریگا غیر منہ کیا ہی
کری تو صبر ایسا آدمی ہی ہو نہین سکتا

چمن مین نالہ بلبل نے کیا جب اپنی نالی پر
چٹک کر غنچہ بولا کیا کسی سے ہو نہین سکتا

نہین گر تجھپہ قابو دل ہی پر کچھ زور ہو اپنا
کرون کیا یہ بھی تو ناطاقتی سے ہو نہین سکتا

نہ رونا ہی طریقی کا نہ ہنسنا ہی سلیقے کا
پریشانی مین کوئی کام ہی سے ہو نہین سکتا

ہوا ہون اسقدر محجوب عرض مدعا کرکے
کہ اب تو عذر ہی شرمندگی سے ہو نہین سکتا

غضب مین جان ہی کیا کیجیے کہ رنج فرقت کا
بدی ہی کر نہین سکتی خوشی سے ہو نہین سکتا

مزا جو اضطراب شوق مین عاشق کو حاصل ہے
وہ تسلیم و رضا و بندگی سے ہو نہین سکتا

۲۴ خدا جب دوست ہو ای داغ کیا دشمن سے اندیشہ
ہمارا کچھ کسیکی دشمنی ہی ہو نہین سکتا ۲۳

کب سے شب فراق ہون مشتاق دید کا
خورشید ہو گیا ہی مجھی چاند عید کا

ساقی عرق پلا مجھی اگلی کشید کا
سمجھا مہ صیام کو مین چاند عید کا

خالی ہی شیشہ تو مجھی دی ڈال محتسب
ملجائی کوئی جوڑ دل نا امید کا

واعظ کی بات کی تو نہارون جواب تھے
پر کیا کرین کہ منہ ہی کلام مجید کا

کیا قتل حشر مین ہوئین دل مین کہ یکسی
لی لی کے نام روتی ہی اک اک شہید کا

رفتار نے بھی بڑی ہی چال رہ گئی
پھر ایسا دن ملیگا نہ گفت و شنید کا

ہمنے تو ہاتھ بیعت ہی میکشو تو دیدہ
رہنی ہو محتسب کو محافظ کلید کا

وہ بات کری خدائی کی تین خدا کی شان
جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا

زاہد کمال پیر مغان سے تجھے سے کیا کہون
مرشد وہان خطاب ہے ادنی مرید کا

اس دل کا کوئی نقش و قا مین نہین جواب
مٹیا ہوا ہے سکہ تری زر خرید کا

کھینچی او منہون نے لاش مری سمجھ لیا
حورون کو انتظار ہی میرے شہید کا

لایا ہی میرے قتل کا محضر پیام بر
یان انتظار تا مجھی خط کی رسید کا

دل میرا آپکا نہین سینہ کا وہ نگینہ حدید کا
ہے نگ عقیق کا وہ نگینہ حدید کا

پیرو ہو گئین ترقی و مدہ خا انیان
کیا رنگ خون ہی کا ہے تیغ یار نے
ہے ہوا ہے آن لہو ہے شہید کا

بلبل کی داستان ہنی گر تم نے کب
یان ہی کہ لف ہی گفت و شنید کا

ای شیخ فیض پیر خرا ہے وہی ہے مرید کا
ہے حال پیر کا ہے وہی ہے مرید کا

قاصد مری سوال کا کوئی نہین جواب
کا تھا بدل گیا تو خط کے رسید کا

ہم ایک کمکی ہنستی ہین سی تری ہزار
لپکا پڑا ہوا ہے یہ گفت و شنید کا

حوران خلد بولتی ہین ٹہر کی بہ لیان
نیلام ہو رہا ہے تمہارے شہید کا

رکھنا وہ روک روک کی لڑتی نگاہ کو
رہنا وہ تھام تھام کی دل مجو دید کا

چلنا ہماری ساتھ ذرا ای شبہ فراق
دوزخ مین قحط ہو نہ عذاب شدید کا

ای داغ کیون نہ مجھ کو شفاعت کی ہو امید
مین ہون محب حسین کا دشمن ہے یزید کا

۲۵

حلقہ زنجیر سے کم دور پیمانہ نہتا
قید خانہ تہا ہین بی یار میخانہ نہتا

اسقدر خانہ خرابی ای دل خانہ خراب
خاک اڑانے کے لیے اپنا کیا شانہ نہتا

کچھ تو ہی آرام اوس کو جسمین جو ہم جا رہے
ورنہ کیا رہنی کو اپنی اپنا کاشانہ نتھا

یہ کشش تھی حسن جانا نکی کہ اوسکی بزم مین
شمع کی نزدیک شب کو کوئی پروانہ نتھا

اوسپہ تو کرتا عمل تو دیکھتا کیفیتین
قطرہ بھی زاہد تسبیح کا دانہ نتھا

تمسے کیا شکوہ کہ دل ہی دشمن جان ہوگیا
یہ تو اپنا دوست ہی تھا کوئی بیگانہ نتھا

کیون نکرتی ہجر مین ہم دلسی باتین صبح تک
کان رکھکر کوئی سنتا یہ وہ افسانہ نتھا

تم اگر ہوتی تو لاتی شکوای ناصح اوسپہ
ہمنشین تمسا کوئی مشیار و فرزانہ نتھا

(۲۶) تم تو اوسکو بیچ مین سو سو طرح لاتی مگر
مفت دیتا دل تمہین داغ ایسا دیوانہ نتھا

زندہ لیلی کا نام کرنا تھا
اسطرف بھی خرام کرنا تھا

وای غفلت کہ اب کیا ہمنی
جو ہمین پہلے کام کرنا تھا

نہ میسر ہوئی کہین خلوت
کچھ ہمین ہی کلام کرنا تھا

جا چکی دل کی اب پریشانی
پیشتر انتظام کرنا تھا

کیون کمی کی نگاہ نے تیری
کام میرا تمام کرنا تھا

تھی نہ تاب ستم تو حضرت دل
عاشقی کو سلام کرنا تھا

دشمنون کو امان ندینی تھی
گر ہمین قتل عام کرنا تھا

کیون کیا خیر پر ستم تو نے
یہ ہمین پر تمام کرنا تھا

(۲۷) داغ مہمان سرای دنیا مین
اور چند روز قیام کرنا تھا

کسی صورت ہی تم رہنا مری لیلیٰ پر رہنا
لگی اضطراب دل ہی بنکر ٹھہر رہنا

اوسکا نا علم عادت ہر سا لفت نہین ہے — کبھی تو اس بھلا وی مین اسی بیداد گر رہنا
برائی اور بھلائی جبکہ تیری ہاتھ ہی ہے — تو چھوڑا ہمنی راضی آج سے تقدیر پر رہنا
گذاری مینی ساری رات یہ کہکر وہ اب آئے — ذرا اسی چشم تر تھمنا ذرا اسی دل جگر رہنا
لگاؤ تو ذرا اسی حضرت ناصح کہین دلکو — مرا ذمہ محبت ہی نہ ڈرنا بیخطر رہنا
ہماری سخت جانی بس ٹھہری کھیل ہی ٹھہرا — قسم ہی تمکو گردن پر چھری تم پھیر کر رہنا
تجھے دو جانکر جیو کہینگے غیر سی دلکی — خبردار ایدل اوسکی بزم مین تو بیخبر رہنا
گیا تھا کہکے اب آتا ہون قاصد تو موت آئے — دل بیتاب وان جاکر کہین تو بھی نہ مر رہنا

۲۸ — ۹

ڈر اللہ ہی اسی داغ دلکھو ہوش مین تو — تو نکلی یاد مین نا فہم خدا ہی اسقدر رہنا

ترسی خرام سی بپا ہی شور و شر کیسا — اوٹھا یہ فتنہ قیامت سی پیشتر کیسا
ترسی تو برش تیغ نظر کا کیا کہنا — ہمین تو دیکھہ کر رکھتے ہین ہم جگر کیسا
سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہی کچھ دل بیتاب — الٰہی آج یہ صدمہ ہی جان پر کیسا
شفق کھلی ہی زمین بھی شک خونسی ہے — یہ رنگ تو نی دکھایا ہی چشم تر کیسا
یقین تھا کہ بس مرگ جبین آئیگا — قرار اس دل بیتاب کو مگر کیسا
نکل سکے نہ مری حسرتون سی آہ بھی پوری — اثر کی کسکو توقع ہے یان اثر کیسا
ہم اپنی دل کی حقیقت تمہین سے کیا جتلین — اب اسکا حال ہی کیا تھا یہ پیشتر کیسا
وہ باشکستہ ہون کم کردہ راہ و خانہ خراب — کہ دشت بھی نہین مجکو نصیب گھر کیسا

۲۹ — ۹

کمال عشق ہے ای داغ محو ہو جانا — مجھے خبر ہے نہین نفع کیا ضرر کیسا

۳۳

دیکھ اے داغ اہل دنیا کو
ہوس عز و جاہ نے مارا

کریمان ہمچما

ای اہل بزم چشم مروت کو کیا ہوا
کیون دیکھتے نہین مری صورت کو کیا ہوا

تلوار بی تکان اوٹھاؤ نہ ہاتھ مین
خلقت کہیگی نازو نزاکت کو کیا ہوا

یان فرط غمسے لپہ پنی وان وہ تمانت
پوچھا نہ جھوٹی منہ سہی طبیعت کو کیا ہوا

بسمل نہ رکھہ ہلاک ہی کر بھکو ای فلک
راحت اگر نہین تو جراحت کو کیا ہوا

جی جستجو یگانہ ای دل سراغ دوست
تو کچھہ تو قصد کر تری ہمت کو کیا ہوا

یہ وا ہوا خواہ کیسے تماشے دکھائینگے
تم دیکھنا کہ روز قیامت کو کیا ہوا

منظور ذکر غیر سے تہا امتحان دل
دیکھین تو آپ اپنی طبیعت کو کیا ہوا

جاناہی کوی یار مین بدل خلاف عقل
آتے ہوئے بلاؤ مصیبت کو کیا ہوا

موہوم کر دی جود ہان میان دوست
کیا جانی وہم صانع قدرت کو کیا ہوا

افسوس خاک مین نہ ملی کوئی آرزو
کیا جانی اب وہ دلکی کدورت کو کیا ہوا

۳۴

ٹھنڈا پڑا ہی داغ دل داغدار عشق
اس آفتاب حشر کی حدت کو کیا ہوا

۹

جو خاکسار ہین خاک ہوا کیسا ہوا
کہتا تہا آج خاک مین کوئی ملیا

گر سکندری ہین عبث سنائی تو کیا ہوا
ایسا ہی شیخ تیرا دوگانہ قضا ہین تہا

ای عشق خیر است ای ہوس و آرزو سلام
اپنا مقام آج سے دار البقا ہوا

کہتے ہین اوسکی ہمتو قیامت اوٹھائینگی
انصاف اپنا یا نہوا آج یا ہوا

پیتا ہی آسمان کو بلا کی طرح سی آج
یہ نالہ ہے اثر تری زلف رسا ہوا

لیتا ہون بوسہای خطِ سبز کی مزے
ہی زہر اندنون مری مُنہ کو لگا ہوا

اُمید و بیم کی جائین وہ کوئی قریب ہین
اک مشک آشنا کا ہے مردہ پڑا ہوا

ہم اب ہی لینگی بوسۂ گل تیری سامنے
کیا ایسا لعل ہی تری لب ہین لگا ہوا

(۳۵) ای داغ بی قصور ہوی قتل عشق ہین
کوئی برائی ہمنی نہین کی بھلا ہوا (۱۳)

دل ہین تو کفر تیری بجھے غضب خدا کا
ای داغ سوئی کعبہ پھر مانگنا دعا کا

اب غصہ ہی کہ ہمسے شکوہ کیا جفا کا
اب دل کہان ٹھکانی نام آگیا وفا کا

اب خاک ہین ملا کر آتا ہی کون ہم تک
آئی نہ آئی کوئی ہو کا کہے صبا کا

ہمپہ ہی کیون یہ غصہ مرتی ہین بی اجل ہم
دشمن پہ ہو جو ہر گز قائل نہین قضا کا

گر ذوق سیر ہی کچھ تو دیکھ میری دلکو
یہ بھی ہی اک نمونہ جام جہان نما کا

گاہی فلک پہ پھینکا گاہی زمین پہ ٹپکا
مشت غبار اپنا بازیچہ ہے صبا کا

یہ تا در اجابت پہونچی تو خاک پہونچی
تاثیر نے گھٹایا رتبہ مری دعا کا

جس راہی وہ گذری ڈالی بنای محشر
فتنہ بنا نگہبان ہر چشم نقش پا کا

ہی سرنوشت میری کیا مشق بیدریا
تا حشر بھی نہ پایا اک حرف مدعا کا

پردہ نی تمہارا نام اور بھی نکالا
یہ بھی کوئی حیا ہے جو

نی بل چلی ہم کا تو نہ سوی صحرا
ہر خار اک عصا تھا اپنی

ہوش بجا کر کیون مرتبہ گھٹایا
سمجھے نہ یہ زلیخا دانش

(۳۶) داغ سا بھی مکار اب جہان
ہوس بیشہ ہو اور نام لی خدا کا

سرخی لب نے کیا ہی خون اس خونخیر کا
تیز ہی پیکان سی ہی سوفا اسکی تیر کا

عقدہ کھلتا ہی نہیں اس عاشق دلگیر کا
مٹگئی دل کی گرہ جو پیچ تھا تقدیر کا

حسرتین معشوق کی غم آسمان پیر کا
لیگیا دنیا سی مین جو تھا مری تقدیر کا

اونکی خاموشی مین تھا عالم ہی اک تصویر کا
اور جب کی بات لچھا بند ہگیا تقریر کا

تفرقہ پرداز تھی کیا آنکہ اوس نیا کی
مجھہ مین اور دلمین مری پڑی ہی سو تیر کا

دیکھہ تو قاتل کہ جوش گریہ بسمل نے کیا
ایک کرڈالا لہو پانی تری شمشیر کا

آنکھہ کی پلتی ہی ہا ہم پہاگئین چیر انیان
آئنی کی شکل یان عالم وہان تصویر کا

ہی تو یون زندان پہ مہانکی تواضع ختم ہی
حلقہ حلقہ پانون پڑتا ہی مری زنجیر کا

ہا ہی وہ دن ہو کہ تو دل تھام کر محسبی کہے
آہ ظالم تیرا نالہ سہی ہی کس تاثیر کا

گہ شمار خار صحرا گہ وظیفہ نام قیس
سبحہ کا دانہ ہی ہر دانہ مری زنجیر کا

۲۷
عشق اوس عنا جو انکا داغ کرتا ہی تم
نام ہی بدنام ناحق آسمان پیر کا

۲۹

کیا تری وعدی پر اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

نا اوس بت نے اعتبار کیا
مری وفانی مجھی خوب مثر مسار کیا

سا کی شب وصل اشکبار کیا
انسلیان مجھی دی دیکے بیقرار کیا

نے جلوہ ہمارے سر مزار کیا
کر دل ہی شور او ہا ہا ہے بیقرار کیا

تیغ کو قاتل نے آبدار کیا
اگر یہ سچ ہی تو بی شبہ ہمہ مار کیا

وہ پہ وہ عجز بی شمار کیا
شب وصال ہی مینے تو انتظار کیا

مدعا دیدار ہے کہتا تھا
یہ کہا کیا کہ مہان کو امیدوار کیا

یہ دلکو تاب کہان ہو کہ ہو مآل اندیش
اونہون نے وعدہ کیا اسنی اعتبار کیا

کہان کا صبر کہ دم پر ہی بنگئی ظالم
بتنگ آئی تو حال دل اشکار کیا

تڑپ پھر اے دل نالان کہ غیر کہتے ہین
اخیر کچھ نہ بنی صبر اختیار کیا

ملی جو یار کی شوخی سی اسکی بیچینی
تمام رات دل مضطرب کو پیار کیا

بھلا بھلا کی جتایا ہی اونکو راز نہان
چھپا چھپا کے محبت کو آشکار کیا

نہ اوسکی دل سی مٹایا کہ صاف ہو جاتا
صبا نی خاک پریشان مرا غبار کیا

ہم ایسی محو نظارہ نتھی جو ہوش آتا
مگر تمہارے تغافل نے ہوشیار کیا

ہماری سینی مین کچھ رگبگی تھی آتش ہجر
شب وصال بھی اوسکو نہ ہمکنار کیا

رقیب و شیوۂ الفت خدا کی قدرت ہے
وہ اور عشق بھلا تم نے اعتبار کیا

زبان خار سی نکلی صدا ای بسم اللہ
جنون کو جب سر شوریدہ پر سوار کیا

تری نگہ کی تصور مین ہمنی ای قاتل
لگا لگا کی گلی سے چھری کو پیار کیا

غضب تھی کثرت محفل کہ مینی دھوکہ میں
ہزار بار رقیبون کو ہمکنار کیا

ہوا ہی کوئی مگر اسکا جانے والا
کہ آسمان نے ترا شیوہ اختیار کیا

بتون پہ دل کی حقیقت مگر یہ کہتے ہین
وہ بیقرار رہے جس نے بیقرار کیا

جب اونکو طرز ستم آگئی تو ہوش آیا
برا ہو دل کا مرے وقت ہوشیار کیا

فسانۂ شب غم اونکو اک کہانی تھی
کچھ اعتبار کیا کچھ نہ اعتبار کیا

اسیری دل آشفتہ رنگ لاکے رہی
تمام طرۂ طرار تار تار کیا

کچھ آگی روز محشر کی ہی امید مجھی
کچھ آپنے مرنے کینے کا اعتبار کیا

کسی کے عشق نہان مین ید گمانی تھی
کہ ڈرتی ڈرتی خدا پر سی آشکار کیا

فلک سی طور قیامت کے بن نہ پڑتی تھی
اخیر اب تجھی آشوب روزگار کیا

وہ بات کر جو کبھی آسمان سی نہ ہوئی
ستم کیا تو بڑا تو نے افتخار کیا

۳۸ ہنگامہ قیامت ہی ایک خال سیاہ
جو چہرہ داغ سیہ رو نے آشکار کیا ۱۳

باقی جہان مین قیس نہ فرہاد رہگیا
افسانہ عاشقون کا فقط یاد رہگیا

یہ سخت جان تو قتل سے ناشاد رہگیا
خنجر چلا تو بازو جلاد رہگیا

پابندیون نی عشق کی بیکس کیا مجھی
مین سو اسیریون مین بھی آزاد رہگیا

چشم صنم نی یون تو بگاڑی ہزار گھر
اک کعبہ چند روز کو آباد رہ گیا

محشر مین جا ہی شکوہ کیا شکر یار کا
جو بھولنا تھا مجکو وہ یاد رہگیا

اونکی تو بن پڑی کہ لگی جان سفت ہاتہ
تیری گرہ مین کیا دل ناشاد رہگیا

پر نور ہو رہی گا یہ ظلمتکدہ اگر
دل مین بتون کا شوق خداداد رہگیا

یون آنکہ اونکی کر کے اشارہ پلٹ گئی
گویا کہ اسمین ہو کی کچھ ارشاد رہگیا

ناصح کا جی جلا تھا ہماری طرح مگر
الفت کی دیکھ دیکھ کے افتاد رہگیا

ہین تیرہ دل مین سبکی ٹہکانی رہی بھلے
مین خانمان خراب سہے برباد رہگیا

وہ دن گئی کہ تھی میری سینی مین کچھ خراش
اب دل کہان ہے دل کا نشان یاد رہگیا

صورت کو تیری دیکھکی کھنچتی ہی جان خلق
دل اپنا تھام تھام کے بہزاد رہگیا

۳۹ اے داغ دل ہی دل مین بھلی ضبط عشق
افسوس شوق نالہ و فریاد رہگیا ۹

نالہ و فریاد و فغان اسقدر — آہ یہ لشکر نہ اثر پر گرا
چرخ سی جب کی ہوس سروری — سنگ مصیبت مری سر پر گرا
سایہ مری بخت سیہ کا ضرور — ای شب غم تیری سحر پر گرا
زلف رسا کو دم تزئین سنبھال — بوجہ نہ یہ موے کمر پر گرا
شوق فنی آوارہ کیا تھا مجھے — خیر ہوئی مین تری در پر گرا
خوب اوٹھا جو تری رہ مین اوٹھا — خوب گرا جو ترے در پر گرا
صاعقہ اوسکی نگہ شوخ کا — دل کو بچایا تو جگر پر گرا

(۴۰) بزم سے گلدستے سب اوٹھوا دیئے
(۱۳) داغ کا نزلہ گل تر پر گرا ✣

جھوک ہی سایہ کی ہی مین ناتوان لاغر گرا — جس جگہ سایہ گرا میرا نہ مجھے لیکر گرا
دل سنبھالا پر نہ سنبھلا پاؤن لوٹھا سر گرا — اونکی گلی آج مین اکثر اوٹھا اکثر گرا
اس نزاکت پر ہمارے قتل کا دعوی چہ خوش — دیکھیے لیجے خبر وہ ہاتھ سے خنجر گرا
تہا برا موقع مگر اچھا رہا پاس ادب — آج کٹکر پانو پر قاتل کی سیدا سر گرا
وای ناکامی کہ جسمین بھیجے باندہا خط شوق — وہ ہی مرغ نامہ بر کا ٹوٹ کر شہپر گرا
انتظار یار مین پتھرائین آنکھین اسقدر — اشک بھی بنکر ہماری آنکہ سے پتھر گرا
شوخیان لوسن کہ وشکی بزم مین کیکی کوئی — صاعقی کا طور ہے اسپر گرا اوسپر گرا
چوٹ کھائی دلنی گر کر اوس صنم کی عشق مین — یا الہی خیر ہو یہ شیشہ پتھر پر گرا
دل سنبھالا ناخنہ کو جو عشق مین ستا گیا — دیدہ و دانستہ تیری چاہ مین کنکر گرا
نکلی ابرو اوسکی کافر کی نہ ہی یہ تیر نگہ — آج اس انداز سے یہ عاشق مضطر گرا

کیا غضب توڑا نگاہ خانماں برباد نے
خانۂ دل کیا گرا گویا خدا کا گھر گرا

کم نصیبی اسکو کہتی ہین کہ میرے وار پر
دست ساقی ہی اڈھر شیشہ اودھر ساغر گرا

۴۱

پہلے کیون ای داغ اتنی پی گئی فریاد میری
سر پٹکتا اب جو ہی فریاد میں اسر گرا

۱۵

ملی اس سوختہ قسمت سے کیا جلوہ شرار یکا
کہ خورشید قیامت علس ہے میری ستار یکا

یقین ایدا نگہ تو اوسکی مژگان کی شمار یکا
ہر و سا کیا اری نادان تنکی کی سمار یکا

نپایا کوئی بحر عشق مین رستہ گذار یکا
نہ پونچا اوس کنارے تک شناور اس کنار یکا

اری بیباک کیا کہنا ہی تیرے اس اشار یکا
ٹھکانا بی ٹھکانی کا سہارا بی سہار یکا

تجھی کیون بی دل اوسی تیغ نظر کو دون لخت دل
کہ اسی مژگان پہ کراہی بڑی تلوار مار یکا

کبھی اسی خضر تمنے خوب نقد عمر کی گہری
خیال آیا نہ اسچیز ت مگر آخر خسار یکا

الٰہی دیکھی کافر نگاہ مین کیا دکھائی ہین
برا لپکا پڑا ہی اوسکی آنکھونکو اشار یکا

جگر لوٹی ہی جاتا ہی تو دل تڑپی ہی جاتا ہی
یہ سینہ ہی الٰہی یا کوئی معدن ہی یار یکا

تری شمشیر رحمتی ہزارون سر اوتار تی ہین
یہی تو گھاٹ ہی بحر محبت کی اوتار یکا

کرون مین دانۂ زنجیر کو تسبیح ای وحشت
نہین زندان مین ممکن ہ دینا استخار یکا

مری آنکھون مین ہے یا تیری دندان مصفا مین
گہر کی آب ہیرے کی تجلی نور تار یکا

ہمیشہ فیض ہی دریا دلونسی خاکسارونکو
کہ موج بحر نرکرتی ہی کیا کیا لب کنار یکا

محبت عاشق بیتاب کو اکسیر کرتی ہی
مجھی مارا دل بیتاب نے کشتہ ہون بار یکا

کرے کیا سالک گوہر رہ کشی اوس کی دندان سے
کہ ہر دندان روشن مین ہی عالم قطب تار یکا

گذر جا بیکسی پر عبرت کرون کیون داغ اندیشہ

۱۴۲ مری مولا کو ہر دم فکر ہی میرے گذار یکا ۱۷

ڈوب کر سینے مین اس تنگ سی پیکان نکلا
دل سی بیساختہ نکلا کہ وہ ارمان نکلا

دشت وحشت کو ہراک بیر و سامان نکلا
تن عریان کا مری سایہ بھی عریان نکلا

کب وہان مجھ سی نئی بون جال کا ارمان نکلا
داور حشر بھی اچھون ہی کا خواہان نکلا

کیا مری ہانہ سی کمخچکر ترا دامان نکلا
تو بھی آغوش سی یونتو نہ مری جان نکلا

دل سوزان کی کہین آگ بجھوڑی شب ہجر
صبح خورشید کی بدلی مہ تابان نکلا

مین نہ تڑپا جو دم ذبح تو وہ کہتی ہین
دم تو نکلا مری کشتی کا پر آسان نکلا

لحد تنگ مین کس کس کی سمائی ہوگی
خاک نکلا جو پس مرگ کچھ ارمان نکلا

قول پورا نہا پیرا وس عہد شکن کے منہ سی
ٹکڑی ہو کر سخن وعدہ و پیمان نکلا

سم بی دیکھین تو کہان تک ہی تری ہمراہی
قدم اپنا بھی اب اسی گردش دوران نکلا

شرمگین چشم مین اوس برق نظر کا جلوہ
ایک شعلہ سا تہ دامن مژگان نکلا

آدمی رہزن آدم ہی کہان راہ نما
وای تقدیر مری خضر بھی انسان نکلا

نا توانونکی گلوگیر قضا ہو سب جھوٹ
ہمنے جب تا بنکالا تو گریبان نکلا

سخت دل کا مزا انکو چکھاتا کافر
پر کرون کیا کہ خدا تیر انگہبان نکلا

رونیوالونکو بھی اب مجھپہ ہنسی آتی ہی
دیدہ تر سی مری اشک بھی خندان نکلا

خضر کیونکر نہ رہ عشق مین کترا کی چلین
طائر سدرہ بھی اس رہ سی پر افشان نکلا

پاس خدام قیامت کی نہین جز انصاف
دینگی کیا گر کوئی بیداد کا خواہان نکلا

۱۴۳ داغ دل چیر کی اوس بت کو دکھاتا ہی نہتا ۱۷
آرزو نکلی تو نکلی مگر ایمان نکلا

جو آف کی دلجلوں نے تیری تو یہ خاکدان ہو نگا
زمین کیا آسمان ہو نگا مکان کیا لامکان ہو نگا

غضب ہے مثل موسیقار اک اک استخوان ہو نگا
ہوئی خود خاک تو کیا ناک ای سو زفغان ہو نگا

تری الفت کی چنگاری نے ظالم اک جہان ہو نگا
ادہر چمکی ادہر سلگی یہاں ہو نگا وہاں ہو نگا

مجھی کیونکر یقین ہو آگ ظالم کو جلائیگی
کسی دن آتش رنگ شفق فی آسمان ہو نگا

سمجھی کب عندلیب سوختہ دلکی لگی تجھسی
چراغ گل کو کیا ہو نگا جو ای باد خزان ہو نگا

پڑی دوزخ میں بھی گر عاشق تفسیدہ دل تیرا
جہنم بھی کہی تو فی مجھی ای تفتہ جان ہو نگا

سری حال زبون پر ہای کس کس کو نہ رحم آیا
اجل فی ہی تو کچھ پڑہ پڑہ کی بہر حفظ جان ہو نگا

کہان صیاد کیسا باغبان کس نے گری بجلی
چمن میں آتش گل فی ہمارا آشیان ہو نگا

تری وزد حنانی مایہ صبر و خرد لوٹی
تری برق نگہ فی خرمن تاب و توان ہو نگا

مزاج عاشق پر سوز کو جو آگ کرنا تہا
تو اس مٹی کی پتلی میں دم آتش فشان ہو نگا

ہماری دلکی ہوتی طور سینا کو جلانا تہا
تری برق تجلی فی کسی ہو نگا کہان ہو نگا

پڑہا جو میری وقت ذبح تو فی منہ ہی منہ میں کچھ
پڑہی تکبیر یا کچھ پڑہ کی افسون فلستان ہو نگا

رہا تہا کونسا ارمان جیتی جی جلانی کا
کہ تو فی لاش کو میری جو اب بدگمان ہو نگا

بنی ہر گل کی چنگاری جلی بلبل کباب آسا
ہماری داغ سودا کی تپش فی گلستان ہو نگا

کہون منہ سی تو گویم زپنہان پردہ پرسش
اشارہ کرتی ہیں دلکی طرف آنکھیں بیان ہو نگا

جلاتی ہیں دلکو ای ہرش میری نالہ ہائے
فغان گرمی تیری رخت کاروان ہو نگا

سنا جاتا نہیں ای داغ تیرا سوز دل ہمسے
تری آتش زبانی فی تو ای آتش زبان ہو نگا





کچھ ٹھکانا نظر نہیں آتا

جان جانی دکھائی دیتی ہی — اونکا آنا نظر نہین آتا
عشق در پردہ پھونکتا ہی آگ — یہ جلانا نظر نہین آتا
اک زمانہ مری نظر مین رہا — اک زمانہ نظر نہین آتا
دل نی اوس بزم مین بٹھا تو دیا — اوٹھکی جانا نظر نہین آتا
رہی مشتاق جلوہ دیدار — بھنی رہنا نظر نہین آتا
لیچلو مجکو رہروان عدم — یان سکنا نظر نہین آتا
دل پہ بیٹھا کمان سی تیر نگاہ — یہ نشانا نظر نہین آتا
تم ملاوگی خاک مین ہمکو — دل ملانا نظر نہین آتا
آپ ہی دیکھتے ہین ہمکو تو — دل کا آنا نظر نہین آتا

۴۵ — دل پر آرزو لٹا ای داغ
۱۱ — وہ خزانہ نظر نہین آتا

جلوہ اوسکا نظر نہین آتا — نہین آتا نظر نہین آتا
آنکھ کھلتی ہی خواب غفلت سے — ہای کیا کیا نظر نہین آتا
غیر کی ساتھہ دلمین بھی دیکھا — کبھی تنہا نظر نہین آتا
ہمتو کہتی کو حال دل کہدین — سننے والا نظر نہین آتا
ڈھونڈھتی ہین جسے مری آنکھین — وہ تماشا نظر نہین آتا
تو نی جسدن سی کی مسیحائی — کوئی اچھا نظر نہین آتا
کونسا دل تیری مہد مین ظالم — بی تمنا نظر نہین آتا
کاش ارمان ہی رہتے دلمین — وہ بھی پورا نظر نہین آتا

دل کا آئینہ دیکھنے کو بنا — پر جو چاہا نظر نہیں آتا
کسکو کہون نظر نہیں آتا — کوئی ایسا نظر نہیں آتا

۴۶ — ہمین اسی داغ کو رہا طن ہین — ورنہ وہ کیا نظر نہین آتا

وہ کچھ سنا ہین کہ صیاد در دمند ہوا — قفس مین بند ہوئی پر ہی مین بند ہوا
شب فراق جو دست دعا بلند ہوا — ندا ئین آئین کہ باب قبول بند ہوا
یہ دل تو وہ ہی کہ مین اس سی در دمند ہوا — یہ کیا پسند کیا تمکو کیا پسند ہوا
مجھے تو شیوہ آزادگی کمند ہوا — کدام قطع تعلق مین پا سی بند ہوا
سپہر صرف مری در پی گزند ہوا — غضب ہوا کہ زمانی کا کام بند ہوا
چمن چمن کو تو کانٹا سا نا پسند ہوا — قفس قفس ہی تو گھٹ گھٹکی مجھ سی بند ہوا
مزا تو یہ ہی کہ آزاد ہو کے سیر کرے — خضر کو عمر شد عمر ابد کمند ہوا
کسیکی نوک مژہ کی ہی یہ خلش تو نہ تھی — یقین ہی کوئی ارمان دلمین بند ہوا
تمہاری لطف عنایت کا واہ کیا کہنا — کہ جسکا درد کیا وہ ہی در دمند ہوا
جواب ذوق جزا یہ ہی تھا لو حضرت دل — کہ نے نیاز کو ناز بتان پسند ہوا
وہ دل ہی جو تری تلوون تلی ہوا پامال — وہ سر ہی جو تری نیزی پہ سر بلند ہوا
وہ زور عجز پہ سو سو غرور مجھکو ہوئے — ثبا ہی ناز ہوا جب نیاز مند ہوا
ہزار شکر کہ دنیا نی قدر دانی کی — ہزار شکر کہ سودہ مرا پسند ہوا
فلک نے کینہ لیا تو نی ظلم پیشہ و خا — وہی انزل ہین ملا جسکو جو پسند ہوا
[illegible] — [illegible]

رفیق کہتے ہین اسکو کہ قید خانہ نہین
چھٹا نہ مجھسے جنون میرے ساتھ بند ہوا

الٰہی اوس بت مغرور سے پہنوا دے
نیاز مند ہوا مین نیاز مند ہوا

تم اور مجمع اغیار و ذکر ناز و نیاز
خبر نہین کوئی بیتابی درد مند ہوا

وفا نہین نہ سہی شیوۂ جفا ہی سہی
پسند آپکی جو آپ کو پسند ہوا

ہوا جو درد کو آرام مین ہوا بیتاب
ملی جو عشق مین راحت مجھی گزند ہوا

مری زبان نہ تھکی رات گفتگو ساری
کہلا جو شکوہ و نکلا دفتر تو پھر نہ بند ہوا

نشان ہی یہ مری صیاد خشم آگین کا
وہ قفس اسیر و نکالا جسکے بند ہوا

لگی وہ آتش الفت کہ تاب ہی نہ رہی
جگر شرارہ ہوا اور دل سپند ہوا

نشان مٹا تو مٹا بیکسی پہ قسمت کی
کہ نام ہی نہ ہمارا کبھی بلند ہوا

۴۷ علاج نشۂ الفت کا واقع ہو نہ سکا ۹
گھڑی گھڑی مین وہ بالا ہوا دوچند ہوا

سینے مین اب لہان وہ جوش و خروش ہی
اک آہ و بال سا بیٹھ گیا کچھ اوٹھتی ہی چھوٹ گیا خیال سا

عرض وفا پہ دیکھنا اوسکی ادا مری طرف
وہ نین کی جہد اعتبار سا آنکھ مین کچھ ملال سا

تارے ہی گنکی کاٹتی رات فراق کی مگر
نکلا ستارہ ہی کہین کوئی تو خال خال سا

اوسکی لچک پہ دم فدا اوسکی ادا پہ دل نثار
ہای وہ شاخ سی کمر ہای وہ قد غزال سا

فتنہ حشر کب اوٹھا اوسکی خرامناز سے
وہ ہی پڑا ہی میری طرح راہ مین پائمال سا

باندہ دیا تھا ہنی خود زلف مین اوسکی اپنا دل
رکھہ لیا اوسکو ہی ٹال بہ یاد ہال سا

جان لیا ہی ماہ عید اوسکو مہ صیام مین
ابرو یاد ہی اگر وہ کھنچا لیا ہلال سا

ہی دل گم شدہ کو کیا تابدار مین
ورنہ بتاؤ وجہ کیا یہ جو پڑا ہی جال سا

۴۸ پوچھتی کیا ہو کون تمہا ہو نہو دہی داغ ۱۳
در پہ تمہاری تمہا مگر کوئی شکستہ حال سا

نہ لبھی جیب خجالت سی مہان سر نکلا — قیس دیوانہ تمہا جامی سی جو باہر نکلا
داد خواہو نکا پہر ارمان مقرر نکلا — گر طرفدار ترا اور محشر نکلا
شانہ جب زلف معنبر سے اولجھکر نکلا — ہم سمجھے کہ ہمارا دل مضطر نکلا
زلف برہم عرق آلودہ جبین دامن چاک — کسکی آغوش سی تو جان چھڑا کر نکلا
جذب دل کا ہو برا کھینچ بلایا اوسکو — جو نہ در تک کبھی آیا تہا وہ باہر نکلا
وادی عشق کی سیر ین کوئی ہمسے پوچھے — خضر کیا جانی کبھی گھر سے نہ باہر نکلا
عشق نی خوب کیا ظاہر و باطن یکسان — داغ جو سینی پہ دیکھا وہی دل پر نکلا
زلف ہی دام بلا کیسوئی پیچان نہ بچیر — یہی پہندی ہین تو کہیی کوئی کیونکر نکلا
کند ہوتی ہی جو چل چل کی مری گردن پر — آپنا آپ کی تلوار کا جوہر نکلا
خاک سینی مین محبت نی اوڑائی کیا کیا — اشک بہی آنکہ سے نکلا تو گہر نکلا
ہمتو بی نام و نشان آپکی الفت مین ہوے — آپ کا نام نکلنا تہا ستمگر نکلا
نام اوسکا تو مری دل مین نہان تہا ناصح — ہای کمبخت ترے منہ سی یہ کیونکر نکلا

۴۹ آفرین داغ تجھے خوب نبا ہی تونے ۲۳
مرحبا کوچہ دلدار سے مر کر نکلا

کفن بیکسونکا پردہ پہ پیخ کہن ہوا — جسنو نکا پیرہن نہ مرونکا کفن ہوا
گیسو کے غنچہ بہار حسین ہوا — دل تنگ بہی ہوا تو نہ اوسکا دہن ہوا
دلکو سمجہا لیی کہ ہین ناوک فگن ہوا — نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا

جوش جنون نی ساتھ دیا جوش حسن کا — ٹکڑی اوڑھ ہر نقاب اور ہر پیرہن ہوا
زخم کہن نی آج رولایا بہت لہو — اوتری ہوئی بہار سے تازہ پہن ہوا
انکار وصل منہ سے نہ نکلا کسیطرح — اپنی دہن ہی تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
ای عشق تن نی کہین فرہاد یہ صدا — تیشہ پکار تا ہے کہ مین کوہکن ہوا
تن تن کی دیکھتے ہین مجھی غیر بار بار — مین انجمن مین آئینہ آئینہ انجمن ہوا
آئینہ دیکھہ دیکھکے دوجھکو گمان ہی — تمکو بھی تو یقین ہو کہ پیدا وہ بن ہوا
کوسون تک اولٹی پاؤن چلا آہ مین غریب — جبتک مری نظر سی نہ پنہان وطن ہوا
ای عندلیب تجھسے تو یہ بھی نہو سکا — دل داغ کہا کی کچھہ نہوا تو چمن ہوا
آتی ہی بخیہ گر کو یہ قطع و برید کب — دست جنون ہی ٹھیک مرا پیرہن ہوا
جب وہ کلام کرتی ہین منہ دیکھتی ہی خلق — اوٹھتی ہین اونگلیان کہ وہ پیدا دہن ہوا
حسن لب کو حرف وعدہ نزاکت سی بار تھا — سنتا ہون آج مین کہ وہ پیمان شکن ہوا
ہاتھون سی جو بچی تری باتون سی مر گئی — چٹکی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
وہ اور ہین جو پیتے ہین موسم کو دیکھکر — آتی رہی بہار مین توبہ شکن ہوا
ایمان کچھہ وضو تو نہین ہی کہ ٹوٹ جائے — ای شیخ کیا ہوا جو مین توبہ شکن ہوا
مجنون دل رمیدہ کی تاثیر دیکھہ لے — وحشت سی تیری ناقہ لیلی ہرن ہوا
مسجد قریب بتکدہ کیا بیچ باغ تھی — شب کو امام شیخ کا اک برہمن ہوا
تہمت نہ رکھہ خدا کے لیی مجھپہ زاہدا — کب مینی توبہ کی تھی جو توبہ شکن ہوا
چھیڑا جو ای جنون ابھی تونی تو جان لے — تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا
کیا غمسے پھولتا نہین انسان چارہ گر — جو استخوان گلا وہ مین جز و بدن ہوا

۵۰ لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب میں ۹
لاکھون مین داغ ایک ہی تو بے شکن ہوا

منتون سی ہی نہ وہ حور شمائل آیا
کس جگہہ آ لگہہ لڑی ہای کہان دل آیا

ہم نہ کہتے تہے نکر عشق پشیمان ہوگا
جو کیا تونی وہ آگی نری ہای دل آیا

قہقہے قلقل مینا نی لگا ئی کیا کیا
مجکو مستی مین جو رونا سر محفل آیا

قتل کی سنکے خبر عید منانی مینے
آج جس سی مجھی ملنا تہا گلے مل آیا

تا دم مرگ نہو وہ مری دشمن کو نصیب
جو مزا مجکو اکہے دم بسمل آیا

مرقد قیس پر اتبک ہی تو خار صحرا
او منگلیون سے یہ بتلاتے ہین وہ محمل آیا

گنج قارون کی سوا سی ہی عدم مین سب کچہ
ہای دنیا مین نہ اس ملک کا حاصل آیا

سب جنسے کیہ ہوش سنبہالا وہ جوان قتل ہوا
عہد پیری نہ تری عہد مین قاتل آیا

۵۱ دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجہ لے ای داغ ۱۵
غضب آیا اگر اوس بت پہ ترا دل آیا

طور کیون خاک ہوا نور ترا نار نہتا
نار تہا حضرت موسی سی وہ دیدار نہتا

رہین چپکی غم دل قابل اظہار نہتا
بات مین یار یہ بگڑا کہ کبہی یار نہتا

آسمان پاؤن تلے ہی کہ قیامت ظالم
یونتو چلتا ہوا ہر فتنہ رفتار نہتا

دل ہوا خاک تو اکسیر کسی نے جانا
تہا یہ جب مال تو کوئی بہی خریدار نہتا

ذکر مجنون سی مجھی آگ لگی جاتی ہے
گرچہ ظاہر بہی تہا سارا وہ طلبگار نہتا

یاد آتی ہی حسینونکو یہ انداز جفا
یا کوئی اگلی زمانی مین خطاوار نہتا

شب کو کیونکر غلش دل کہ نہ ہوتی ہمدم
جبکہ ارمان تہا پیکان ہمدار نہتا

غم جاوید کی لذت مری دل ہی پوچھو
ملگیا وہ مجھی مین جسکے سزاوار نتھا

بات کیا چاہیے جب نسبت کی حجت ٹھہری
اس گنہ پر مجھے مارا کہ گنہگار نتھا

کیون مری بعد اوتھا یا ستم عشق قبیب
کیا مری داغ سی ظالم یہ گرانبار نتھا

سحر تھی چشم فسون ساز کہ ملتی ہی نظر
مینی پہلو مین جو دیکھا تو دل زار نتھا

ایک ہونیسی قسمونکی ہوا کیا کیا کچھ
غم نتھا رشک نتھا داغ نتھا خار نتھا

ایک ہی جلوہ دکھاکر مجھی ہو گئین ال
دل کسی یار ہی تھا مین یہ کہون یار نتھا

جال اوس زلف پریشان نی بچھایا ایدل
لی سنبھل پھر یہ نہ کہنا کہ خبردار نتھا

۵۲ دل کا سودا اور اس اعماز سی اور ایسی جگہ
داغ وہ انجمن ناز تھے بازار نتھا ۹

تیرا وسکا چلتی چلتی جب پریشان ہو گیا
تھک کے بیٹھا میری دل مین اور پنہان ہو گیا

آپکی برہم مزاجی کا ٹھکانا ہی نہین
یہ تو مجھ کمبخت کا حال پریشان ہو گیا

لی لیا ہاتھو نہین مجھکو دیکھکر بی امینا
آج اوسکا پاسبان میرا نگہبان ہو گیا

کسکا طرہ کسکا گیسو کسکی کاکل کسکی لٹ
سب بلائین ہو گئین جب دل پریشان ہو گیا

سوزن عیسی مریم خار صحرا [illegible]
زخم دامندار کس وحشی کا دامان ہو گیا

سینہ صد چاک ہی لپٹا ہے [illegible]
تو بھی دست جنون میرا گریبان ہو گیا

اس سے بہتر کوئی صورت خود [illegible]
جانتا ہون جس لیی پردہ مین انسان ہو گیا

دلمین لے دیکر رہا تھا ایک قطرہ [illegible]
کچھ نیاز غم ہوا کچھ صرف مژگان ہو گیا

۵۳ بوسہ لیکر دل دیا ہی اور پھر نالان ہین داغ
کوئی بالغ نظر مین حضرت کا نقصان ہو گیا ۲۳

وہ رات کاش نہ گذری جو اضطراب نہ تھا
جب آنکھ دی تھی خدا نے بھی تو خواب نہ تھا

یہ داغ تھے کہ بھرا کوثر شراب نہ تھا
خراب آج ہوا آہنگ خراب نہ تھا

مری سوال کی معنی وہ تجھسے کر دیتے
مگر سوال کا میری کوئی جواب نہ تھا

نگاہ شوق پہ الزام بیقرار یکا
تمہاری برق تجلی کو اضطراب نہ تھا

نہ پوچھ مری روز سیاہ کی ظلمت
چراغ لیکے بھی ڈھونڈھا تو آفتاب نہ تھا

وہ جب بدل تو قیامت بپا تھی چار طرف
ٹھہر گئے تو زمانے کو انقلاب نہ تھا

کہا اونہون نے شب غم کا ماجرا سنکر
تری مزاج کی شوخی تھی اضطراب نہ تھا

لگی نہ آنکھ مری پیشہ پاسبان کی قسم
شب فراق کہین یکھنے کو خواب نہ تھا

وہ ہو بھی چکے گھر جانکر شب وعدہ
ہمارے روز سیہ مین جو آفتاب نہ تھا

پیامبر کی زبان بات بات پر جو رکی
شریک حال مری دل کا اضطراب نہ تھا

ہماری حال کو جسنے سنا کہا سب جھوٹ
کوئی زبان نہ تھی جسمین یہ جواب نہ تھا

ملا ہمین دل پر داغ کا نشان آتا
جلی کباب کی بو تھی مگر کباب نہ تھا

جوان ہوئی تو قیامت ہوئی خدا کی پناہ
وہ جب بھی فتنہ تھی جب عالم شباب نہ تھا

ہزار پردہ نشین مشتاق دیکھ لیتی ہین
اوسی حجاب تھا موسی کو تو حجاب نہ تھا

پیامبر تجھے لاکھون سوال کرنے تھے
نہ تھا ہزار مین اک بات کا جواب نہ تھا

کل اوس نگاہ مین شوخی تھی کس قیامت کی
لڑا ہوا تو مری دل کا اضطراب نہ تھا

خدا مجھسے مری جرم و اور محشر
مری گنا ہو نکا دنیا مین ہی حساب نہ تھا

اگر چہ بادہ کشی تھی گناہ اے زاہد
جو تجھسے چھین کی پیتا تو کچھ عذاب نہ تھا

اگر عذاب ہی دنیا تھا اور عقبی مین

ہزار شکر مرا چشم تر نے ساتھ دیا
رہ عدم مین کہین ایک قطرہ آب نتھا

سنا کلام جو رندون کا شیخ چکرایا
وہان تو بات کا چینٹا بھی بی شراب نتھا

مرے سوا تری محفل مین رات کو ظالم
وہ کون تھا کس و ناکس جو باریاب نتھا

۵۴ بغیر داغ کی جنت تمہاری بزم رہی
۹ ہزار شکر کہ وہ خانمان خراب نتھا

کیونکر اوسکی نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دی اوسپہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

تیری مژگان کی نتھی دست درازی مشہور
دل جھپٹ کر کسی رہگیر کا چھینا ہوگا

چاک دل تیغ تغافل سی کیا ہی تمنے
رشتہ تار نظر سے تمہین سینا ہوگا

مشرب مین سری گذر جائیگا طوفان جبکا
وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہوگا

خلد مین پھر کسی کافر ہی کا دل بہلیگا
گر نہ معشوق وہی و ساغر و مینا ہوگا

خاک کردیگی تری برق تجلی اک دن
طور سینا تری مشتاق کا سینا ہوگا

امتحان کر کی ترا صاف پشیمان ہوئے
ہمنے جانا تہا رقیبون سی بھی کینا ہوگا

تیرا دور روز کا وعدہ بھی نہین حشر سی کم
ایک اک دن مجھی ایک ایک مہینا ہوگا

۵۵ چین دیتے نہین وہ داغ کسیطرح مجھی
۹ مین جو مرتا ہون تو کہتے ہین کہ جینا ہوگا

ہی عشق تو جینا مجھے دم بھر نہین ہوتا
سودا جو نہوتا تو مرا سر بھی نہوتا

کیون رنج دیتی دلکو جو فریاد کا ڈر ہی
ہتی آپکی مرضی کہ یہ ضبط بھی نہوتا

عاشق نہ اگر اپنی جبین رکھتی کا فسہ
کعبہ تری دہلیز کا پتھر بھی نہوتا

ہی کس ہی لگائی شب فرقت مین الٰہی
بہلانی کو دل گر غم و بسر بھی نہوتا

ہوتا نہ اگر قتل کا عالم کے ارادہ — اسفاک تری بات میں خنجر ہی نہ ہوتا
ہوتا نہ اگر ہجر کا اک روز مقرر — ہوتا جو نہ الفت میں تو محشر ہی نہ ہوتا
آتا جو یہاں روز جزا اسی شب ہجران — پر کر کے تو کہتا تیرے برابر ہی نہ ہوتا
ظالم جو کہا داد کو یہ بھی حسن کی خوبی — بہتر تو یہی تھا کہ وہ بہتر ہی نہ ہوتا

۹ نام تکرار یاں تو ہی ای داغ یہ کافر — ۱۰
اک عشق نہ ہوتا تو کوئی کافر ہی نہ ہوتا

عجب ہے بہتر ہمارا حال رہا — کہ تیری دل میں مہ جمال رہا
لاکھ فی دل کی کہو دیا سب نے — اسی کمبخت کا خیال رہا
مل چکی بس ملینگے کیا کہیں ہم — ہو چکا وصل تو وصال رہا
عشق کی زور شور تو دیکھو — جو بھلایا وہی خیال رہا
ذکر روز جزا پہ کہتے ہیں — اور جو ہمپر ہی انفصال رہا
تو نی آرام کچھ دیا ای مرگ — زندگی کیا ہے وبال رہا
شب غم بھی گذر ہی جائیگی — نہ رہیگا نہ ایک حال رہا
دل ہمارا وہ چیز ہے جسکا — لب معشوق پر سوال رہا

۵۷ داغ فی حال دل کہا اونسے — ۱۱
کچھ بھی کمبخت کو خیال رہا

بیشک کہ مری بات کو فان نہ انتہا — الفت میں کوئی کار نمایان نہ انتہا
دل بھی دیا تھا اور کی کچھ سمجھ کی اپنا — سودا تو مجھے ناصح نادان نہ انتہا
غمزے سے ہی جو بنی مسیحا نہ بنی جانا — آئی تھی اجل درد کا درمان نہ انتہا

[illegible] | [illegible]
تیرِ نظر سے [illegible] | کیسے تیر اگنے جنت میں [illegible]
محشر میں ہی نشاط کا مزا دیکھ لیں گے دنیا | دنیا میں جینے کو ترا [illegible]
[illegible] | یوں صورتِ [illegible]
کیا ماہی زمانہ ہو کر دوستدار اپنا | ہوگا نہ [illegible]
بیخود ہو ہو اسی پر غصہ ٹوٹ پڑا ہی | آئینہ میں دیکھ کے حیران ہوا [illegible]
اوس ہو صد دفعہ فراموش کا اللہ رے تغافل | گویا نہ کیا [illegible]

## ۵۸ دل داغ ہی کیوں خاک کیا صدمہ ہی کیا تھا ۱۴۵
## اتنی نہ تھا کوئی خواہاں نہ تھا

بشر نے خاک پایا لعل پایا یا گہر پایا | مزاج اچھا اگر پایا تو بے حد اچھا پایا
ملا تو کیا ملا پایا تو کیا جب دو ہوئے مکر پایا | مزا ہی دل لگی کھو بیٹھا اودھر کو یا ادھر پایا
مری فریاد میری کان میں یکساں کیے دے | نہ کیجے جستجو لیجے بسا رکھا ہوا تر پایا
نفس کے آنی جانی پر بشر کی زندگی ٹھہری | یہ پوچھو تو مسافر تو نی کیا لطف سفر پایا
جراحت کا مزا ہی چارہ گر نا سور ہو جائے | بندھا جس زخم کا انگور اوسنی کیا ثمر پایا
کیا تھا دفن کشتی کو تمہاری قبلہ رو لیکن | خدا جانی کہ منہ اوسکا نوشتوں نے کدھر پایا
جو تمسی رنج بھی پہنچی کسیکو تو زہی قسمت | ہمیں دیکھو کہ اپنی حوصلی ہی بیشتر پایا
دل گم گشتہ کی مذکور پر تم کھوئی جاتی ہو | بڑی جوری پکڑی ریت پر خم میں اگر پایا
ہمارا میکدہ ہی ایکدن بنجائیگا کعبہ | دکھا دینگی تجھی ای شیخ وہ جنت میں گھر پایا
وہ میرا چھیڑنا آخر الفت میں شکایت سے | وہ رکھکر ہاتھ کانوں پر ترا کہنا کہ بہرا پایا

نکھایا تہا کبھی خون جگر ہمنی بگر کہایا
نپایا تہا کبھی آزار الفت مین مگر پایا

تمہاری رہگذر مین لوگ دیوانہ بناتے ہین
کہا مجھسے ترا دل ہی کسینی کچہ اگر پایا

صبا آتی ہی اوس گلشن کی بو آج مجھ تجھ مین
ہمارا نامہ بر پایا کہان پایا کدہر پایا

رہی ہی رات بہر شمع ہی ہر یک جیک دلمین
جگایا یکے چنکی مردنی جب جنبر پایا

۵۹ رئیس مصطفے آباد کے نوکر ہوئے جسسے ۲۱
کہین کیا داغ ہم آرام ہمنے کس قدر پایا

روکش اوس چین جبین سی خم گیسو ہوا
منہوا مد مقابل نجمہ ابرو ہوا

عاشق چہرہ ہوا بندہ گیسو ہوا
دل تو کافر ہی کتابی ہوا ہندو ہوا

کسی دشمن کو مری صدمہ سر مو نہوا
رنج کا دل نہوا درد کا پہلو نہوا

شوق بوسہ اسی کہتی ہین کہ میری لب مین
لب معشوق ہوا نیشتر ترازو نہوا

جب خیال اونکو ہوا اسکی ہم آنسو پہ پہین
وای بدقدیر مری آنکہ مین آنسو نہوا

کرلیے جمع حسینون نے ہزارون فتنی
عرصہ حشر ہوا گوشہ ابرو نہوا

شمع پر سینکے تکیے بہی بغل مین ڈالے
گرم جب ہی تو شب ہجر مین پہلو نہوا

لڑتی ہین کچہ عجب انداز سی نیچی نظرین
کوئی آئینہ ہوا آپ کا زانو نہوا

ہڈیان گہل گئین سینی کی گداز غم سے
گہل کی پیکان تری تیر کا آنسو نہوا

نام رکہتی ہین سیمگون وہ یہ کہکر
لب مین اعجاز ہوا آنکہ مین جادو نہوا

درد ہی سینے سی اوٹہکر بغل تک پہنچا
شب فرقت مین نصیب اسکو بہی پہلو نہوا

کسی جلتی ہی کمان کی ہنوا صید دل
کہنچ کی جبتک وہ کمانذار کا ابرو نہوا

انبار کا مذکور ہی میری آگے
وہ بہی اسطرح کا افسوس وہان تو نہ

جبکہ موسیٰ کو غش آیا تماشا ہیچ تھا ۔۔۔ شعلۂ برق تجلی گر نہ ہوتا طور تھا
جب عمل انکی گنینگے تو کہینگے مسکرش ۔۔۔ آن کو رطل گران سنگ ترازو تھا
ایکدن غیر کی پہلو میں نہیں دیکھا تجھے ۔۔۔ جب سبھی وہ بات تھی ہمدم ترا جلوہ نہ تھا
پند گو لطف ملاقات اسی کہتی ہیں ۔۔۔ خوش کہی ہیں نہ سہی تو سہی تو تھا
دل کا جو یاہی یہانتک تو وہ دلبر میرا ۔۔۔ مول تصویر تلی جس میں کہ پہلو تھا
بدگمانی نے مہین بات کو آوارہ کیا ۔۔۔ کہ یہاں ہم تھے اسی شوخ و یہاں تو تھا
ای صبا تیری تلون سے مجھی حیرت ہے ۔۔۔ سبز سے سرخ ہوا رنگ ترا کیونکر تھا

## ۶۰

مرثیہ ہم دل مقتول کا پڑھتے ای داغ ۔۔۔ اونکی مجلس میں مگر کوئی سننے والا نہ تھا

آئنہ تصویر کا تیری نہ لیکر رکھدیا ۔۔۔ بوسے لینے کو لیے کعبے میں پتھر رکھدیا
ہمنی اونکی سامنی اول تو خنجر رکھدیا ۔۔۔ پھر کلیجا رکھدیا دل رکھدیا سر رکھدیا
قطرۂ خون جگر سے کی تو اصنع عشق نے ۔۔۔ سامنی مہمان کی جو تھا یہ سر رکھدیا
منصفی ہو تو غضب نا منصفی ہو تو ستم ۔۔۔ اوسنی میرا فیصلہ موقوف تہ پر رکھدیا
نامہ بر کہتا ہی مجھسے کیا کرامت ہی تمہیں ۔۔۔ جو وہ لکھتے وہ بھی تہنی خط میں لکھکر رکھدیا
سن لیا ہی ماہیں جو رونکی پہونچتی ہیں شہید ۔۔۔ اسلیے لاشی پہ میری اوسنی پتھر رکھدیا
شوق ہی ہو دہم ہی ہی کیا کروں ای نامہ بر ۔۔۔ کل جو لکھا کاٹ کر وہ آج دفتر رکھدیا
کہتی ہیں ہی فا آتی ہی ان ہونٹوں میں آج ۔۔۔ دل جو ہمنی لالہ و گل میں ملا کر رکھدیا
قتل کو میری مری حسرت اوا بتری تھی ۔۔۔ نام اک لوہی کی ٹکڑی کا جو خنجر رکھدیا
کل جہر الینگے یہ زاہد آج تو ساقی کی ہاتھ ۔۔۔ دہن اک چلو پہ ہمنی حوض کوثر رکھدیا

آتش فرقت پہ ہو گیا آتش تر کا گمان
کر کسی پر آتش نے اپنا اثر دکھا دیا

ذبح کرتی ہی مجھی قاتل نی دھوے اپنی تہا
اور خون آلودہ خنجر غیر کے گھر کر رہا

زندگی مین یار سے دم بھر نہوتی تہی جدا
قبر مین تنہا مجھی یارون نی کیونکر کر دیا

دیکھی اب ٹھوکرین کہاتی ہر کس کسی نگاہ
روزن دیوار مین ظالم نے پتھر رکھ دیا

شام ہی سے ٹوٹنا ہی جگر انگار دنیا آج
اسلیے تیغ الگ تر کر بستر رکھ دیا

تیر ہی شر گمان کی تصویر نے دل بیتاب مین
ایک ترکش کہہ یا اک گنج نشتر رکھ دیا

کعبہ کیسا خانہ دین لیجا مین تیرا سنگ در
اتنی محنت ہر کہان ہی وہان جا کر رکھ دیا

زلف خالی ہاتہہ خالی کیجگہ ہونڈہین سے
تمنی دل لیکر کہان اسی بندہ پرور رکھ دیا

## ۶۱ داغ کی شامت جوانی اضطراب شوقمین ۱۱

حال دل محبوبت نی سب ادنکی منہ پر رکھ دیا

یار کی غم مین پریشان ہی یار رہا
صبر مرحوم کہا اک دل ہی غمخوار رہا

تہی شب قدر سہی قدر شب وعدہ سوا
کیا بتاؤن کہ کس امید پہ بیدار رہا

یان ہی مشتاق کی قسمت مین کوئی جلوہ نہی
یا فقط حشر ہی پر وعدۂ دیدار رہا

سچ تو یہ ہی کہ مرا شوق کا انکار سہے
شوق سا شوق رہا جب وہ نہین انکار رہا

کیجیے عشق بتان مین ہی خدا کو شامل
کیا رہا خوف جب اللہ مددگار رہا

لطف فرما جو وہ رہتا تو ٹھکانا ہی نہ تہا
عین حکمت تہی وہ کافر جو دل آزار رہا

خاک مین دل کی صفائی نی ملایا مجکو
کہ مرا ایک جہان واقف اسرار رہا

خونہ گری وحشت سی مین ٹھنڈا نہوا
دور ہی دور ترا سایہ دیوار رہا

اسی سینی مین چہپایا اسی پہلو مین کہا
اور اسپہ دل بیتاب عدو تہا رہا

چشم پر شوق مین مژگان مین زبانکی کانٹی
مین جواز بسکہ ترا تشنۂ دیدار ہا

۶۲
داغ دل کا نہ چھپا داغ بہت ڈالی خاک
شمع بنکر مرے مرقد پہ نمودار ہا

۹

اب ہوا ای بت بیگانہ منش تو اپنا
دل جو اپنا ہی نہین وہ بھی بہی قابو اپنا

تمکو آشفتہ مزاجونکی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئی گیسو اپنا

ابتدای رمضان مین ہی مہ عید کے دوہم
بعد میرے نرہا دیکھنے والا کوئی

نہ بنا ہو یہ کہین غیر کے مرکا تکیہ
مسکراتی ہین وہ کیون دیکھکے زانو اپنا

آتش دل ہی غنیمت ہی شب فرقتین
گرم رہتا ہی اسی آگ سی پہلو اپنا

حق مین عاشق کی بلا ہو کہ برا ہو کچہہ ہو
فائدہ دیکھہ لیا کرتی ہین خوشرو اپنا

وہی ہم تہی کہ جو روتونکو ہنسا دیتے تہی
اب ہی یہ حال کہ تہمتا نہین آنسو اپنا

۶۳
لگ گئی چپ تبھی داغ حزین کیونکر ہے
مجکو کچہہ حال تو کمبخت بتا تو اپنا

۹

دیکہنا حشر مین جب تمپہ مچل جاونگا
مین بہی کیا وعدہ تمہارا ہون کہل جاونگا

آؤ ملجاؤ کہ یہ وقت نہ پاؤگے کبہی
مین بہی ہمراہ زمانے کے بدل جاونگا

اسقدر خوف ہی مجکو ستم پنہان کا
ایک بیک لطف بہی کیجے تو دہل جاونگا

ناوک یار سی یہ دل نے کہا مجکو نہ چھیڑ
سانہ کی سانہ تری مین سے نکل جاونگا

اونسی بیہودہ کسی پر دیمین احوال ترے
زہر کے گہونٹ نگلتے ہین نگل جاونگا

دل لگانا نہ کبہی وعدہ وفا مین ہرگز
کیا خبر تہی مجہے آج آؤنگا کل جاونگا

اپنی سر کوئی بھی اپنا ہی پرائی آمت — طور آگاہ نہ تھا اس سے کہ جل جاؤنگا
جلوۂ یار ہے گو ہوش ربائی ناصح — میں تجھی لیکے گر ونگا تو سنبھل جاؤنگا

(۶۴) قبر میں حسرت و ارمان ہیں قیامت ای داغ (۱۵)
رفتہ رفتہ اخیر یاروں میں مل جاؤنگا

جہانگیر کیا تھا ہمنے ملک کیا پایا — مزاج اونکا دماغ اونکا پایا
مزا کچھ تمنای ہوس نے پایا — وہ پایا اسطرح گویا نہ پایا
تری جانب ہی پھر جاتی خدا نے — مگر کافر تجھے اتنا نہ پایا
چھپایا تھا تمہاری زلف نے جس — کو ایمان سے پایا نہ پایا
خوشی ملتی تو کیا اسکی امید میں — غنیمت ہی کہ غم تھوڑا نہ پایا
ملا مصر محبت میں جو مجھکو — زلیخائی ہی وہ سودا نہ پایا
تری دست حنائی میں ہے ہو جو — کسیکو ہاتھ کا سچا نہ پایا
گہر کی آبرو ہی جوہری سے — پڑا پایا تو مول اچھا نہ پایا
خزاں نے حسن تھی شہر میں — چمن میں ایک سے تنکا نہ پایا
تصور میں مری تیری کمی ہی — اسی دنیا سی کچھ عنقا نہ پایا
ہم اوسکی بزم میں کہوئی کسی سے — رقیبوں نے ہمیں پایا نہ پایا
اگرچہ فتنے نے عشق و جنوں کا — مزا پایا مگر ایسا نہ پایا
ہوئی جسدنسی تم رشک مسیحا — زمانی میں کوئی اچھا نہ پایا
قیامت کا کیا ہی وعدہ آنیکا — قیامت ہی آنیکا نہ پایا

سفارش ہم تری کرنے پر آئی ہیں داغ

۶۵ پہ اونکا تعب سی رخ اچھا نیا یا ۱۱

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا
تری دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹی وعدے کرتا
تمہیں منصفی سے کہدو تمہیں اعتبار ہوتا

غم عشق میں مزا تھا جو سہی سمجھ کی کہاتے
یہ وہ زہر ہے کہ آخر مئی خوشگوار ہوتا

یہ مزا تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

نہ مزا ہی دشمنی میں نہ ہی لطف دوستی میں
کوئی غیر غیر ہوتا کوئی یار یار ہوتا

تری وعدے پر ستمگر ابھی اور صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا

یہ وہ درد دل نہیں ہے کہ ہو چارہ ساز کوئی
اگر ایک بار مٹتا تو ہزار بار ہوتا

گئی ہوش تیری زاہد جو وہ چشم مست دیکھی
مجھے کیا الٹ نہ دیتی جو نہ بادہ خوار ہوتا

کبھی مانتے نہ ایسا کہ عدو بھی سجدے کرتے
در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا

۶۶ تمہیں ناز ہو نکیونکر کہ لیا ہی داغ کا دل ۱۲
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

جلوہ دیکھا تری رعنائی کا کیا کلیجا ہے تماشائی کا
رہگیا عرش ہی آگی جا کر ہای عالم مری تنہائی کا
یون نہو برق تجلی بیتاب مل گیا رنگ تماشائی کا
یاد آتا ہے وہ رسوا کرکے بیچ کر نام مری رسوائی کا
آئی شوخی میں کہانتی تمکین پڑ گیا صبر تمنائی کا
ہی لب یار جلادی دل کو واسطہ اپنے مسیحائی کا

روز دیدار خدا خیر کرے — معرکہ ہے تری زیبائی کا
اب تصور سے ہی گھبرا ہون — کیا مزا ہی مجھی تنہائی کا
منہ سے بولے تو کھلا آئینہ — کھیل کھیلے تو خود آرائی کا
ضعف نے دل کو تر خوندیا — ہوگیا نام شکیبائی کا
اونکی شہرت سبھی جانتی ہی — کیا ٹھکانا مری رسوائی کا
کیا تصور بھی نہ آنے دیگی — معرکہ تو دیکھو شب تنہائی کا

۶۷ — داغ کی تو بہ شاکر بولے — ۹
یہ نشان تھا دسی سودائے کا

خاطر سی یا لحاظ سی مین مان تو گیا — جھوٹی قسم سے آپکا ایمان تو گیا
دل لیکی مفت کہتی ہین کچھ کام کا نہین — اولٹی ٹکا تیکین ہوئین احسان تو گیا
ڈرتا ہون دیکھکر دل بی آرزو کو مین — ستسان گھر پہ کیون نہو مہمان تو گیا
کیا آئی راحت آئی جو کنج مزار مین — وہ ولولہ وہ شوق وہ ارمان تو گیا
دیکھا ہی بتکدہ مین جو اشیخ کچھ نہ پوچھ — ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان تو گیا
افشای راز عشق مین گو ذلتین ہوئین — لیکن اسے جتا تو دیا جان تو گیا
گو نامہ بر کی خوش نہوا پر سنے ارسکم — مجکو وہ میری نام سی پہچان تو گیا
بزم عدو مین صورت پروانہ دل مرا — گو رشک سی جلا ترے قربان تو گیا

۶۸ — ہوش و حواس و تاب و توان داغ جا چکے — ۲۱
اب ہم بھی جانیوالے ہین سامان تو گیا

فکر کرتا ہون تو شکوہ نہین آتا — دیکھ تو کون وہ ہی دار و رسن

اب میں بھی کسی شب وہ ستمگر آیا — وعدہ ایسا کوئی جائے کہ مقرر آیا
مجھ سے مسکیں کو کہاں صبر کہاں کی توبہ — کی ایسا وہ یہ کہ جس سے مئے ساغر آیا
کاتبِ یار کی واجب ہے تواضع ایدل — نامہ بر اور کا نیا بھیس بدل کر آیا
یہ کیے روپ میں بیجا ہے ملا نیلو مرے — ایک جب کند ہوا دوسرا خنجر آیا
[illegible] ہی مری جان بچیگی کب تک — صرف مطلب مری اب پہنہ ملکر آیا
[illegible] ایک کی سو سو مجکو — سایہ میرا نہ کبھی [illegible] آیا
[illegible] ہوں تہ خنجر و راہ محبت ای خضر — تو بھل گیا دن تو پھر انا کہ گھر ہی پھر آیا
[illegible] نسانی کو پورا نہ ہوا رزم جزا — لی یہ عشق میں جو ہاتھ میسر آیا
[illegible] تھا درد تھا غم تھا کہ الم تھا کچھ تھا — جب مرا حال سنا سنتے ہی جی بھر آیا
[illegible] ناشر ہی کرتا ہے کہ اوس کافر نے — کہ مری نام کا خط اب کے معطر آیا
[illegible] کہا ہی کہ قاصد کے ملا اوس کو عطر — صبح تک میں کبھی گھر میں کبھی باہر آیا
شب [illegible] ہوا ایک جگہ مجکو قرار — [illegible] ناہ میں آیا کہ سکندر آیا
[illegible] ہو گویا کہ ملی ہفت اقلیم — کیا کہوں سامنے اپنا مقدر آیا
[illegible] کو مٹا کر ہمیں کچھ لکھنے دیتے — تمہیں انصاف ہی کہدو تمہیں
[illegible] ج کیا مہر و وفا کا دعوے — یہ مری نامۂ اعمال میں
[illegible] ہمیں میرا جسے لکھے کوئی — اسی فلک کو یہ تو
[illegible] ہی وہ اترا کی مرا بول اوٹھا — خوف آیا مجھ
[illegible] مرا جس سے فلک کانپ گیا — کون ہے کس
[illegible] وہ ہیں وہ ہاتھ کہ یہ ہاتھ جو گھر پہ کھیں

## ۶۹ داغ کی نام ہی نفرت ہی وہ جلیاتی ہین ۱۶ ذکر کمبخت کا آنے کو تو آ کر آیا

ہجر مین عیش گذشتہ جو مجھی یاد آیا — داد بیداد کو ہنگام فریاد آیا
کبھی مسجد مین جو وہ شوخ پریزاد آیا — پھر نہ اللہ کے بندون کو خدا یاد آیا
تھم ذرا اور نہ گرانوٹ کی یہ فاختہ خراب — گنبد چرخ اب ای شور شغب فریاد آیا
کسکے آنیکا تصور ہی کہ ہر دم ہر وقت — ہو تر آنکھ یہ کلام اسی دل ناشاد آیا
جلوہ گر کعبۂ دل مین ہی وہ بت ای اہا — کیکے لبیک یہان عشق خدا داد آیا
بنی سر کی مری لاشی نی بلا ئین لیلین — دست قاتل کا جو انداز تجھے یاد آیا
چھوٹ کر کنج قفس ہی ہی یہ کہتا نگیا — جب صبا آئی تو جانا وہی صیاد آیا
یہ وہ گھر ہی کہ خوشی کا تو یہان کیا مذکور — غم ہی آیا مری دلمین تو بہت شاد آیا
سخت جان کوئی تھا اہل ہوس مین ایسا — تونے کر ہی نہ دیا ہر خنجر جلاد آیا
آتش غم نی جلایا ہے سراپا ایسا — میری سائی مین نہ دیکھا کبھی تجھسا آیا
غیر جب فوج ہوا تجکو مری سر کی قسم — کہہ مرا ہی تجھی ای خنجر فولاد آیا
حشر کیا شی ہی فقط چار پہر کا ہنگڑا — دیکھنا پھر مین ہو سلام ایجاد آیا
رات بھر شور رہا ہی تری ہمسایہ مین — کسکے ارمان بھری ہا اسکو خدا یاد آیا
ہی میری رگ جان مین لگا یا نشتر — پٹی آنکھون پہ مگر باندھ کے فصاد آیا
ہاتھ اونکی جو مرا دامن فریاد آیا — اونکی فرشتون نے اوڑھائین کیا کیا
اپنا منہ دیکھنے آگی تری بلا داد آیا — آئنہ رخ آئینہ

غم کو تجھنے بھلا یا ہی کچھ ایسا دل سے

(۱۹) وہ نہ کیا شعر بھی اوسکا نہ کبھی یاد آیا

کونسا طائر بیتاب قفس یاد آیا — دیکھتا بھالتا ہر شاخ کو صیاد آیا
تیری قابو میں ہے پھر دل ناشاد آیا — وہ مرا ہونے والا جو مجھے یاد آیا
کونی ہچکولا ہوا اس ستم یاد آیا — کہ تبسم ترے ظالم دم بیداد آیا
لائی ہیں لگ بھی کیا کیا تری محفل میں — کس مصیبت سی تراشتہ بیداد آیا
جذب وحشت سی تری ترک ادا کیا کہنا — کھنچ کے رگ رگ میں مری نشتر فصاد آیا
اوسکے ہاتھ آیا دل خانہ خراب اپنا کیا — واہ لینے کے لیے حسن خداداد آیا
بیستون ہی میں یہ آواز چلی آتی ہے — ہو کیا تو نی وہ آکے تری فرہاد آیا
واہ ویران سی قیدان نی مرادین پائین — کام کس کس کی مرا نر من ہمباد آیا
عشق کی آتی ہی منہ پر مری ہچکی ہر گز — ہو گیا زرد بہت اگر وجب اوستاد آیا
ہو گیا فرض مجھی شوق کا دفتر لکھنا — جب مری ہاتھ کوئی خامہ فولاد آیا
عید ہی قتل مرا اہل تماشا کے لیے — سب گلی ملنے لگے جبکہ وہ جلاد آیا
بین کرتی ہین یہان رنج اوٹھانے والے — کام عیسی ہین ہمارا دل ناشاد آیا
شب وصل موذن نی اذان پچھلی رات — ہای کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا
ہاتھ ہی سلائی ہی کہری کس سا کر — منہ فرشتون نی یہ آزاد آیا
عید ہی دی مجھکو مبارکباد دی — جب سنا یہ کہ اونہین شیوہ بیداد آیا
شادی ہنسا دی تکا مرا ہوا گیا — آج اس شوق سی ارمان سی جلاد آیا
یاد جو یار نی دلاسون نی دیا — جب ملاقات کو ناشاد کی ناشاد آیا
آپ سی یاد دلایا تو مجھے یاد آیا

۱۷

آپ کی بزم میں کچھ ہی مگر داغ نہیں
ہمکو وہ خانہ خراب آج بہت یاد آیا

اس قدر ناز ہی کیوں بیکو بکتائی کا
دوسرا نام ہی وہ بھی مری تنہائی کا

کیا چھپے راز الٰہی دل شیدائی کا
غوطہ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

جان لیجائیگا آنا شب تنہائی کا
کون اب وہ کہنی والا ہی مری آئی کا

غوغا رنج و بلا حشر کی تن کیا خوش ہون
کہ وصال آج ہوا ہی شب تنہائی کا

زندہ ہی نام شہادت کا اوسکی دم سے
تیر ہی کشتی فی کیا کام سیوا ڈوبکا

ہر گلی کوچہ مین پامال اسی ہو جانا
دل ہی پا نقش قدم ہی کسی ہرجائی کا

اس ادب ہی نہ شمشیر ترا بنا ابدل
کہ گمان تیری تپش پر ہو شکیبائی کا

فتنے جبکی قد عدلیسی اٹھتی ہین جب اوٹھتی ہین
کیا سلیقہ ہی تمہین انجمن آرائی کا

وہ یہ کہتی ہین مرا صبر بڑیگا تجپر
اب مجھی رنج نہین اپنی شکیبائی کا

کیا غرض ہی مری تقدیر کو مجھسی کیجیے
ابر دکا ہی طلبگار کہ رسوائی کا

وان شب عدہ ملی پا نو نمین سہندے لوگے
یان کلیجا کوئی ملتا ہی تمنائی کا

رات بھر شمع رہی ہجر مین وہ بھی خاموش
ملتجی تھا تری تصویر سی گویائی کا

سر اکاش کی دہلیز پر اپنے رکھدو
شوق باقی ہی ابھی ناصیہ فرسائی کا

یون نہ مقبول ہوا ہوگا کسیکا سجدہ
بت کو ارمان رہا میری جبین سائی کا

ہو گیا پر تو رخسار سی کچھ اور ہی رنگ
مینے منہ چوم لیا اوسکی تماشائی کا

ہو گئی جم گئی آنکھون مین لہو کی قطرے
خون خلا ہی مری صبر و شکیبائی کا

ہین گیا داغ جگر مہر قیامت ای داغ

(۷۲) ۹ ...ہی رنگ وہی ہی شب تنہائی کا

...ہوا شارا تمہارا — ابھی فیصلہ ہے ہمارا تمہارا
...تمہین کافی ہی محکمہ — خدا کا بھروسا سہارا تمہارا
...انکا ہوسی لوہ مین ملا کیسے — میسر ہے جنکو نظارا تمہارا
...اہلی خاکمین سب — وہ کہتی ہین کیا ہی اجارا تمہارا
...ل ایک ہوتا — تمہارا ہمارا ہمارا تمہارا
...کمی ہمسے — ہوا حال سب آشکارا تمہارا
...ن لوتم — نہوگا کسی سے گذارا تمہارا
...سنا ہی کسی اور پوچھتا ہی — وہ دشمن ہمارا وہ پیارا تمہارا

(۷۳) ۹ کرینگے سفارش ہم ای داغ اونسے
اگر ذکر آیا دوبارا تمہارا

...کہون تیری تغافل فی حیائی کیا کیا — اس ادائی کیا کیا اور اس ادائی کیا کیا
...سے لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر مین — بہ اثر تیری لب معجز بیانی کیا کیا
...ن جگر پہ جیل گئین جہر بان کسی خنجر سے — وان خبر یہ بھی نہین ناز و ادائی کیا کیا
...ہی ماتم سی مری قاتل ہوا خوش کر یا — کیا کیا افسوس یہ اہل عزائی کیا کیا
...ترین تہ کے ہین خوش خوش کیا وہ اترائے ہوئے — اور کہتی ہین مزار و رجز خوانی کیا کیا
...یا ہر ہمیشہ حسینو نکو مزے لوٹا کیئے — بند گو تیری داغ بے مدعائی کیا کیا
...ائیگان جاتی ہین محبت کسیکی ہمنشین — ہم دکھادینگی ہماری التجائی کیا کیا
...الا آپ اپنی رنج فرقت مین مجھے — اور پھر کہتا ہی ظالم یہ ادائی کیا کیا

۷۴ سنتے ہین ہی داغ ہم اوس بت سے بگڑا ہی قسم
۱۳ غیب سے سامان دیکھو تو خدا نی کیسا کیا

چاہتا ہی کب مرنا کوئی سخت جان اپنا
تمہکو پیا ہی قاتل اول امتحان اپنا

جب یقین عشق آیا پھر وہ بت کہان اپنا
آگئی غضب مین ہم دیکھی امتحان اپنا

لاکہ آفتین آئین لاکہ حسرتین چھائین
اک تری نہونی سی بھر گیا مکان اپنا

غیر خوش ہی ہم ناخوش کاش یہ ہی ہوتا
ایک آسمان ہوسکا ایک آسمان اپنا

بچ رہیگا کوئی تو برق و باد و باران سے
ہر درخت پر باندہا ہی نشیمن آشیان اپنا

وہم ہی سہی ہمکو ہوگئی خطا ہی
بس نکہائی قسمین تہا غلط گمان اپنا

دلمین جسقدر ہی درد اوسکو کیا یقین آئے
داغ بی نمود اپنا زخم بی نشان اپنا

دوست اور ایسا دوست ایکدم مین مرجاہی
دل غریق رحمت ہوتہا مزاجدان اپنا

وہ یہ اجبی نجو دشوق سجدہ نی کیسا
یہ نہین خبر یہ ہی سنگ آستان اپنا

کل تہی کی پردہ مین کون دشمنی کرتا
اوسکی مہربانی ہی جو ہی مہربان اپنا

دل تاجرائی غم پوچہنے کو آتی ہین
بہیجدو مری در پر کوئی پاسبان اپنا

وان برائی سی بہی ابتذکرہ نہین آتا
ذکر خیر رہتا ہی رات دن جہان اپنا

ہای میری قاتل کو سخت کی ہی بدنامی
کام کرگئی ہوتی مرگ ناگہان اپنا

ہم ستم رسیدونکو زندگی مصیبت ہی
خضر پر دہری احسان عمر جاودان اپنا

۷۵ دہوم صبح محشر کی داغ سنتے آتی ہین
۱۳ یہ نہین کہ ہمدم یہ خواب ہی گران اپنا

[illegible] تری نادنی اکثر مارا
ایک ہی وار مین دونونکو ہمارا

پاس آنی ندیا آہ شرارفشان نے
دور سی ہیبتناک کی جلادنی خنجر مارا

طائر نامہ برا پنا تو نہوا می تقدیر
آج سنتا ہون کوئی اوسنے کبوتر مارا

اسی محبت دل آشفتہ کا سودا دیکھا
اوسکی زلفون سی لیا اور مرے سر مارا

قلزم عشق مین ہی گوہر مقصود ای دل
تونی غوطہ نہ کبھی اسمین شناور مارا

ستم طرفہ ستم ہی کہ ترپتا ہی رکھا
جان ہی تونی کسیکو نہ ستمگر مارا

چشم کافر کی رہی بحث لب جانان سے
کہ مری مردی کو سو بار جلا کر مارا

ستم چرخ نی مارا ہی یہ ظاہر ہو جائی
اسلیے اوڑکی مری خاک نی چکر مارا

آسمان ہی تری کو ہمین بہت نے دور ہوئے
نہ ہٹی ایک قدم ہنسنے جو لنگر مارا

ارنا دل کا سمجھتا ہون جہاد اکبر
وہی غازی ہی بڑا جسنے یہ کافر مارا

سخت جانی سی یقین تہا نہ مری مرنیکا
موت ہی پوچھتی ہین وہ اسی کیونکر مارا

رہگئی قتل گہ عام مین عزت میری
آج قاتل نے مجھے لاکہ ہین چسکر مارا

۷۶ مدعی کونی بہی میدان سخن مین نہ رہا
تونے کیا معرکہ اے داغ سخنور مارا ۱۷

راز دل کونی لکی لاکہہ مین کیونکر اپنا
داور حشر جدا چاہیے محشر اپنا

خط مین لکہا ہی جو حال دل مضطر اپنا
وان بہٹکتا ہی پہرا ہی کبوتر اپنا

توبہ کی بعد بہی خالی نہین دیکہا جاتا
دور رہتا ہی بہر شیشہ و ساغر اپنا

ہمتو برباد ہوئی عشق مین اپنی راہون
کونی بدخواہ نہین اپنی سے بڑہکر اپنا

عشق کا لطف تو جب ہے کہ مجہی دی الہین
زندگی اپنی خضر بخت سکندر اپنا

گو مری شکل سی نفرت ہی مگر بہر خبر
آدمی بہیجتی رہتی ہین وہ اکثر اپنا

وہ ہمین تھی کہ تری جور سی گھبراتی تھی
وہ ہمین ہین کہ تقاضا ہے برابر اپنا

دھوم ہی کوچۂ قاتل مین قیامت آئی
فیصلہ ہم ہی کیے لیتے ہین چلکر اپنا

روز جاتا ہون نئی روپ سے اوسکی در پر
روز رکھتا ہون نیا نام بدلکر اپنا

ہم کسی کام مین تقدیر کی قائل ہی نہین
کچھ نہ بن آئی تو کہتی ہین مقدر اپنا

قتل پر میری فرشتی ہی گواہی کردین
دیدیا کاتب اعمال کو منصف اپنا

ہم فقیرونکو کہان چین کہ وہ کہتی ہین
میری در پر ہی اوٹھا لیجیے بستر اپنا

داغ اوسکا الم اوسکا غم ہجران اوسکا
سینہ اپنا جگر اپنا دل مضطر اپنا

کم نہتی شوخی رفتار سی بیتابی شوق
راہ مین پاؤن پڑا اوسکے برابر اپنا

موی کاکل سی تو کمزور مری تابہ نہین
چھین لیتا ہون ابھی مین دل مضطر اپنا

سخت جانو تکا تو مشکل ہی گلا کٹتا ہی
پہلے پتہر پہ لگا لیجیے خنجر اپنا

وہ زمانہ بھی مہین یاد ہی تم کہتے تھے
دوست دنیا مین نہین داغ سی بہتر اپنا

(۱۵)

کچھ سعی سی اقبال میسر نہین ہوتا
ہر آنسو کہ داغ سکندر نہین ہوتا

دنیا مین مزا عشق ہی بہتر نہین ہوتا
یہ ذالقہ وہ ہے کہ میسر نہین ہوتا

کیا کوئی زمانی مین ستمگر نہین ہوتا
ہوتا ہی مگر تیری برابر نہین ہوتا

ہی حوصلہ مشق جفا اوسکو الہی
پر کوئی گنہگار مقرر نہین ہوتا

بیداد تری دیکھکے بیحال ہوا ہے
عاشق کوئی دنیا مین کسی کا نہین ہوتا

ہتا ہی شب و روز تغل ہی مین دل اپنا
تم ہوتی ہو جب بایں تو اکثر نہین ہوتا

ہے جگر کی کسدیتی ہین کتنی ہوسی اونکے
ملتے ہین بہت تابہ جو خنجر نہین ہوتا

مین صبر نکرتا کہ مری حق مین الٰہی
بہتر یہی ہوتا ہے کہ بہتر نہین ہوتا

کیا مر نہین جاتا قلقِ ہجر سے کوئی
باور نہین آتا تمہین باور نہین ہوتا

رہزن ہی سہی ہم پوچھتے ہین راہ محبت
جب ہمکو میسر کوئی رہبر نہین ہوتا

ہم شکوہ بیداد کہین بھول نہ جائین
دنیا مین بپا فتنہ محشر نہین ہوتا

تم کہتی ہو معشوق اطاعت نہین کرتے
عاشق بھی تو معشوق کا نوکر نہین ہوتا

ہم جانتی ہین آئی ہین ماتم کو فرشتی
جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا

عادت ہی عجب چیز بری ہو کہ بھلی ہو
مرتا ہون جو جیتین گھڑی بہر نہین ہوتا

۷۸

ای داغ ندی جان محبت مین کہ نادان
مہر زندہ بہان مین کوئی مر کر نہین ہوتا

۱۴

راہ بر بنکر رہ الفت مین رہزن بنگیا
دلنے کی یہ دوستی ہمسے کہ دشمن بنگیا

ہو کی نازان اپنی صورت پر ہوا ہی خود پرست
وہ بت کافر صنم بنکر برہمن بنگیا

شبکو جاتا ہو آئی تھی دل وس کو چمین سے
وہ بھی قسمت سی چراغ راہ دشمن بنگیا

رہروان معرفت کا وان سما جاتا ہی منہ
جادہ راہ حقیقت تار سوزن بنگیا

کیا فروغ حسن ہے وہ شبکو ہمسائے مین تھے
خانہ تاریک میرا دشت ایمن بنگیا

ہی نزاکت مانع جنبش لب جان بخش کو
کام تیرا خوب چشم سامری فن بنگیا

رہ سکی ثابت نہ جوش حسن سے اوسکی نقاب
چاک چاک ایسا ہوا پیرہ کہ چلمن بنگیا

کشت دل مین یکہ تخم عشق کی ما لیدگے
ہمتو قائل ہوسکی ہین جو دانہ خرمن بنگیا

میری مرنیسی کیا ظالم فی گو سامان عیش
پر لب مطرب پر اگر نغمہ شیون بنگیا

ہاتھ اپنا چارہ گر سے کو لگا سکتا نہین
دامن زخم جگر مریم کا دامن بنگیا

ہاتھ ڈالی تھی گلے میں اونکی مینی خواب میں — کیا مزا آتا ہی نشان طوق گردن بنگیا
ناتوان ایسا کیا ہی خوف نی صیاد سے — واسطے میرے اک گل کا نشیمن بنگیا
گل کھلاتا ہی خزان میں بھی مراد شت بنون — جب چلا غم کہن اک نازہ شادی بنگیا

۷۹ مست می گل تک تو میخانہ میں رہتا اور آج داغ
داغ می دامن سی دھو کر پاک دامن بنگیا

مزا عشق کا پاتے افسوس رہنا — ہماری تمنا ہی مایوس رہنا
یہ قید محبت اک آزادگی ہے — مگر کوئی جانی بھی محبوس رہنا
یہ پیسہ کما ہی تو اشک غماز کس سے — مری آنکھ میں بھی جا سوس رہنا
کیا ہی رقیبون نی سامان عشرت — خبر دار اے چرخ منحوس رہنا
خوشا وہ زمانہ کہ تنہا دل کا شیوہ — نہ مانوس رہنا نہ مایوس رہنا
اولٹ دی نی ارے دی روشن ہے پردہ — یہ کیا شمع سان پر فانوس رہنا
وہ محشر خرام آئیگا سوی گلشن — الگ اوس سی ای کبک و طاؤس رہنا

۸۰ محبت مین یون داغ عزت رہیگی
کہ تم دشمن ننگ و ناموس رہنا

کیا ہوسلے مقابلہ مژگان یار کا — دل ایک ہاتھ کا جگر ایک وار کا
انداز کچھ ملانے لگا جور یار کا — اب لطف دیکھنا ستم روزگار کا
پوچھی کوئی مزاج تو اللہ ری غرور — کہتی نہین وہ شکر ہے پروردگار کا
ہوگا نشان عمر و محبت یہین کہین — ڈھونڈھو چراغ لیکے ہماری مزار کا
رہتی تھی اوسکی یاد وہ راتین گئین مگر — اب مجکو انتظار ہے اوس انتظار کا

توبہ ہو سینکڑوں بھی یاد خدا سے مجھ کو — وہ رنگ ہی نہیں صبح بہار کا
ہیں بدگمان اور سے زیادہ ندا کی شان — ہے اعتبار اوسکو مرے اعتبار کا
او تنہا ہی تیری بزم سے جو اٹھا مجھ کو — او پرسان حال دل نے اختیار کا
فرقت میں تیری اپنی تسلی کے واسطے — رکھا ہی نام شوخ دل بے قرار کا
کیا کہی کروں زبان شکایت کی تو سہی — کیا حال ہی کسی نگہ شرمسار کا
اے چشم یار دیکھ تغافل سے باز آ — دل ٹوٹ جائیگا کسی آئینہ وار کا
عاشق کی مشت خاک پریشان ہو کبھی — او ہمین جو میل ہو ترے دل کی غبار کا

۸۱ — عشق کہا کی داغ یار کی قدمونیہ گر پڑا
بیہوش نے بھی کام کیا ہوشیار کا ۱۰

لطف آرام کا نہین ملتا — آدمی کام کا نہین ملتا
کیسے حاضر جواب ہو کہ جواب — میری پیغام کا نہین ملتا
او سنی جب شام کا کیا وعدہ — پھر پتا شام کا نہین ملتا
جستجو مین بہت ہی وہ کافر — بھید اسلام کا نہین ملتا
ملگیا مین تمہین وگرنہ غلام — کوئی بیدام کا نہین ملتا
چرخ پر جا کی عرض حال کرون — رستہ اس بام کا نہین ملتا
نخلے رنگ سنگ مین جبتک — دل می آشام کا نہین ملتا
ظرف بیمثل ہی دل پرخون — جوڑ اس جام کا نہین ملتا
تلخی رشک کیا گوارا ہو — زہر بھی کام کا نہین ملتا

داغ کی ضد سی ہی تلاش اوسکی نہین

## ۸۲ کوئے اس نام کا نہین ملتا ۱۵

جبتک کسیکی چاہ نہتی کیا سرور تھا
میرا ہی دل تھا جلوہ مین مرے رشک حور تھا

یاں امتحان برق تجلی ضرور تھا
کیا مین نہ تھا اور آگ نہ جانبی کو طور تھا

واعظ تری لحاظ سے ہم نکی پی گئے
کیا ناگوار ذکر شراب طہور تھا

کیا نا امید عفو ہون کیا یہ گناہ
اسکا بخشنا تو ہی ہمیشہ غفور تھا

ہی خوشنما خراش دل ای پنجہ جنون
مرجاؤن مین تو یہ ناخن شور تھا

ہم بوسہ لیکی اوسنی عجب جال کر گئے
یون بخشوا لیا یہ پہلا قصور تھا

رکھا جو تشنہ لب مجھی ساقی نی سیر تھے
جسکو نظر لگے وہی پیمانہ چور تھا

کیون تو نی چشم لطف سی دیکھا غضب کیا
قربان اوس نگاہ کی جس مین غرور تھا

پاس ادب سے رہ گئی فریاد کچھ اثر
مین کیا کہون کہ عرش مین کتنی دور تھا

شبکو جو تم نہ آئی تو پوچھی کہان کہان
کیا طن بدگمان کو ہماری عبور تھا

کرنی پڑین فراق مین بیداریان ہمین
ہاتھون مین ساری رات دل ناصبور تھا

دیکھا سلف سی جبتک انصاف عشق کا
تقصیر وار تھا وہی جو بے قصور تھا

جو مر گیا تراخ پر نور دیکھکر
دیکھا تو آنکھہ مین اوسی مردی کی نور تھا

احمد کی غم مین دیدہ و دل کیون نہون سیاہ
دل کا سرور تھا مری آنکھون کا نور تھا

## ۸۳ ای داغ صدمہ غم ہجران بجا درست ۱۱

پر سب سہی مگر تمہین جینا ضرور تھا

منھوا پر تھا شوق کا دفتر پورا
ایک ہی دن مین ہوا قصہ محشر پورا

مجکو دم بھر کی بھی فرصت نہ ملی تو نسی
ورنہ گھڑیال بجنا ہے گھڑی بھر پورا

تھک گئی ہاتھ مگر کثرت مطالب سے وہی
فکر ہی مجکو خط شوق ہو کیونکر پورا

اپنی ہستی کی بچا لیتی ہین نیی وے
نہ ہوا ساقی کمظرف نی ساغر پورا

ایک ہی آن مین قاتل نی کیا قتل ہمین
حلق آیا نہ کسیکا ز خنجر پورا

نہ یہ دل ہی نہ یہ حیرات نہ یہ انداز بیان
نامہ بر حال کہی یار سے کیونکر پورا

گو تری زلف پریشان ہے پریشان ہی ہوا
ابھی آشفتہ ہوا کب دل مضطر پورا

نہ کیا نیم نشا ایسے مرا کام تمام
مژدہ یار لگاتے مہین خنجر پورا

اوسکی رفتار نی کی اور قیامت برپا
اوٹھنے پایا بھی نہ تھا فتنہ محشر پورا

قصد تجانہ کیا ہی جو خدا ہو نخواستہ
جو کیا کا ہو اخیر سے اکثر پورا

۹۴
ختم ہی شوخی الفاظ و تلاش مضمون
ہی تو یون داغ سخنور ہے سخنور پورا

۱۱

اوس بت کو جب خیال ستم ہو کی رہ گیا
مین مضطرب ہے آئی قسم ہو کی رہ گیا

نکلی پیام بر کی زبان سی نہ کوئی بات
کمبخت اوسکی سامنی تم ہو کی رہ گیا

بدلی جو تیور اوسکی شب وصل کیا کہون
اظہار شکوہ شب غم ہو کی رہ گیا

اسی چارہ گر جگر کی کسک کسطرح مٹی
گو درد کم ہوا ابھی تو کم ہو کی رہ گیا

ضرب المثل جہان مین وہ دل ہی مٹا ہوا
جو بار مال زیر قدم ہو کی رہ گیا

جانا اوسکو ہے یہ پورا ہی آشنا
جو تیر میرے دل سی بہم ہو کی رہ گیا

واعظ سی ہمسے بحث ہی کوی یار کی
ذکر بہشت خلد و ارم ہو کی رہ گیا

پورا ہو نہ ایک بھی اوس کا مسودہ
فرسودہ لاکھ بار قلم ہو کی رہ گیا

غالب ہوی جو شوق پہ تاثیر جذب دل
مقصد روانہ جا بر قدم ہو کی رہ گیا

دل نی تری گلی سی نہ اوٹھنی دیا مجھکو — سو بار قصد دیر حرم ہو کی رہ گیا

۸۵ — ای واعظ ہم پہ یہ ستم و خشم نہ کیجیے
سر خجلت گناہ سی ہم جھک رہ گیا

کونی کلمہ بھی مری منہ سی نکلنے نہ دیا — وہ لٹایا مجھے قاتل نی سنبھلنے نہ دیا
نفس سرد کی تاثیر شب غم دیکھو — شمع کو تا بسحر پہلو پہ پگھلنے نہ دیا
بدگمان تھا کہ تپ ہجر نہ کم ہو جائی — اوسنے کافور مری لاش پہ ملنے نہ دیا
اس جفا پیشہ وفا ہی کہ تمہارا شکوہ — دل مین ہنی نہ دیا منہ سے نکلنے نہ دیا
شوق نی راہ محبت مین اوبھارا لیکن — ضعف نی ایک ہی گرتے کو سنبھلنے نہ دیا
عقل کہتی تھی نہ لگا دل طلب وصل کو — شوق نی ایک ہی مضمون بدلنے نہ دیا
ای شب ہجر ترا خلق پہ احسان ہو گا — حشر کی دن کو اگر تو نے نکلنے نہ دیا
بدگمانی نی نہ چھوڑا اوسی تنہا چھوڑا — یہنی قاصد کو الگ راہ مین چلنے نہ دیا
کسی صورت نہ بچا عشق کی رسوائی سی — کہ مجھے نام بھی غیرت نی بدلنے نہ دیا
چھین لینا اوسی مین حشر کی دن ضد کر کی — کیا کرون مجھکو فرشتون نی مچلنے نہ دیا

۸۶ — بزم اغیار مین اوس شوخ نی بیمار رہنے — کیا ہی اعجاز کیا وعدہ کو ٹلنے نہ دیا

دم عشق مین کیا دل مجبور رہ لیا — صدمہ کسی سی اوٹھ نہ سکا کوئی سہ لیا
شکوہ جو گھر مین غیر کی وہ رشک سی کیا — مین کیا بتاؤن کون مری کس سی کہ گیا
مجھ بخت جان کو ناز کہ یہ جور سہ لیا — قاتل کو یہ گلا کہ مرا ہاتھ رہ گیا
ہم اوسکی بزم مین اس حال سی گئے — اوسنے فقیر دیکھنے دو بار رہ گیا

اوٹھتی نہین ہی ضرب محبت بھاری سی
رستم وہی ہی مرد جو یہ درد سہگیا

قاتل کی آتی آتی سب آستین کٹ مرے
دریا لہو کا خنجر غیرت ہی بہگیا

غم نی تری نچوڑ لیا قطرہ قطرہ خون
تھوڑا سا اور دل مین کھٹکنے کو رہگیا

بوسہ ندو او شہا تو عارض ہی اپنی نلف
کیا چاندنی کا لطف ہی جب چاند گہگیا

ہنگام صبح اسنے مین سو گرد شین ہین
اچہا رہا وہ اشک ہوا آنکھ ہی سے بہگیا

کیا حشر مین وہ دولت دیدار ہی ہوشاد
دنیا مین جو وصال ہی محروم رہگیا

ہی جانی ہوت آئی جو بخت داغ کو
سچ تو یہ ہی کہ تجسے کوئی جھوٹ کہگیا

کھینچا غم فرقت نا دل تونی عذاب ایسا
ہم تجھکو نہ سمجھے تہے ای جان خراب ایسا

نیند آتی نظر آتی تا حشر نہین ہمکو
دیکھا ہی پریشان سا کچہ رات کو خواب ایسا

جو عرض تمنا پر ظالم نے کہا مجھسے
ابتک نہ ا ہوگا سائل کو جواب ایسا

تن تن کی جو چلتا ہی وہ شوخ کمان ابرو
ایک ایک ہی کہتا ہی ہوتا ہے شباب ایسا

نومید کرم ہو کر ہم توبہ کرین می سے
دوزخ مین پڑی زاہد بی لطف ثواب ایسا

پوچہا تہا محبت مین ہوتا ہی قلق کیسا
قسمت نی کہا دیکر ای خانہ خراب ایسا

قسمت نی مری پایا جو رنج محبت مین
دوزخ کی بی حقے مین آیا نہ عذاب ایسا

مرنی بی نہین دیتی جینی بی نہین دیتی
احسان ترے وہ انداز عتاب ایسا

ہین شوق مین بیخود ہوں وہ غیر سی کہتی ہین
کرتا ہی انسان کو بدمست شراب ایسا

جب خواب مین آتی ہو مہ مجسی صباتی ہو
مشتاق ہن شرم ایسی عاشق ہی حجاب ایسا

ای حضرت داغ اد سلو عبو ہی عرض کا ہی

وہ اور یہ رسوائی بجہین نہ جناب ایسا

۱۷

ہمین نشانی مین بدنام تیری خوبی کیا
دل فریفتہ جو کچہ کیا سو تو نی کیا

ستم کیا تو مری دلکی آرزو نی کیا
مجال ہی یہ کہون تجہسی جو تو نی کیا

حنا کو رنگ نی مشہور گل کو بو نی کیا
جہان مین شہرہ تمہارا رخ نکو نی کیا

شب اوسکی زہم مین لوائی غیر سی تعظیم
بڑا اسلوک مری ساتہہ آبرو نی کیا

رقیب اسکی ہی قاتل نہین خدا کی قسم
اگر ستم ہی کیا تو بہی لطف تو نی کیا

وہ غیر سی وصل سی کہتی ہین ہاتہ کا تو نیم
اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نی کیا

گیا فریب گہر بار ہا شب وعدہ
بہت دلیل مجہی تیری جستجو نی کیا

غرور کیون نہو جب دلسی چیز ہاتہ لگی
بڑا دماغ تری زلف مشکبو نی کیا

اوٹہیگی گردن قاتل نہ بار خونسی کبہی
ستم شعار کو نازک مری لہو نی کیا

سوال وصل پہ اقرار کب کیا ظالم
دماغ ہمسے کیا یا مزاج تو نے کیا

جگر کی ٹکری ملادی تو بخیہ گر جانون
اگر یہ جیب کو ثابت تری رفو نی کیا

وہ آج ناز سی لائی ستی خنجر فولاد
اوسی سہی سوم مری سختی گلو نی کیا

اوسی کو گردش دوران سمجہ لیے مسکیں
جو وہ رشیشہ و پیمانہ و سبو نی کیا

فرشتہ بہنکے نہ اوڑہ جا کی عرش پر زاہد
اوسی جو خاک سی پاک اسقدر وضو نی کیا

جفا کشی کا مزا مجکو ہان اب آئیگا
کہ آسمان کو اپنا شریک تو نی کیا

ہماری دوست کی مہر یہ مہربانی ہی
ہماری واسطے جو کچہ ہر اک علو نی کیا

کہلا مین تو نسی تو وہ اور داغ مجہسے لے
خفا تو اونکو مری شرح آرزو نی کیا

کعبے کی سمت سے مرا مہیان پھر گیا
اوس بت کو دیکھتے ہی بس ایمان پھر گیا

تو وعدہ کرکے مجھ سے مرے جان پھر گیا
حق سے پھرا جو قول سے انسان پھر گیا

اول ہوائی پیر زیارت کو یار کی
افسوس جو ہوا وہ سو مہمان پھر گیا

محشر مین انتظار جو ایدل نہ تو ہوا
تو جان دی یہ لے کے سے میدان پھر گیا

پھبکر کہان گئی تھی وہ شبکو اتیری گلی
سو بار آکے اوسکا نگہبان پھر گیا

تھی گردش مژہ بھی تری تیر کی شریک
برسے کی طرح سینے مین پیکان پھر گیا

رونق کچھ آگئی جو پسینے سی موت کے
پانی ترے خضر پر اک آن پھر گیا

دیکھا اوسی جو وہ رسی اوڑھ کر مرا غبا
اوس شیخ شمسوار کے چوگان پھر گیا

کرپی نی ایکدم مین بنادی وہ گھر کی شکل
میری نظر مین صاف بیابان پھر گیا

قاتل نی وقت ذبح لیا جب خدا کا نام
خنجر ہماری حلق پر آسان پھر گیا

۹۰ لائی تھی کوی یار سی ہم داغ کو ابھی
لو موت اوسکی آئی یہ نادان پھر گیا

وہ رسوائی سی در جاتی تو اچھا
برائی کام کر جاتے تو اچھا

کہا ظالم نی میرا حال سنکر
وہ اس جینے سی مر جائے تو اچھا

خدا جانی کہے کیا جاکی قاصد
دل اوس سے پیشتر جائے تو اچھا

غضب ہی انتظار وعدہ محشر
یہین کہکر مکر جائے تو اچھا

مبارک خضر کو ہو عمر جاوید
یہ ٹھوکر یسی گذر جائے تو اچھا

مسیحائی ہوا قاتل کا شیوہ
عدم تک یہ خبر جائے تو اچھا

کہا قاصد کو اوسنی دیکی دشنام
سبک ہوکر اگر جائے تو اچھا

عدم مین کیا ہونگی دشمنا دردا — ہمارا چارہ گر جائے تو اچھا
قتیبو نکا تری محفل مین کرنا کام — جہنم اسسے بہر جائے تو اچھا
نگاہ یار دل کو لوٹتی ہے — یہ مہمان اپنی گھر جائے تو اچھا

۹۱ وہ تکلیف عیادت کیون کرین داغ — مری اونکو خبر جائے تو اچھا ۱۱

کوئی آگے نکل نہین سکتا — تجھسے فتنہ ہی چل نہین سکتا
زور قسمت ہی چل نہین سکتا — دل سنبھالی سنبھل نہین سکتا
ہی وہ افسردہ میری شمع مزار — جس سے پروانہ جل نہین سکتا
آسمان دوست ہو گیا تیرا — اب زمانہ بدل نہین سکتا
ضعف کی لاکہ لاکہ احسان ہین — کف افسوس مل نہین سکتا
تم تو سو بار مان جاؤ گے — دل ہمارا ابھل نہین سکتا
ہم تو اوس مدعا کی قائل ہین — جو زبان ہی نکل نہین سکتا
موت کیون آکی بہر گئی شب غم — وقت آیا تو ٹل نہین سکتا
غم ہو کہا یا ہی کیا کہون تجھسی — مین یہ کہا یا او گل نہین سکتا
رشک اغیار کیا گوارا ہو — زہر کو ئے نگل نہین سکتا

۹۲ نام کو داغ ہون مگر ظالم — تو جلا ئے تو جل نہین سکتا ۱۲

عیش ہی اندوہ فزا ہو گیا — ہای طبیعت تجھی کیا ہو گیا
حسن ہا اب وفا ہو گیا — دوست بھلا ہو کے برا ہو گیا

یاد ہی کہنا وہ کسی وقت کا ہوش مین آؤ تمہین کیا ہو گیا
داغ وہ بہتر ہی جو ہم مین نہ تھا درد وہ اچھا جو دوا ہو گیا
آپ ہی اقرار کے پھر گئے کہان وعدہ کیا اور وفا ہو گیا
یہ تو نتھی کوئی بگڑنیکی بات حرف خوشامد بھی گلا ہو گیا
سامنے میری جو حیران ہوا تک آئینہ کیا آج نیا ہو گیا
اے دل بیتاب خدا کی قسم عشق مین بھی تجربہ کا ہو گیا
دم مری سینے مین جو رکتا ہی آج کون خدا جانے فنا ہو گیا
حال مرا دیکھکے کہتی ہین وہ کوئی حسین اس سی جدا ہو گیا
نالے نے تاثیر نہ کی روز حشر وہ بھی شب غم کی دعا ہو گیا
سب بھی دیوانہ بنانی لگی لو وہ تمہارا بھی کہا ہو گیا

۹۳ داغ قیامت مین یہ مژدہ سنے ۱۲
جلد بجھے فردوس عطا ہو گیا

یہ قول کسیکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا وہ کچھ نہین کہتا ہی مین کچھ نہین کہتا
سن سنکی تری عشق مین اغیار کی طعنی میرا ہی کلیجا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
بن آئی ہی جو چاہین کہین حضرت واعظ اندیشۂ عقبیٰ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
اونکا ہی سننا ہی کہ وہ کچھ نہین سنتی میرا ہی کہنا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
دیکھو تو ذرا چشم سخنگو کی اشارے پھر تمکو یہ دعویٰ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
خط مین بھی لول تو سنائی ہین ہزارون آخر یہی لکھا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا
پہنچا ہی بھگا دیکھکی قاصد کی مصیبت پوچھو تو کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

خاموش کیا چھیڑ کی ظالم نی شب وصل
وہ تذکرہ چھیڑا ہے کہ میں کچھ نہین کہتا

یہ خوب سمجھ لیجیی غماز وہی ہے
جو ایسی کہتا ہی کہ میں کچھ نہین کہتا

دنیا مجھی کہتی ہی برا حاضر و غائب
سمجھو تو سب کیا ہی میں کچھ نہین کہتا

تمکو یہی شایان ہی کہ تم وہی ہو دشنام
مجھکو یہی یبات کہ میں کچھ نہین کہتا

(۹۴) اشتیاق وصل مین ہی کٹنی لی برای داغ
(۹) یہ وقت ہی ایسا ہی کہ میں کچھ نہین کہتا

## ردیف بای موحدہ

نامہ بر کہتا ہی اب آتا ہون دلبر کا جواب
سن چکا مین چار دن آنی مقدر کا جواب

شیخ حق کر رہا ہی رات دن مستوفی کی سا
آجکل ہی میکدہ اللہ کی گھر کا جواب

خلق کی اعمال نامی مہین لونگا حشر مین
گم ہوا ہی ہاتھ سی قاصد لی دلبر کا جواب

میرے دل ہی سی نکلکر تیری اک کر رہگئی
دوسری جانب جگر ہی تمہارا برکا جواب

غیر کی تعریف لکھی ساری خطون مین اور مجھی
یہ بھی لکھتی ہین کہ لکھو میری دفتر کا جواب

پہلی تو میری گذارش سنکی وہ چپ رہی
کیا کہون پھر کیا ملا عرض مکرر کا جواب

خط تمہارا مجکو پہونچا ہی فقط اتنی رسید
واہ کیا لایا ہی قاصد میرے دفتر کا جواب

امت عاصی کی بخشش کا کیا حق ہی سوال
ہی کہان کونین مین ایسی پیمبر کا جواب

(۹۵) لوگ کہتی ہین بنا دی بگڑکر لکھنؤ
(۱۵) پر کہان ای داغ اول جو بڑی ہو گئی کا جواب

کیون کہا یہ کسی سی کیا مطلب
اسی لنی سی کہل گیا مطلب

بات پوری نہین کہی مینی — کہ وہ طرار لے اڑا مطلب
مین کہی جاؤن تم سنی جاؤ — ایک کی بعد دوسرا مطلب
ہی مرا درد آپ کی راحت — ہی مری یاس آپکا مطلب
خون ہونیکو خاک ہونیکو — یا مرا دل ہے یا مرا مطلب
مٹگئے ایک ہی تغافل مین — شوق ارمان مدعا مطلب
اونکی جانب ہی ہو پیام وصال — ہی نئی چاہ کا نیا مطلب
غیر کا خط بھی چاک کر ڈالا — لگیا تھا جو کچھ مرا مطلب
باندہ کر خط پر کبوتر پر — لکھدیا ہمنے جابجا مطلب
مرگیا مژدہ وصال ہی مین — یون بھی نکلا رقیب کا مطلب
کبھی کہتا ہون دلسی خوب کیا — کبھی کہتا ہون کیون کہا مطلب
بی غرض تھی تو لطف صحبت تھا — دشمن وضع ہوگیا مطلب
بیخودی مین بہانہ یاد القاب — خط مین پہلی ہی لکھدیا مطلب
ولمین گٹ گٹکی رہگئی حسرت — لب پر آ آکے رہگیا مطلب

(۹۶) حضرت داغ توبہ کرتے ہین (۱۶)
کاش پورا کرے خدا مطلب

ہم مثلے تو پر سش نام و نشان ہی اب — اسکی تلاش کر کہ محبت کہان ہی اب
مین کیا کرون بلا سی جو تو مہربان ہی اب — وہ دل کہان ہی اب جو طبیعت کہان ہی اب
ہر گرد ہتا زمانہ سابق مین یہ فلک — جس آسمانکی دہوم تھی وہ آسمان ہی اب
بیہر و مہر ورز و دل آزار دل ستان — جی ڈہونڈتا ہی جسکو وہ پیدا کہان ہی اب

تم پارسا سہی مگر اتنا تو سوچ لو
کچھ دیکھی لیا ہی جو دل بدگمان ہی اب

دو ظالمون مین لاگ ہوئی میر یو اسطے
نامہربان وہ ہی تو فلک مہربان ہی اب

مٹتا ہی کب کسی ہی یہ شوق جفاکشی ؛
مقتل ہی میر یو اسطے ارالامان ہی اب

ظالم کہین خدا نکری تو سنی اوسے
جو کچھ شب فراق مین ور د زبان ہی اب

سن لو جو ہم بیان کرین پھر کہان یہ بات
پلٹی ہوئی ہماری دہن مین زبان ہی اب

اللہ وہ زمانہ تاثیر کیا ہوا
کہنے کے واسطے مری لب پر فغان ہی اب

بیٹھے ہین ہم بھی گوش برآواز کہتو دو
آنا ہی جسکو آئی یہان امتحان ہی اب

قربان جاؤن درد جگر کی وہ کہکی ہاتین
یہ پوچھتی ہین مجھسے بتا تو کہان ہی اب

ملنی کی بعد رنج اوٹھالی ہین عقد
شکر وصال ہی مری لب پر فغان ہی اب

کیا کیا ملائی خاک مین انسان جانسے
سچ پوچھیی اگر تو زمین آسمان ہی اب

اوسکو بھی میری وجہ سی ہین بدگمانیان
جو ہمنشین مرا ہی ترا پاسبان ہی اب

مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تھے سوی یہ
کیا جانی وہ خدائی کا مارا کہان ہی اب

## ردیف بای فارسی

مہربان ہو کی جب ملینگی آپ
جو نہ ملتے تھے سب ملینگی آپ

بنکے تیغ غضب ملینگی آپ
یون گلی مجسے کب ملینگی آپ

غیر نے ہو گی پیام سلام
ہین یہ ملنی کے ڈھب ملینگی آپ

ہم سے کا شکوہ حشر مین کرتا
واں تو ہو یہ غضب ملینگی آپ

ڈرتے ڈرتے کہونگا راز نہان — خواب مین مجھسے جب ملینگی آپ
دم رخصت یہ چھیڑ تو دیکھو — مجھسے کہتی ہین کب ملینگی آپ
آپ کیون خاک مین ملاتی ہین — ہم مصیبت طلب ملینگی آپ
کاروان کی تلاش کیا ای دل — آکی منزل پہ سب ملینگی آپ
ایک تو وعدہ اور اوسپہ قسم — یہ یقین ہی کہ اب ملینگی آپ
تیغ تیری کھنچی رہی قاتل — بسمل جان بلب ملینگی آپ

۹۸ داغ اک آدمی ہے گر کرم فرما — خوش بہت ہوئے جب ملینگی آپ ۱۳۰

کم نہین سامان مین ہنگامۂ محشر سی آپ — دیکھیی دلکو دعا مین بھی اثر سی آپ
برسون آنکھونمین ہی آنکھونسی پھر کر دلمین آئے — راہ سیدھی تھی مگر یونہی پڑی چکر سی آپ
خوف ہی مجھسی محبت مین کیا اپنا ولیل — فیصلہ میرا بھی کرلین داور محشر سی آپ
شرم ہی گو اب کسی جانب پلک اٹھتی نہین — چٹکیان لینگی کلیجی مین اسی نشتر سی آپ
کٹگئے لاکھون گلی اس تیزی رفتار سے — اتبو چل نکلی زیادہ اپنی بھی خنجر سی آپ
اپنی سینی ہی دبا دیجی ذرا سینہ مرا — چور کیجی شیشۂ دلکو اسی پتھر سی آپ
وصل مین کیسی حیا مین تو نمانونگا کبھی — سہم کر جب ہو رہی بی شبہ بے پر سی آپ
حضرت زاہد ہر اک نشہ کو حادث سمجھے — مر نجا ئینگی شراب چشمۂ کوثر سی آپ
آب پیکان لیکی چلتا ہی ترچھی کش سی تیر — رزق لاتا ہی مرا مہمان اپنی گھر سی آپ
ابتدا اسی انتہا تک عشق مین ہین خم خناک — انتہا نسی غیر شام غم سے ہم محشر سی آپ
حضرت زاہد نکل آیا فلک پر آفتاب — پیر و مرشد اتنوا ہو بھی سیکدیکی سی آپ

جب ہمین مرنا ہی ٹھہرا حاجت قاتل نہین | کاٹ لینگی ہم گلا اپنا کسی خنجر سی آپ

۹۹ | کیون جناب داغ یاد اللہ میری یاد ہی | ۹
بھیس بدلی رات کو آتی ہی کسکی گھر سی آپ

## ردیف تائی فوقانی

کب بات ہو بغیر خوشامد وہان درست | وہ نادرست ہی جو کہین کہیئے ہان درست
تھوڑا سی دن بہار کی ہین کس امید پر | کرتی ہین اپنی مرغ چمن آشیان درست
کچھ ہمین بھی اپنا حال طبیعت بیان کرون | گر ہو مزاج آپکا اے مہربان درست
اکدن نہ آزمائیے اک بوالہوس کی چاہ | ہر روز آپ کیجیے مرا امتحان درست
اوسکو درستی دل عاشق سی کیا غرض | جس پر زبانکی نہین ابتک زبان درست
آتا ہی بہر فاتحہ جب کوئی فتنہ گر | رہتا نہین ہی قبر کا میری نشان درست
آنکھون مین وہ کہ دل مین ٹھہر تیری واسطے | آراستہ ہر ایک مکان ہر مکان درست
ہر روز تازیانۂ زلف دراز سے | تونی سہی دلکو خوب کیا میرجان درست

۱۰۰ | آتا ہی سامنی جو وہ غارتگر شکیب | ۱۳
اوسان بوا غ رہتی ہین اپنی کہان درست

ہی طرفہ تماشا سر بازار محبت | سر بیچیے پھر لیجیے ہین خریدار محبت
اک عشر بیا تا دم اظہار محبت | رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت
ہمدرد ہی تو بھی ہو دیدار محبت | صدقی مین چھٹین تیری گرفتار محبت
[illegible] تیغ تو خنجر کا تسی علی تیر | تعزیر کی ہو کی ہین خطا مار محبت

اسواسطے دیتی ہین وہ ہر روز دغا داغ
اک درد کے خوگر نہون بیمار محبت

ہی گور الٰہی قفس تنگ ہی کیا کم
مر کر بھی تو چھوٹے نہ گرفتار محبت

کچھ تذکرہ عشق رہی حضرت ناصح
کانون کو مزا دیتی ہی گفتار محبت

دل بھول بجائی کسی مژگان کی کٹک کو
کچھ چھیڑ رہی ای خلش خار محبت

جو چارہ گر آیا مری بالین پہ یہ بولا
اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت

ثابت قدم ایسی رہ الفت مین نہو نکی
تھا ہمکو تہ تیغ بھی اقرار محبت

خسرو سی جو چاکر ہین تو محمود سی برد ے
اللہ رے اللہ رے سرکار محبت

واعظ کی زبانیر تو وہ کلمے ہین کہ گویا
بخشے ہی بجائینگے گنہگار محبت

دیکھا ہی زمانی کو ان انکھون نے تو ای داغ
اس رنگ پر اس ڈھنگ پر انکار محبت

۱۰۱

۱۳

کٹی ہی نہ فرقت کی جائیگی رات
سحر کو ہی دھبا لگائیگی رات

قیامت کی دن کیا نہ آئیگی رات
مری تیرہ بختی دکھائیگی رات

نہ مین بات کرتا اگر جانتا
کہ یون بات کرنہین جائیگی رات

چراغ قمر لے کے ڈھونڈا کرے
سحر کو نہ فرقت مین پائیگی رات

شب وصل میری شب قدر ہے
ہزارون مین ایسی نہ آئیگی رات

قیامت کی آثار ہین صبح ہجر
سجانا تھا یہ دن دکھائیگی رات

شب وصل جان شرم سی رخ پہ زلف
یہان یہ یقین اب بجائیگی رات

نہ نکلیگا دل کو چہ زلف سے
مسافر کو رستہ بھلائیگی رات

شب ہجر جیسا ہی داغ دل
فلک تجھکو تارے دکھائیگی رات

کریزان ہی کیون اسقدر روز وصل
ٹھہر تجھکو کچھ کہا نجائیگی رات

غنیمت ہے تاریکی شام غم
نہ دیکھونگا مین جو دکھائیگی رات

شب ہجر کا سات دینا پڑا
بہت عمر میری بڑہائیگی رات

۱۰۲ شب وصل کے داغ یہ آرزو
خدا سے نہ تجھکو ملا سیکی رات ۱۱

تو نکر نخوت شباب بہت
ہمنی دیکھی ہین انقلاب بہت

شعلہ رو سیکڑون نظر آئی
ہین زمین پر ہی آفتاب بہت

آئی کسکی نگاہ مین شوخے
ہی زمانیکو اضطراب بہت

آئی جنت ہی پھر ندیا مین
بیمزا ہو گیا ثواب بہت

پیر میخانہ کے دعا گو ہین
یہ سلامت رہی شراب بہت

ہجر بت اور صحبت زاہد
خلد مین بھی نہین عذاب بہت

شام ہونی تو دو چلے جانا
ہی ابھی فیز آفتاب بہت

کچھ سمجھکر وہ ہو رہی خاموش
تھی مری بات کی جواب بہت

بل تری زلف کی ہی دیکھ لیے
دو دو دل مین ہے پیچ و تاب بہت

دل بیتاب خط مین کہدو مین
کہ چلے نامہ بر شتاب بہت

۱۰۳ دیکھیے کب عدم کو جاتا ہو
کر گیا ہے داغ بیتاب بہت ۱۷

## ردیف تای ہندی

اس سوچ مین ہی دل آہا ہی دلبر آئی جو شب

قدم قدم رہ الفتین مینی کہائی چوٹ
کرا ہبر کی ہی ٹھوکر سبی مجہ پر آئی چوٹ

کہان بتون نی سینو نیر اپنی کہائی چوٹ
او ہبر او ہبر کی جو کرتی ہی خود نمائی چوٹ

گرا جو مین در دلدار پر تو اوٹہہ نسکا
بڑا ہی کام کیا میری کام آئی چوٹ

بتونکی دلمین نکی میری آہ نی تاثیر
او چٹ کی مجہ پہ لگی مینی جب لگائی چوٹ

شراب ناب سی تر تہی زمین میخانہ
پہسل کی محتسب سنگدل نی کہائی چوٹ

تکیون ہو چوٹ مری دلکی چوٹ پر قاتل
لگائی جبکہ ترا پنجہ حنائی چوٹ

لگائی آپ نے کیون میری قبر پر ٹھوکر
غضب کیا کہ عبث خاک مین ملائی چوٹ

وبال دوش ہوئی بار غم سی لاش مری
او ٹہانیوالون نگر کر بہت اٹہائی چوٹ

او بے جہکے چلا راہ عشق مین ایسا
کہ میری سر نی مری ٹھوکرون نسی کہائی چوٹ

سلام مینی کیا رکہکے ہاتہہ سینے پر
وہ جانتی ہین مجہی دیکہکر بہائی چوٹ

نشان پای صنم سنگ راہ ہوتی ہین
وہ ناتوان ہون کہ نقش قدم سی کہائی چوٹ

جب اپنی ہاتہ کی تجسنی اوٹہہ سکی فرہاد
حریف ہو کی اوٹہائیگا کیا پرائی چوٹ

نگاہ و آہ مین کس کس طرح چلتین چوٹین
یہ حال تہا ادہر آئی ادہر لگائی چوٹ

علاج درد جگر کیا کرون مین ای ناصح
بری ہی کیا بہلی چنگی لگی لگائی چوٹ

فراق درد محبت فراق یار نہین
کریگی دل سی نہ ای چارہ گر بہلائی چوٹ

یہ بعد مرگ رہا درد کا اثر اے داغ
کہ استخوان مری کہا کر جہائی کہائی چوٹ

## ردیف ثانی مثلثہ

[illegible] ہی [illegible] ہی جو [illegible] کیا [illegible]
[illegible] عجز [illegible] عشق [illegible] [illegible] چوٹ

میری صدا سی پیشتر آتی ہی یہ ندا کیہ بیکسر
باب قبول بند ہی مانگتی ہو دعا عبث

سنتی ہی میرا حال ول اول وٹھی یہ چارہ گر
موت کی کیا دوا کرین موت کی ہی دعا عبث

آپکا راز دان ہو نہین بلکہ فراعبدان ہو نہین
غیر پہ میری سامنی لطف تمام عبث

وان خط شوق ہی مرا کاغذ مشق بنگیا
کاٹ کی حرف مدعا اوسنی بنا دیا عبث

لطف قبول تو یہ ہی لطف اثر حصول ہو
لوگ اخیر وقت مین مانگتی ہین دعا عبث

گریہ سی ہی ہنسی مری داغ سی لگی مری
کوئی نکوئی شغل ہو یا ہو بکار یا عبث

مجکو سنا کی جب کیا ہمسی کوئی وفا کرے
کہنے کو تھا بجا درست منہ سی نکلگیا عبث

عشق مین تیری فتنہ گر رنج اوٹھائے اسقدر
تکیہ کلام ہی مرا کوئی کرے وفا عبث

صدمۂ انتظار کو کیجہ تو قیام چاہیی
روز جزا سی پیشتر آئی مری قضا عبث

۱۰۵

عشق کیا ہی ہارے ہین یونہین ہزارون ہم نے ہین
داغ کی جان و مال کو روتی ہین کیا سنا عبث

۳۰

## ردیف جیم تازی

شوخی سی ٹھہرتی نہین قاتل کی نظر آج
یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہی کدہر آج

انجام محبت پہ کہین خاک نظر آج
انسان ہی مجبور نہین کل کی خبر آج

وہ جانتی ہین آئی ہی قیامت کی سحر آج
روتا ہی گلی مل کی دعا اوسنی اثر آج

مہمان ہی وہ غیرت خورشید و قمر آج
دن آج ہی راستج ہی شام آج سحر آج

موسی نی نہ دیکھا تہا سر طور وہ جلوہ
دیکھا ہی جو کچھ ہمنی بیسر و زبر آج

[illegible]

امید یہ کہتی ہی وہ آتی ہین ٹھہر جا
ہی یاس کی تاکید کہ دنیا سی گزر آج

وعدہ سی پلٹ جائین وہ داور محشر
انصاف کر انصاف مین تو دیر نکر آج

کل تاب فغان تھی تو یہ تاثیر کہان تھی
کیا کیا لب خاموش پہ قربان ہی اثر آج

وہ شب فرقت کی سیاہی کا بچھوٹی
گر شپۂ خورشید مین منہ دہوئی سحر آج

رونا ہی کیا رشک بٹھاتا ہی ہمین شمع
بیتابی دل لی ہی گئی غیب کے گھر آج

جس دوست کو دیکھا بھی شمن نظر آیا
جبتک مری نظر و نہین ہی تیری نظر آج

اندیشۂ فردا مزہی حضرت زاہد
میخانی مین پی لیجیی تھوڑسی اگر آج

ہر نقش قدم مین ہی اثر خون جگر کا
تلوو لینی تری کسنی ملے دیدۂ تر آج

الیچ بھی ہی قاصد کو مری خوف وخطر بھی
سو مرتبہ خط باندہ کے کھولی ہی کمر آج

ہم ہجر کی دن جانہ سکی سوی عدم ہی
سب کہتی ہین اچھا نہین اس سمت سفر آج

بسمل ہی کیا اوسکو جسی خواب مین دیکھا
سوتی مین بھی لڑتی رہی قاتل کی نظر آج

داغ دل سوزان پہ کہا مرہم کافور
کس شمع کو افسوس بجھاتی ہی سحر آج

وعدہ پہ مری اونکی قیامت کی ہی تکرار
اور بات ہی اتنی کہ اودہر کل ہی ادہر آج

یان قصد عدم کا ہی وہان قتل کا سامان
دیکھین تو سہی پہلی بندہی کسکی کمر آج

یہ شوق یہ ارمان یہ حسرت یہ تمنا
کیا ہو مری قابو مین تم آجاؤ اگر آج

معلوم نہین کل مری تقدیر مین کیا ہی
لی نالۂ دل عالم بالا کے خبر آج

قطعہ

وہ مین کہ میسر تھا بھی ساغر جمشید
پیتا ہون تو کرتا ہی کبھی خون جگر آج

وہ مین کہ مرا قصر ہر اک شک ارم تھا
بستر ہی گدایانہ سر راہ گذر آج

وہ مین کہ مری عرش پہ تھی منزل اعلی
گرتی ہی زمین پہ کبھی نالۂ مغنی حزر آج

وہ ہین کہ مجھی عالم بالا کی خبر تھے
اسی بیخبری خاک ہین اپنی خبر آج

وہ ہین کہ مجھی سیر گلستان سی غرض تھے
ہی خون جگر اور مراد دیدۂ تر آج

سامان تہا دنیا کا مری واسطے موجود
دنیا سی گزرنی کو نہین زاد سفر آج

بازار محبت مین ایا غیر نے کیا کیا
ہمکو نہ ملا ایک بہی تیسرا کا جگر آج

۱۰۶

تہی کل سی تلاش اونکی مری قتل پہ ہی داغ
نکلے وہ غزادار بنے غیر کے گہر آج

۱۵

آیا ہی جہوم جہوم کے ابر بہار آج
توبہ کو خشت خم سی کرون سنگسار آج

بیوقت کی چڑہی ہی نہوگا اوتار آج
ہوتی ہین تیری مست کوئی ہوشیار آج

اسی بیخودی وہ آئین تو مین آپہین آون
وہ بہی تو میر بطرح کرین انتظار آج

خالی نہتی خراش دل وکاوش جگر
لایا ہی رنگ دیدۂ خونابہ بار آج

شاید لگی ہی اونکو مری نزع کی خبر
وہ پوچہتی ہین حال مرا بار بار آج

بیطرح ہی نگاہ سی دل کی کٹی جہنی
بیڈ سب ہی گرم معرکۂ کارزار آج

آئینہ ہوگیا تری دل مین ستم شعار
کتنا ہوا ہی صاف ہمارا غبار آج

ناصح نے میرا حال جو مجھسی بیان کیا
آنسو نکل پڑی مری بی اختیار آج

سچ کہتے ہین کہ جاتی ہی صورت شریف کے
بلبل نی مجھکو دیکہکی کہایا ہی خار آج

فریاد درد عشق مین کچھ آگیا اثر
ہوتی ہی آپ اپنی صدا دلکی پار آج

ہم خاک ہوکی اتنی نگر اعتبار ہے
آندہی دبا رہے ہی ہمارا غبار آج

ہون ہی لگ رہی ہی ابر بام تکتی
تہک تہک کی گرپڑی نگہ انتظار آج

اب ہجر ہی درد مند کا ہی سب کا علاج
کل سی زیادہ ہی وہ بعید از آج

کل جائیگا پیام مرا نیا یہان یہ شوق | لفظ کی جوابکا ہی ہمین انتظار آج

۱۰۷ | ۹
ای داغ دہن بند ہی تجھی کو ہی یار سے
منجملہ موت ہی تری سر پر سوار آج

## ردیف جیم فارسی

غربت کی سنج فاقہ کشی کی ملال کھینچ | ای داغ ایر زبانی ہی دست سوال کھینچ
نازک بہت ہی رشتہ الفت نہ ٹوٹ جائے | اتنا نہ اپنی آپ کو ای مہ سبھال کھینچ
ہو جائی تو نہ طائر دل کی طرح اسیر | صیاد اپنی سمت کو آہستہ جال کھینچ
ظالم کھنچ آئیگا مرا دل ہی سنا تجھے | سینے ہی در کہہ بھال کی برچھی بھال کھینچ
قامت کہا کی آج صنوبر کو کر قلم | سولی پہ سرو باغ کو ای تو نہال کھینچ
کھینچی تھی جب مصور قدرت نے تیری شکل | کہتا یہ کون تو نہ اسی بی خیال کھینچ
وہ تھنڈی تھنڈی چین سے گھر کو چلی گئی | لی اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ
ناصح قمارگاہ محبت میں جی نہ ہار | دل کو لگا کی نفع اوٹھا خوب مال کھینچ

۱۰۸ | ۱۵
ای داغ جذب عشق کی دیکھینگے اب کشش
لی اوس کشیدہ رو نی تو ہمسے کمال کھینچ

یون مصور یار کی تصویر کھینچ | لچھ ادا لچھ ناز کچھ تقریر کھینچ
لیکے دشمن سے خط تقدیر کھینچ | یہ ہمارا ای دل پی تسخیر کھینچ
ہی گداز دل سی نالہ ہر خدنگ | مین ہی کھینچون تو ہی قاتل تیر کھینچ
کیون کہتا ہی عبث اے عشق | یا نکل یا مین تاثیر کھینچ
کھینچ یون مال میسرا کچھ | شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ

ای مصور کاش ترجمانی نصیب
اوس جبین پر یہ خط تقدیر کھینچ

لی اوڑھی جو جسکی ای پیر مغان
ابکی ایسی تند و پر تاثیر کھینچ

ہو چکا سفاک عذر ناز کے
تو کمان کی طرح دلسی تیر کھینچ

تیرہ بختوں کا خط تقدیر دیکھہ
آنکھہ میں اس سرمے کی تحریر کھینچ

دامن یوسف اگر کھینچا تو کیا
ای زلیخا دامن تاثیر کھینچ

رو چکا تقدیر کے لکھے کو میں
اب تو ہاتھہ ای کاتب تقدیر کھینچ

سنگ مقناطیس ہیں ہم سخت جان
کھینچ کی ای قاتل فراشمشیر کھینچ

ای فغان کر دو دل کو بھی شریک
یوں اثر کو باندھکر زنجیر کھینچ

خواب میرا سنکی ہمدم منہ پہ بول
یوں تو آہیں دم بتعبیر کھینچ

۱۰۹ داغ کو تو نسیم بسمل چھوڑ دے
۲۶ دل کی ای سفاک آہ تاثیر کھینچ

## ردیف حامی حقی

چکا رہی تھی خموشی مری فغان کیطرح
نگاہیں کہتی ہیں سب راز دل زبان کیطرح

بگڑ گئی ہی یہاں ہیطرح جہانکی طرح
کھہانکی وضع کہانکی ادا کہانکی طرح

چھڑا دی قید سی ای برق ہم اسیرونکو
نگاہ ای کاش قفس کو بھی آشیانکی طرح

کبھی تو صلح بھی ہو جائی زہد و مستی میں
آنہی شیخ بھی میخوار ہو مغانکی طرح

ہلاک داغ محبت نی دل کو خاک کیا
بہار آئی ہی صحرا میں خزانکی طرح

[illegible] کیا جذب دل نی کھینچ لیا
[illegible] کھینچ کہانکی طرح

جواب خضر ہین وہ مردہ دل کہ جنکو یہان
ملی ہی مرگ ابد عمر جاودانی کی طرح

تلاش یار مین چھوڑی نہ سر زمین کوئی
ہماری پاؤ نمین چکر ہی آسمانی کی طرح

جو سمجھی خضر تو قول شہید الفت کو
گرہ مین باندہ رکھی عمر جاودانی کی طرح

سنے جو حضرت اہد سے وصف جنت کے
تو صاف پھر گئی آنکھو نمین اوس مکان کی طرح

جھکی ہی جاتی ہے کچھ خود بخود حیا وہ آنکہ
گری ہی پڑتی ہی بیمار ناتوانی کی طرح

یہ سد راہ ہوا کسکا پاس رسوائے
رکی ہوئی ہین مری اشک کاروانی کی طرح

ادای مطلب دل ہمسی سیکہ جاتی کوئی
او نہین سناہی یا حال داستانی کی طرح

مزی ہین اوس دہن زخم کی لبی کیا کیا
جو چوسی تیر کی پیکان کو زبانی کی طرح

سمجھ کے کیجیے بیداد میرا مشت غبار
یہ لی نہ آئی کوئی چکر آسمانی کی طرح

یہ دل ہی آپکا گھر رہی شوق ہی لیکن
شکیب و راحت و صبر و قرار و جانی کی طرح

قیامت آئی شب وصل میری گھر کی پاس
رقیب نی اوسی آواز دی اذانی کی طرح

شب اوسکی بزم مین تنہا شمع پر ہی رشک ہمین
کہ سنہ مین شعلے کو گلگیر ہے زبانی کی طرح

مجھے یہ حکم ہی زنہار تم نہ کرنا عشق
نصیحتین بھی وہ کرتی ہین ستانی کی طرح

ہم اپنی ضعف کی صدقی بٹھا دیا ایسا
ہلے نہ در سی تری سنگ آستانی کی طرح

کچھ اوسنی کہنی کو بیٹھی تھی ہم کہ خلوت مین
رقیب آہی گیا مرگ ناگہانی کی طرح

شکستہ سا ہون وہ مرغ ناتوان و ضعیف
کہ ہین نہ ہون نہ اوڑی ہے آشیانی کی طرح

نہونگی سوز محبت کی دل جلی ٹھنڈے
بھری ہی آتش غم مغز استخوانی کی طرح

نچھوڑ صید محبت کو خاک پر صیاد
اسی بہی ڈال ای تو وہ تڑپ کہانی کی

زبان خار ہوئی تر ہماری وحشت سی
کہ چھالی پھوٹ بہی چشم خونفشانی کی

۱۱۰

خدا قبول کرے داغ تم جو سوئے عدم
چلے ہو عشرت پیماں لیکن اوعدہ کی طرح

۱۰

دل تڑپا سینے میں وہ مضطر ہوا
[illegible]

تم مری دل میں ہو وہ نشتر ہوا
دم نہ نکلی مدت و دم کی طرح

خامہ گر انصاف سے پرواز کیجیاں
چلتے ہیں کاغذ پہ قسم کی طرح

کوچہ دشمن کو وہ جنت کہیں
مٹ نگیا باغ ارم کی طرح

عہد کسیلح گوارا نہ تھا
اور سے قسم کھائی ہم کی طرح

اختر داغ دل و بخت سیہ
عمر کٹے شب غم کی طرح

میری وفا بھی عجب اوستاد ہی
تکیوں سا ماتی ہی ستم کی طرح

جب یہ کہا مرتی ہیں کہتی ہیں وہ
مر نگئے اہل ستم کی طرح

غیر کے آگے وہ مری حال پر
لطف ہی کرتے ہیں ستم کی طرح

۱۱۱

داغ وداع یار سے لعبت اگر
بچ نگئے سید جسم کیلح

## ردیف خائی معجمہ

جیسا ہوئی جیسے زبان یار کستاخ
خوشامد کو ہوئی ناچار کستاخ

وہ بد خو بد زبان اغیار کستاخ
ہوا درباں کا درباں یار کستاخ

[illegible] ہست کچھ بولن کو ہی ہی
کب جیسے ہو کوئی بیخوار کستاخ

[illegible] ناصح کی ہو خیر
[illegible] ہی اوا اغیار کستاخ

زبون چپ تو ہین چپ لگ گئی ہی — اگر بولون بتا مین یار گستاخ
کیا کیا کیا دعوے سے نہ تمنا — ہوا سو بار پہ سو بار گستاخ
مجھے پاس ادب نے روکا کہا — کیا تھا شرق نی ہر بار گستاخ
خبر ایہی سنائی نامہ بر نے — کہ بیٹھے تو وہان دو چار گستاخ
کہان دل نی لب جان بخش پر حرف — مسیحا سی ہوا بیمار گستاخ
تری رحمت اگر حامی نہوتی — نہوتی کاہ کا مرد و بیدار گستاخ

۱۱۲

تہ خنجر رہی پاس ادب داغ
نہونا مرتے دم زنہار گستاخ

۱۱

## ردیف دال مہملہ

اوسنی اگر کرم بھی کیا تو جفا کی بعد — آیا مری خبر کو ستمگر قضا کی بعد
ہمدرد کونسا ہی یہ اس آشنا کی بعد — ہمدمی کی کیا کرینگے دل مبتلا کی بعد
آخر بشر کیواسطے کچھ شغل چاہیے — کیجیگا آپ کیا ستم نارواکی بعد
حسرت سے تک رہا ہون جو تجکو شب ہے — خاک اوڑتی دیکھتا ہون مین اپنے وفا کی بعد
جاہتا ہی شوق کہی جائین حال دل — جبتک ہماری زیست ہو روز جزا کی بعد
بہانون علاج درد محبت سی کیون نہین — دینگی طبیب ہر یقین ہی دوا کی بعد
دیتی ہین داغ لطف عنایت سی بیشتر — دل مانگتی ہین کینہ جور و جفا کی بعد
بھولی ہم اونکو پہلے ہی ناراض کر دیا — چوکی ہم اونسی کرنی تھی شکوی گلا کی بعد
خاموش مین جو ہون تو حسان کا ہی بیان ہے — تاثیر پھر ملیگی نہ میری دعا کی بعد

کہتے ہین وہ شکایت بیداد و ظلم پر
عاشق وہ ہی جو جا ہی کسیکو جفا کی بعد

۱۱۳
آرام لی یہی ہی تمہین رزوی مرگ
ای داغ اور جو چین نہ آیا قضا کے بعد

۹

ہی قہر اگر اب کبھی نہو راز نہان بند
لب بند نفس بند و دہن بند زبان بند

جس کو لگی ہو وہ کری خاک فغان بند
کیجے تیری فریاد پہ کس کسکی زبان بند

موت آئی ہمین ہای دم عرض تمنا
دل کھلنے نپایا کہ ہوئی اپنی زبان بند

اس عشوہ نی کیا قتل لگایا ہی دلون پہ
کینہ ہی وہان بند تو حسرت ہو یہان بند

ہر دل بہ پارہ خریدار ہے تیرا
اکبار ہوئی حسن فروشون کی دکان بند

اوس زلف کا بیطرح جمادل ہین تصور
اندہیری ہی اس گہر مین ہوا گنکی دہون بند

مقبول نہونگی کسی مہکش کی دعائین
میخانی کا دروازہ نکر پیر مغان بند

کیا جانی گئی جیپکے شب وصل کدہر سے
تا صبح جو دیکہا تو رہا قفل مکان بند

۱۱۴
وہ زلیست نہین موت ہی ای داغ بہراوسکو
زندان علایق مین جو ہو کوئی جوان بند

۱۱

دلمین ہی غم و رنج و الم حرص و ہوا بند
دنیا مین قفس کا ہماری نہ کہلا بند

موقوف نہین دام و قفس پر ہی اسیری
ہر غم مین گرفتار ہون ہر فکر مین پا بند

ہم دام مین پہنچی ہی ہوئی عاشق صیاد
یہ اور ہی اک بند ہے مضبوط لگا بند

ای حضرت دل جانیکی میسو ہی خدا ہی
بی آپکے رہیی کا نہین کام مرا بند

اک حرف محبت پہ گرفتار ہی وہ ہوا
اب دفتر افسانۂ الفت ہی ہوا بند

[illegible] مین ہی ہی [illegible]
ہست [illegible] بند

ای محتسب اکدم سی تی کتنی خفا ہین — شیشہ کا ہی دم ہند صراحی کا گلا بند
دم رکتی ہی سینی سی بجل پڑتی ہین آنسو — بارش کی علامت ہی جو ہوتی ہی ہوا بند
تقریر سی ناصح کی ہو دل خاک شگفتہ — کرتا نہین کمبخت لب ہر زہ سرا بند
رک جاتی جو رو کی سی وہ نالہ نہین اپنا — محشر مین بھی ہوگا نہ یہ آزاد ذرا بند

۱۱۵ — کہتے تھی ہم ای داغ وہ کوچہ ہی خطرناک — جہیب جہیب کی مگر آیکا جانا نہوا بند ۹

آنکھ سی گرتی ہی خون دل افگار کی بوند — اسکی ہمسر ہو کہان ابر گہربار کی بوند
صحن گلشن مین پے مے بہنی کا ساقی جب لطیف — پڑتی ہو کوئی کوئی ابر گہربار کی بوند
زاہد چشمہ کوثر ہو مبارک تجکو — ہمکو کافی ہی مے خانہ خمار کی بوند
شربت خضر کو منہ بھی نہ لگاؤن ہرگز — ہو میسر جو لعاب دہن یار کی بوند
ناصحا جانتی ہین اہل نظر ہی اوسکو — لعل ہی اصل مین اس دیدۂ خونبار کی بوند
ہی مشابہ دل ویران سی ہماری کیسا — جس مین پر پیٹری ابر گہربار کی بوند
تاب انجم کی دکھاتی ہی فلک بنکی زمین — خشک ہوتی نہین گر کر عرق یار کی بوند
صبح گلشن مین جو وہ مہر لقا آتا ہی — خشک ہوتی ہی سرک شبنم گلزار کی بوند

۱۱۶ — ہو گیا خشک لہو دیکھتی ہی قاتل کو — داغ ٹپکے نہ مری خون تن زار کی بوند ۱۵

چھپتی ہی لب چھپاتی سی اسی پر ہنسی — آنکھین یہ کہ رہی ہین کہ آیا بھی تو پسند
ناکام چاہ دانکی مجھے آرزو پسند — گم کردہ کارواں کی مجھی جستجو پسند
ای ہم صفا ستاکر بیہودہ ہی عشق کا — مہمان کو نہ آئیگا جھوٹا ہو پسند

پہرون پڑہی ہی حضرت داود دیر درود
جب آگیا ہی داغ کوئی خوش گلو پسند

۱۵

ہوتی ہی جنس مہر و وفا چار سو پسند
آلی تری پسند کری جسکو تو پسند

ظاہر بگاڑ دل سی تجھی ہی عدو پسند
یہ جنگ زرگری تو نہین جنگجو پسند

ممکن کو تجسا دیکہہ لی چشم غلط نگر
اوسکا لہان جواب جسی آئی تو پسند

میری طرح سی جانیگی تجہہ کیسی جان
میر بطبع سی آئیگا عالم کو تو پسند

جنت مین پھول پھولکے مین سونگتا پہرا
دنیا مین تہی کسی گل عارض کی بو پسند

افسانۂ کلیم و تجلی سنت سنا
وہ آنکہ آنکہ ہی جسے آہا ہی تو پسند

ای عرض مدعا تری تاثیر دیکھ لی ۔۔۔ قاصد کو بھی نہ آئی مری گفتگو پسند
ای شیخ جسکو حور و جنت کا ہے شوق ۔۔۔ جنت کو میں پسند جہنم کو تو پسند
کیا کیا برس طمع کی ملایا ہی خاکمین ۔۔۔ آنکھو نکو بھی نہین مری دل کا لہو پسند
دینی لگی اخیر وہ باتون مین گالیان ۔۔۔ جانا کہ آئی اسکو مری گفتگو پسند
گر گ سی دم نکال لیا دہونڈہ ہونڈکے ۔۔۔ درد و فراق کی ہی مجھے جستجو پسند
سو حسرتون مین ایک تو معلوم ہو مجھے ۔۔۔ یہ شوق نا پسند ہے یہ آرزو پسند
محشر مین خلق اپنی مصیبت مین مبتلا ۔۔۔ یان یہ تماشہ آئی کوئی خوبرو پسند
رغبت ہی ہجر مین اسی آب و طعام سے ۔۔۔ آنسو عزیز زہر گوارا لہو پسند



ای داغ ہجکیا تی ہو ذلت سی عشق کی ۔۔۔ دنیا مین ہو تمہین تو بڑی آبرو پسند



منہو کیونکر افضل ہمارا محمد ۔۔۔ الٰہی اپنی پیاریکا پیارا محمد
الٰہی یہ محشر مین ہم کہتی جاتین ۔۔۔ کہان ہی کہان ہی ہمارا محمد
وہین کشتی نوح ہی ڈوب جاتے ۔۔۔ نہ دیتی جو اوسکو سہارا محمد
ابھی فرش ہی عرش ملجا ہی ہوگا ۔۔۔ کرین گر طلب کا اشارا محمد
یہی بات عاشق نی معشوقی سے ۔۔۔ نہین تیری فرقت گوارا محمد
کہینگے یہی اوس شہ انبیا سی ۔۔۔ وہان ہونگی جب آشکارا محمد
شفیع الامم روز محشر تمہین ہو ۔۔۔ ہمین ہی تمہارا سہارا محمد
صدا نیز مقدم کی کبھی سنی نی ۔۔۔ حرم ہی جب آنی دوبارا محمد

بلا لو مدینے مین پھر داغ کو تم

۱۱ نہیں ہند میں اب گذارا محمد ۱۱

## ردیف ذال معجمہ

۱۹ لاکھ لکھیں اور نہیں اندوہ و محن کا کاغذ — کب وہ پڑھتی ہیں کسی سوختہ تن کا کاغذ
قاصد آ آ کی بنا جاتی ہیں جھوٹی باتیں — لائیں مہری کوئی اوس سیم بدن کا کاغذ
آتش رنگ حنا سی تری ہاتھو نہیں نگار — جل بجا کی کہیں اس سوختہ تن کا کاغذ
کوئی مضمون نہیں دل شکنی سی خالی — کسنی لکھا تھا خط عہد شکن کا کاغذ
اشک خونیسی ہیں لکھہ لکھ کی مٹا دیتا ہوں — اپنی حال دل پر رنج و محن کا کاغذ
خط گلزار سی وہ حرف جو کاغذ پہ لکھی — رشک گلزار ہوا اوس رشک چمن کا کاغذ
ہمنے مضمون گرانبار غم لکھا تھا — دست قاصد میں ہوا سیکڑوں من کا کاغذ
ناتوان ہون بگلی ہیں مری باندھو تعویذ — توڑ ڈالی مری گردن کا نہ منکا کاغذ
طور سی ہمنی جو دیکھا تو صفت سی تیری — کوئی خالی نہیں ارباب سخن کا کاغذ
آئی پیری تو کہان رنگ جوانی کی بہا — کہ بگڑ جاتا ہی تصویر کہن کا کاغذ

۱۲ ورق دل پہ کھینچی داغ صنم کی تصویر ۱۳
تھا اسی کام کا یہ اور اسی فن کا کاغذ

چاہون جو پی مزار تعویذ — ہون سنگ ستم ہزار تعویذ
ہیں میری گلے کے ہار تعویذ — اک درد جگر ہزار تعویذ
کھینچی ہیں زمین پہ لکیرین — یون لکھتی ہیں خاکسار تعویذ
ہیں بھوت مری نذر گھولتے ہیں — اور مونس و غمگسار تعویذ

ہین سنجہ جمال دونون بازو | کھلجائین نہ ای نگار تعویذ
قرطاس فلک جو مجکو ملتا | لکہتا ئے حب یار تعویذ
لائیگا اوسے یہ گرد نامہ | ہی دیدہ انتظار تعویذ
ان بازوون پر فدا ہین جوشن | صدقی قربان نثار تعویذ
جوڑا جو کہلا تو کہل پڑا دل | ہم سمجھے تہے ای نگار تعویذ
پردہ یمین قیب کی ہی تصویر | سینے پہ ہے آشکار تعویذ
آیا دم نزع بہی جو قاصد | بنجائیگا خط یار تعویذ
دیکہا نہین نقش دل سا کوئی | چلتا ہوا سحر کار تعویذ

(۱۳۱) تسخیر پری کے واسطے داغ (۱۵)
لکہتا ہون مین بار بار تعویذ

## ردیف ر مہملہ

تمام عالم مین خاک جہانی یہ عشق آخر کو تنگ ہو کر
جب آدمی کو بنایا تو نے تو دل یہ بیٹہا خدنگ ہو کر
وہی تو ہی شعلۂ تجلی کہ دست ایمن سے تنگ ہو کر
جب اسنے اپنی نمود چاہی کہلا حسینون پہ رنگ ہو کر
نہ دیکہو دیکہو تم آئینے کو کہ مجکو رہتا ہے ہول ہر دم
کہین نہ جم جائی عکس اسکا رخ مصفا پہ زنگ ہو کر
نگاہ مژدیدہ کسنے دیکہی دکہاؤ آنکہین کرو نظارے

لڑ گیا میدان میں گر کیا لڑے اگر فاختہ جنگ ہو کر

وہ ہم ہین جنون وحشت پیا سوا ان کو ہوا ہو ہی

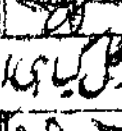
کہ پشت آہو ہو تنگ وحشت بہار ہی تنگ کر

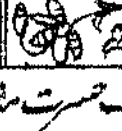
بہار گل کیا ہی اوسکو یہہ نکو ہین ہین چلکہ یہ سیر دیکھو

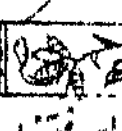
کہ شمع رخسار پر آنسو سے جلبلی ابھبل تلنگ ہو کر

برنگ حسرت مثال ارمان ہوا گیا یان سے پھر نہ نکلا

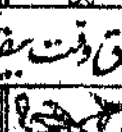
رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید خدنگ ہو کر

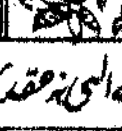
کچھ ایسے فتنون پہ فتنے اوٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اوٹھا

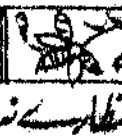
اوٹھی قیامت ہی سانحہ سے تیرے تبو کی کوچے سے تنگ ہو کر

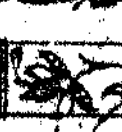
دم قلق وقت بیقراری ہو دلبر کہا بھی ہاتھ سے مت

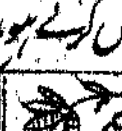
تو ناتوانی سے رکھیا ہی ہماری سینے پہ سنگ ہو کر

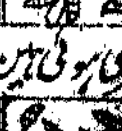
کھلے الہی نہ عقدہ دل کہ اس سے امید بندہ رہی ہے

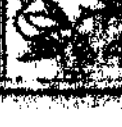
عجب نہین آرزو مین تیری ہو دلکی تنگی سے تنگ ہو کر


نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسی غمزی نہ ویسی چٹک


غضب ہی پابند شرم تیری ہوئی ہی نگہ تری شوخ و شنگ ہو کر


وہ وصل کرتے ہوئے ہو چپکے تو یاد آغاز عشق آیا


کبھی ہا یونہی رہے تھے ہمارے دل مین اومنگ ہو کر


بھری ہوئی ہین ہزار ارمان ہیرا ویسے ہی حسرتون کی مسرت


کہان نکلجاؤن یا الہی مین دل کی وسعت سے تنگ ہو کر

بسکہ زاہد چشم جنگجو ہی نگاہ دل کے آرزو ہے
برا مزہ اوس سلاب کا ہی جو صلح ہو جائی جنگ ہو کر

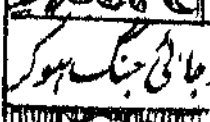

رہیگا خجر پہ تیری دیکھا کرونی جیسر اسکو ملدا
یہ داغ کا خون ہی سنگ جسکی گاہر گرینہ رنگ ہو کر

مری ہی واسطے بیٹھا ہی پاسبان رہبر
کہان مکو لی پہ رتا کہ یقین صرصر پہ

کسی نے خاک نذالی مری مقدر پہ
سنتا ہی ہنسی یہ آنا ہی موت کا آنا

اوسی آئے نہ وہ وعدہ مقرر پہ
رکا جو باتہہ دم ذبح اوس ستمگر کا

لگا تیرے خنجریان لگائین خنجر پہ
نہ کہو حشر پہ موقوف دہشان میری

کرو خدا کی لیے رحم اہل محشر پہ
اوڑی ہی خاک نا غین جسقدر ابتک

جبی ہے آکے ہمارے دل مکدر پہ
وہ چشم مست پہر اوسپر وہ پنجہ مژگان

کہ جیسے ہاتہ کسی نازنین کا ساغر پہ
نیاز و ناز دکہاتا ہی یہ شیب و فراز

زمین ہی زیر قدم آسمان ہی سر پہ
عجب نہین تپش داغ معصیت سی مری

حباب آبلے بجائین آب کوثر پہ
کرینگے خوب ہم آزردہ خاطر احباب

پڑیگا صبر کسیکا تو جان مضطر پہ
شب فراق مین کاٹونگا نیند کیونکر میں

سلاؤن طالع خفتہ کو اپنے بستر پہ
نگاہ ماتی ہی تلوار کا اوٹھایا ہاتہہ

رکہین تم نے کبہی چار انگلیان ہم پہ
ہماری نالونسی اوٹہہ رہا تہا کی مشیر

اخیر بیٹہہ رہا تہا تک کے یار کے در پہ
اسید وصل ہو کیا ایک وعدہ دیدار

اوسی ہی تو نی تو رکہا ہی روز محشر پہ
گہان کر تجہہ برق جہان طور گہان

پڑی ہی تہی آہ کسی دل جلی کی پتہر پہ

نہین ہی ہوش سی خالی ہماری بیہوشی | کہ بنجود مین گری ہی جو ہم تو ساغر پر
نفس نفس ہی غبار سیاہ کی صورت | پڑی ہی خاک کہان کی دل مکدر پر
فلک کری ہی جو سامان عیش کو برباد | تو جام جم پہ گری آئینہ سکندر پر

۱۲۳ | اوجہ رہا ہی وہ دیوانہ داغ دربان سی
۱۹ | بیا ہی حشر کا ہنگامہ آ یکے در پر

کوئی آئی اوس بزم سی کیا نکلکر | کہ رہ گیا ہی مراذکر چل کر
کیا دل لگا جو رنگ غم نی مسل کر | کسی پہول کو دیکھی چشکی مین مل کر
وہ نازک کہ جامی سی باہر نکل کر | تھکے اسطرح سطرح کوئی چل کر
رکھون کلیجہ ہاتھ قاصد کے دل پر | کہ اوسنی کہی چار باتین سنبھل کر
مری تشنگی دیکھیکر روز محشر | پسینک جائیگا آب کوثر اوبل کر
محبت نی کی جب مری دستگیری | مقدر نے رو رو دیا ہاتھ مل کر
ہماری گواہی ندی حشر کی ن ہوئی | کچہ ادہر کچہ اودہر لوگ مل کر
نہ اوٹھنے دیا دل نی اوس انجمن سے | کیا قصد سو بار زانو بدل کر
لکہا خط مین جب اوسکا القاب مینے | قلم حرف مطلب پہ آیا پھسل کر
مجھے شمع و بزم مین لکہو دیکھین | کری ہی کوئی شی بغل سی نکل کر
شب ہجر آخر ہوئی پر ہی اتنی | بنی خضر کی عمر یہ رات قل کر
مری دلکو باتون مین بہلانی کہنا | قیامت کریگا یہ فتنہ مچل کر
ہوئی ایک دیر و حرم کی مسافر | کچہ اس راہ چلکر کچہ اوس راہ چل کر
ہے عشق کی ٹہوکرین ہمسی پوچہو | کہ سنبھلے ہین گر گر کری ہین سنبھل کر

مجھی یاد ہی اپنی قسم اور دی — گیا تھا گریبان سی پہلی نکل کر
نہ پوچھو شب ہجر کیونکر بسر کی — یہ کروٹ بدل کر وہ کروٹ بدل کر
شب ماہ کا لطف اے شیخ جب ہے — کہ ہالہ بنی تیری پگڑی او چھل کر
گنا ہو نسی میری یہ کانپی فرشتی — کہ اعمال نامہ لکھا خط بدل کر

۱۲۴ ہوئی نے اثر سرد مہری بتون کی — نہ ٹھنڈے ہوئے حضرت داغ جل کر ۹

عمر کیونکر نہ بسر ہو تجھے غافل ہو کر — کہ ملا ہی ہمین اک قطرۂ می دل ہو کر
جب تڑپ دیکھتی ہین اسکی وہ مائل ہو کر — لوٹتی آپ ہی جی چاہتا ہی دل ہو کر
ہم ہین وہ گوش بر آواز چمن جا ہتی ہین — شور محشر بھی اوٹھی شور عنادل ہو کر
نہ کھلی ناخن تدبیر سے قسمت کی گرہ — ہمکو عقدہ بھی ملا ہی تو مشکل ہو کر
صدقے اوس ابروی پر خم کی تمنا ہی یہی — حشر تک لوٹیی اس تیغ کی بسمل ہو کر
پاؤن اوٹھتا ہی نہین دشت بھی زندان ہو جسے — جادۂ راہ لپٹتا ہے سلاسل ہو کر
لیگئی دل کو پھرا کر تری دزدیدہ نظر — لٹ گئی ہمتو رہ عشق مین غافل ہو کر
آگیا سفت کی چکر مین ازل ہی ناحق — ای فلک تو مری تقدیر کی شامل ہو کر

۱۲۵ قدر دان کوئی نہین اہل سخن کا ای داغ — کیا کرین آہ کسی کام مین کامل ہو کر ۱۵

نکالا [illegible] دلنی چشم گریان پر — کہ ہر آنسو بر نگ آبلہ ہی نوک مژگان پر
[illegible] ہو کر کب نہ دیوانے — آلجی گر پڑی بجلی کہین دیوار زندان پر
[illegible] کیا رنگ لیگی — ابھی سی بیکسی چھائی ہے میرے ہر شام ہجراں پر

اوڑا تا نہ تو لطف خلش پا ہی نہ دی حسرت ۔۔۔ قدم شکنے میں ہے ہر خار بیابان پر

اگر اک شوخ نے پنہاں میں رکھا پائے قاتل کو ۔۔۔ کف رنگین ہے ہر دست حنا بستان پر

ملی تھی لب ہی اوس لب کے کرامت تیغ ابرو نے ۔۔۔ یہ ناکامی کہ رہگیا موت آئی آب حیوان پر

ہجوم یاس و نومیدی و فور حسرت و ارمان ۔۔۔ چڑھائی لشکر غم کی ہی اک جان پریشان پر

یقین ہی ہمکو ہونگی سب یہی انداز جنت کے ۔۔۔ فرشتوں کی نگاہیں ہیں ہی جانکے سامان پر

وہ پیکانی تشنہ خون ہی جگر میں دم نہیں باقی ۔۔۔ غضب ہے مفلسے شامت ہوئی جانی ہے مہمان پر

نگاہ و غمزہ و ناز و ادا فی دل کو گیرائی ۔۔۔ کیا ان کافروں نے حملہ بیجا ہی مسلمان پر

اگر آبرو رکھلے مری رشک مسیحا کی ۔۔۔ اجل کو سانہ جھکنی ہی مرے بیمار ہجراں پر

کہان ہیں داغ ہی لالی محبت کے خیر ہی مجکو ۔۔۔ چمک کر اشک خونین رہگئی ہیں سب دامان پر

ملاتی خاک میں اس قالب خاکی کو اول ہی ۔۔۔ اگر یہ جانتی ایسی جفا ہیں ہوگی انسان پر

ملا لطف خلش پا ہی نگہ کو اوسکا احسان ہے ۔۔۔ نگاہی بسکی کانٹی ہر خار بیابان پر

یہ خون داغ ہی ہرگز نہیں جینے کی کالی قائل ۔۔۔ کہ اسکا مشترک دہتا رہیگا تیری دامان پر

(۳۶)

(۹)

کہانی ہو گیوں دہی کا تم انجل دوش پر ۔۔۔ بار ہی ہیلی ہی گیسوی مسلسل دوش پر

رہے ہار ہیں ہی یہ کرامات کاتبین ۔۔۔ رات دن تحریر کیا کرتی ہیں مہمل دوش پر

پہلی اغنی تھیں وہ رلفین اب ہوئیں سیاہ ۔۔۔ ہیں اب بر کمر ہتی ہیں دل دوش پر

پہنا تہا آج مینے آپنی کینچلی تجھے ۔۔۔ جنبیسے گردن کو مری ہی ہیں پل دوش پر

طائع گل پر کچھ نظر کیجے کہ سنبل کی طرف ۔۔۔ دیکھیے اوسکی کمر ہی زلف کا بل دوش پر

ہیں ہی ہم چلی بیہوش ہوکر اسطرح ۔۔۔ ہاتھ میں کہا خم ہی اور تو دل دوش پر

کشتگانِ ابرو پرخم کی دلواد و نیاز
تمنی رکھی ہے کمان اول ہی اول دوش پر

یہ تجلی بلب اوسکی عارضِ پرنور کے
جم گیا ہی نور کو بادہ دوا نگل دوش پر

۱۲۷

لیلیے ہین آج تو ای داغ وہ سینی ہی دل
سر سلامت آپ یا نیلے نہین کل دوش پر

یان دل ہین یہ خیال اور ہی وان مد نظر اور
ہی حال طبیعت کا ادہر اور ادہر اور

ہر وقت ہی چتون تری اشعبدہ گر اور
اک دم ہین مزاج اور ہی اک پل ہین نظر اور

نا کارہ و نادان کوئی مجہسا بہی نہوگا
آیا نہ بجز بی ہنری مجکو ہنر اور

دل دیکی لیا رنج والم وای ری قسمت
ہم سمجہے تہے کچہ اور ہوا کچہ اور

بیتابانہ بچے ایک بہی جا نہر نہو کوئی
دو چار ستمگار ہون تیری سی نگہ اور

ہون پہلی ہی ہین عشق مین غرقاب مجالت
کیون مجکو ڈبوتی ہین مری دیرہ تر اور

ٹہہرا ہی وہان مشورہ قتل ہمارا
لو حضرت دل ایک صفت اور صبر اور

اور اور ہین آپ آپ ہین کیا آپ سی نسبت
ہون لاکہ زمانی مین اگر شکل تمر اور

ہر بہر کی جو دیتی ہین وہ جام اور کسیکو
لی لی کی مزی پیتی ہین یان خون جگر اور

ہم جانتی ہین خوب تری طرز نگہ کو
ہی قہر کی آنکہ اور محبت کی نظر اور

۱۲۸

ای [illegible] عشق سی کیا زہر کو نسبت
ہی [illegible] نر اور وہ رکہتا ہی اثر اور

حیف شرمندہ نہیں [illegible] ہ ہو کر
ہمپہ کرتا ہی ستم یار ہمارا ہو کر

یہ تمنا ہی شہید و نکہ [illegible] ی ہاتی قاتل
کہ یون ہین قتل ہون ہم زندہ دوبارا ہو کر

جوش گریہ بہی تماشا [illegible] یری مژگان
روز ہین اشک فشان ایک ہزارا ہو کر

کل کچھ اقرار ہی تھا آج ہی بالکل انکار
مٹ گیا حیف ہی اتنا بھی سہارا ہو کر

دل کو جب رنج دیا تم نے یہ پھر جائیگا
کیا ہمارا نہیں ہونیکا تمہارا ہو کر

خاک کس سوختہ جانکی ہی تری کو چمیز
کہ ہر اک ذرہ جو اوڑتا ہی شرارا ہو کر

بیمزہ عشق کا آغاز سے انجام ہوا
ناگوار دل نازک ہے گوارا ہو کر

چھد گئی سوزن مژگاں سی نقاب اوس رخ کی
رہ گیا گر کبھی پردی اشارا ہو کر

۱۲۷ غیر کے سر ہین وہ کرتی ہین جو کنگھی اپنی
رشک دل چیرتا ہے داغ کا آرا ہو کر ۱۱

رہی اب بہر عیادت نہ قدم گن گن کر
لی رہا ہی یہ مریض آپکا دم گن گن کر

دی خوشی کی عوض اندوہ و الم گن گن کر
لی شب وصل کی بدلی شب غم گن گن کر

یاد آتی ہی اگر اک نگہ لطف ترے
بھول جاتا ہون تری لاکھ ستم گن گن کر

چلتی ہین ساتھ جنازے کی جو چالیس قدم
تو نزاکت ہی وہ کہتی ہین قدم گن گن کر

ہیچ تقدیر کی کیا کیا مجھی یاد آتی ہین
شب کو اوس کاکل پر پیچ کی خم گن گن کر

تھا ہمین ہجر مین اک ایک مہینا برسون
دن گذاری ہین تری سر کی قسم گن گن کر

اونگلیون پر جو ہوا کرتی ہی گنتی ہر روز
یاد کرتی ہین وہ انداز ستم گن گن کر

چار ہی داغ دیے تونی فلک لالے کو
جو سخی ہین نہین دیتی ہین درم گن گن کر

دس کی دو کہتی ہین جب لیتی ہین بوسے انکے
بھول ہم ڈالا کرتی ہین کم گن گن کر

یار گر انہین ہوتا ہی تو ہم فرقت مین
صبح کر دیتی ہین تاری شب غم گن گن کر

۱۳۰ ہمکو مطلب نہین دینار و درم سی ای داغ
شاد ہین داغ جگر عشق ہم گن گن کر ۷

روتا ہی تجھ بغیر دل زار زار زار | اور کھینچتا ہے آہ شرر بار بار بار
ای دل قمار عشق مین شاید ہو تیری جیت | پہلے نکال منہ سے نہ زنہار ہار ہار
بیمار عشق کا نہ کسیکو خدا کرے | عیسا کو بھی رولائی یہ آزار زار زار
ہمکو اسیر کرکے جو صیاد لیچلا | کیا روئی دیکھکر سوی گلزار زار زار
بیدہب ہی یہ خرام عجب کیا کری اگر | داماں حشر کو ترے رفتار نار نار
وہ گل اگر نہ پاس ہو وقت شنا دری | ہو ہمکو موج قلزم زخار خار خار

(۱۳۱)

اب داغ سی علاقہ رہا کیا وہ کون ہی
اب تو ہوے ہین آپکے اغیار یار یار

(۹)

کیا ہی دیندار اوس صنم کو ہزارون طوفان اوٹھا اوٹھا کر
لگائین وہ تہمتین کہ بولا خدا خدا کر
کہا نہ کچھ عرض مدعا پر وہ کے رہے دم کو مسکرا کر
سنا کیے حال چپکے چپکے نظر اوٹھائی نہ سر جھکا کر
نہ طور دیکھے نہ رنگ برتے غضب ہین آیا ہون دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر ✣ ✣
تری محبت فی مارڈالا ہزار ایذا سے مجکو ظالم ✣
رولا رولا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر
عجیب یہ تیرہ خاکدان ہے اسیلی ہے روشنی جہان ہے
فلک فی اختر بنا لیے ہین چراغ ہستی بجھا بجھا کر
یہان لگی آنکہ کچھ یونہین سے وہین جیہی پھانس سی جگر مین

کہ درد دل کی چمک نے کیا کیا کہانی ہے سب می جگا جگا کر

[illegible] ہو کہ ضرور آپ ہی ہو تمہین تو ہو جو نیال مین تو

کہان چلے آنکہ مین سما کر کدھر کو جاتے ہو دل مین آکر

ستم کے جو لذت آشنا ہون کرم سے بی لطف بی مزا ہون

جو تو وفا بھی کرے تو ظالم یہ ہو تقاضا کہ پھر جفا کر

شراب خانہ ہی یہ تو زاہد طلسم خانہ نہین جو ٹوٹے

کہ توبہ کرتے گئی ہے توبہ ابھی یہان ہی شکست پاکر

جو ظلم کرنا تہا سر پہ میری تو اور فتنے اوٹھائے ہوتے

اوٹھائی ہے تمنے تو قیامت غیب کو بزم مین بہٹا کر

خیال مین سد راہ زندان نگاہ مین دیدۂ نگہبان

ہمیشہ ہاتھون مین تو لتا ہون سلاسل اپنی اوٹھا اوٹھا کر

نگہ کو بیباکیان سکھاؤ حجاب شرم و حیا اوٹھاؤ

بہلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوتھین جتا جتا کر

نہ ہر شہ کا جمال ایسا نہ ہر فرشتے کا حال ایسا

کچھ اور سے اور ہو گیا تو مری نظر مین سما سما کر

یہ امتحان ہی کہ جو بچے ہین ہمیشہ محتاج تر وہی ہین

دعا نے میری اثر دیا ہے تمام عالم کو ہاتھ اوٹھا کر

خدا کا ملنا بت ہی آسان ہو لیکن ملنا ہے سخت مشکل +

یقین نہین گر کسی کو ہم تم تو کوئی لائے اوسے منا کر

الٰہی قاصد کی خیر گذری کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے
صبا نکلتی ہی لڑکھڑا کر نسیم چلتی ہے تھر تھرا کر
رقیب سے یہ پینے مانا برا مجھے تو نے دل مین جانا
مہلون سے کرتی ہین سب بہلاوے سی بریکا تو کچھ بہلا کر
فریب دلدار کا ہی احسان کہ ہمکو گردش سی باز رکھا
بچے ہزارون بلاؤن سی ہم بچا سکے اوسکی دم مین آکر
جناب سلطان عشق وہ ہی کری ہوای واہ اک اشارا
فرشتے حاضر ہون دست بستہ ادب سی گردن جھکا جھکا کر
رہیلی اک روز جان جاکر رہی نہین ہوش دل لگا کر
عدو سے کہتا ہون تنگ آکر کہ تو مری حق مین بد دعا کر
بچیگی یارون مین کوئی آکر یہ توبہ زاہد خدا خدا کر
کہانکی حجت ہی فیصلہ کر شتاب نادان سے بلا کر
طبیب کہتے ہین کچھ دوا کر حبیب کہتے ہین بس دعا کر
رقیب کہتے ہین التجا کر غضب مین آیا ہون دل لگا کر
یہین جب انصاف کچھ نہ دیکھا تو روز محشر کو خاک ہوگا
بنک کی اعمال نامہ اپنا پھرونگا مشعل جلا جلا کر
غضب ہے چین جو سر جبین ہے یہ نقش دل کندہ نگین ہے
اکیر دنیا نے کی نہین ہے جو صاف کر لو مٹا مٹا کر
جہانپر ایجاد ہے نہوگی کسی کے فریاد ہے نہوگی

فلک کی بنیاد ہی نہو گی کیا جب اک نالہ دل لگا کر
ہوئی ہے اب موت زندگانی کہا نسی لاؤن تجھے جو پا کر
کمزور کرتی ہے ناتوانی نحیف و کمزور مجھکو پا کر
تلاش تھی مجکو نامہ بر کی خبر نہ تھی ہای اس خبر کی
نہ پاؤن گی سدھ رہی نہ سر کی گئی ہی ایسی صبا سنا کر
تمام ہو خاک اپنا مطلب کہ یار پر فہر شوق بیڈھب
لکھا ہی اک حرف آرزو اب سو وہ بھی کیا کیا مٹا مٹا کر
یہ حسین یہان تھن گئی ہی بالکل کہ حال دل کیسے بی تامل
غضب کیا کیون کیا تغافل گھٹا دیا حوصلہ بڑھا کر
وہ بدگمان نکتہ چین ہی بیڈھب کہین نہ قاصد ہو قتل یارب
اگرچہ لکھا نے حرف مطلب ہزار پہلو بچا بچا کر
خدنگ دلدوز سے خدایا بچا نہ پہلو بہت بچایا
اگر جگر سے مین کھینچ لایا تو دل مین بیٹھا یہ گھر بنا کر
جو سوز الفت کی دل جلی ہین او نہین قیامت کی دلولی ہین
یہ تفتہ دل آپ پیچلے ہین بغل مین دوزخ و باد با کر
نگاہ دزدیدہ پر شرارت اور اوسپہ دزد حنا ہے آفت
اگر وہ عیار ہے قیامت کہ چور دین جسکو دل چرا کر
یہان نہو خیر جسم و جان کی کہین جان اک جہان کی
ہوس رہیگی نہ امتحان کی اوٹہین مرا عشق آزما کر

ملا نہ ایسا تو کوئی ہمدم جو دل لگا ہوتا سیان شب غم

وہ بخت خفتہ نہین کہ اکدم سمجھ آپ سوئین جسے جگا کر

۱۱۳ نثار اس طرز گفتگو پر نہین کہین داغ سا سخنور
ہنسا دیا ہی رلا رلا کر رلا دیا ہی ہنسا ہنسا کر ۱۱

زہی تلاش کہ سر گرم جستجو ہو کر
ملا ہون سنگ مین نکلا دہ بون بو ہو کر

تری گلی مین تری دید کا تلاش ہو کی رہا
رقیب مٹ نگیا میری آبرو ہو کر

وہان کلیم سی وہ نازہان یہ دعوی ہین
کبھی حجاب نہو ہمسے گفتگو ہو کر

نگاہ شوق نی کیا خواب مین نہین دیکھا
نیا حجاب ہی چھپتے ہو روبرو ہو کر

نگہ نگہ سے تری وار تھا کہ دل میرا
مژہ مژہ سے ٹپکتا رہا لہو ہو کر

وہ اسی چھیڑ پہ جامی سی باہر آپ ہوے
یہ عیب ہی کہ نہو چین خو برو ہو کر

لگی ہی پنجہ مژگان مین خون دلسی حنا
ہماری آنکہ ملے سب سے سرخرو ہو کر

سوال وصل پہ وہ گالیان ہی دین کہ لیکر
کوئی تو بات ٹھہر جائی گفتگو ہو کر

ہماری جذب محبت کو دیکھنا قاتل
کہ رہگیا ترا خنجر رگ گلو ہو کر

تہونکی خوف ہی ڈر ڈر کی رہگیا ہو غمین
ہزار مرتبہ آمادہ وضو ہو کر

۱۳۲ ہوا ہون مین بھی اب اسی داغ اپنا دشمن آپ
زمانہ دوست ہی اوسکا مرا عدو ہو کر ۹

بزم اغیار کا ظاہر ہی اثر آنکھون پر
مہربان آپکی خفت مری سر آنکھون پر

وہن اوسکا کمر اوسکی نظر آئی نہ کبھی
نہو اگر عینک خورشید و قمر آنکھون پر

کہ نظر جانب درگاہ نظر سوی فلک
شب کو صدی یہ ہی تا السحر آنکھون پر

رحم آجائی دم ذبح بتجھکو قاتل
اپنی داڑھی کو نجھیادی مری تر آنکھون پر

ہوگیا باغمین گلشن کو تماشا اوسکا
چشم گل لب پہ تو نرگس کے نظر آنکھون پر

تیری زلفون پہ بلائین جو بلاگردان ہین
فتنی قربان ہین ای شعبدہ گر آنکھون پر

مرتبہ دیکھنے والیکا تری ایسا ہے
کہ بٹھاتی ہین جبھی اہل نظر آنکھون پر

صبح اوس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہمنے
ایک آشوب رہا چار پہر آنکھون پر

داغ کی دل کا تو کچھ بہبود نہ پایا ہمنے
ایک حسرت سی برستی ہی مگر آنکھون پر

۱۳۵ ۱۷

دوستی کا ہو زمانی ہین بہروسا کس پر
تو مجھے چھوڑ چلا ای دل شیدا کس پر

امتحان نالۂ دل کا تو دکھادون لیکن
یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر

یون تو معشوق گل و شمع بھی کہلاتی ہین
دیکھنا یہ ہی کہ مرتا ہی زمانا کس پر

فتنہ پرداز دغاباز فسونگر عیار
ہای افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

مجھسے کہتے ہین نکل لینگے ہمین کچھ دیکر
صاف کہدو کہ دل آیا ہی تمہارا کس پر

لیکے دل ہی ندیا بوسہ جو مانگا تو کہا
کوئی سنتا ہی کہ کرتی ہو تقاضا کس پر

غرق خون ہی مری مژگان تری پیکان ہے
رنگ کہلتا ہے مگر دیکھیے اچھا کس پر

حور کی ناز و ادا کو تو فرشتے سمجھین
خلد مین کہا ئینگے ہم آپکا دھوکا کس پر

وہی قاتل وہی منصف ہے وہی مدعی وہی
اقربا میری کرین خون کا دعوی کس پر

اوسکی تصویر جو یوسف کی مقابل رکھدی
دیکھیے گرتے ہین سہو اہل تماشا کس پر

ہو گیا ہینے کیا کسنے تری ساتھ سلوک
جو ہوا مجھپہ ہوا ہے ستم ایسا کس پر

دیدیا اوسکی مریضونکو خدا نے ہی جواب
آپ بھولی ہوئی بیٹھے ہین مسیحا کس پر

سامنی غیر کے تم فتنہ بھی کہتے ہو
چھپائی جاتی ہی یہ دیکھو تو سراپا کیسا

کوئی گل باغمین اوس غیرت گلسا تو نہین
آنکھ پڑتی ہی تری نرگس شہلا کیسا

جانب چرخ اشاری سی بتایا اوسنی
جب کہا مینے مرا صبر کہان ہی کہا

دل چرایا ہی مرا آپ بھری محفل مین
اور کہتی ہین کہ ہی شبہ ہمارا کیسا

۱۳۶

واغ جانی تو ہین قتل مین پر اول سب سے
دیکھیے وار کرے وہ ستمآرا کیسا

۱۳۷

تنگ ہی دل وسعت دامان محشر دیکھکر
ای جنون ہم پاون پھیلائی ہین کیا دیکھکر

تو ردالی آئینہ اپنا جو ہمسر دیکھکر
کیا کری وہ شعلہ خو اپنی سی بہتر دیکھکر

حسرتین لتر ارہی ہین آرزوئین شاد ہین
میری قسمت دیکھکر میرا مقدر دیکھکر

دشنہ قاتل ہلال عید ہی اپنی لیے
ہمتو ملتی ہین گلی یارون ہی خنجر دیکھکر

لن ترانی سے غرض کیا حسن عالم سوز کو
ہم نظر آتی ہین چرا جاتی ہین اکثر دیکھکر

خشک ہوتی ہی زبان زاہد کی استغفار سے
منہ مین بھر آتا ہی پانی دامن تر دیکھکر

روز جاکر اوسکی کوچی سی پلٹ آتی ہین ہم
دیدہ حسرت سی پھرون جانب در دیکھکر

سنتے ہی نالہ مرا وہ رہگئے خنجر بکف
کچھ سمجھکر سوچ کر ڈر کر سنبھل کر دیکھکر

دید کی قابل ہی ای زاہد تماشا حشر کا
جا بیٹھکے جنت مین لیکن سیر دن بھر دیکھکر

وہ خوشی ہی دید کی قابل ہی جب ہوتے ہین شاد
مضطرب کو مضطرب بیصبر کو بیصبر دیکھکر

حضرت زاہد خدا کو آپنے دیکھا نہین
شیخ کرتی ہین ہمای بندہ پرور دیکھکر

کر سکے کیا آگ دانستی میری آہ ناتوان
جوشکا ہین تیز ہو جاتی ہین خنجر دیکھکر

گر سنا ناگاہ جائیگا محشر دیکھکر
ہو گر رنج و بلا ہون مجھکو کچھ پروا نہین

چلتے پھرتی بھولی بھٹکی راہ پونچی ہین ہم
ہای ظالم غیر کی دلمین ترا گھر دیکھکر

دیکھنا یار و جگر کو رو رہا تھا اپنی ہین
وہ لیے جاتا ہی دل کوئی مکرر دیکھکر

کیسے جلسے چھوڑکر ہم آئی ہین ای اہل شہر
دل بہر بگا سیری دو چار محشر دیکھکر

(۱۳۷) سخت جانی سی بنی کیا داغ دیکھا چاہیی
آج لائی ہین وہ سودو سو مین خنجر دیکھکر (۹)

## ردلف زای منقوطہ

جو دکھا وہی نہ دیکھون رخ پر حجاب کر گز
یہ وہ آنکھ ہی کہ دیکھا نہین جسنے خواب کر گز

مری کثرت گنہ کی کوئی حد نہین رہی ہے
نہ غم عذاب مجکو نہ غم حساب ہر گز

مری آہ آتشین ہی کہ دماغ مہ نہین ہے
یہ بلند آسمان پر نہین آفتاب ہر گز

وہ ہی تیرا مصحف رخ اگر اسکو دیکھیے تو
تو یہ کافر کتابی نہ چھوئین کتاب ہر گز

اگر آپ سول لیتی تو تمیز تشنہ ہوتی
ملی مفت کی جو زاہد وہ نہین شراب کر گز

نہ مزاج بار بدہ نہ مرا نصیب یلنا
نہین ای فلک ہمیشہ تجھی انقلاب کر گز

وہ اثر ہی مین ڈرا ہون یہ عائین مانگتا ہون
کہ مری دعا الٰہی نہ ہو مستجاب ہر گز

یہ بجا کہ منع ہوگا رمضان مین آب دانہ
یہ غضب کہ تین دن تک پیین شراب ہر گز

(۱۳۸) لبھی داغ توبہ کی ہی کبھی پیہ شراب پی ہی
نہ عذاب ہی ملیگا نہ ہمین ثواب ہر گز (۲۵)

## ردلف سین مہملہ

کیا ہمیروت خلق ہی سب سیر ہین لیلیٰ کے پاس
تنہا مرا قاتل ہی کوئی نہین قاتل کی پاس

کیونکر دکھاؤن حال دل اوسکو بٹھا کر دلکے پاس
نخوت سی جو بائین طرف بیٹھی اس مائل کے پاس

کو سونکی وہ بی بھی ہی عشق و عاشق مین مگر
لیلیٰ ہی محمل نشین مجنون ہی محمل کی پاس

نالا ابھی نکلا نہین لب سے کہ آپونچا اثر
جاتی ہین ارباب ہم خود وہ کی سائل کی پاس

رہبر نی راہ عشق مین برسون دی چکر مجھے
ظالم اسی جب پوچھا کہان اب آگی منزل کی پاس

مین اپنی آنکھین قہر ناک لون مین تجھ سے زیادہ
ڈرتی ہو کیون کر سنو کچھ پردہ حائل کی پاس

پیر مغان جو تجکو دی او مین سی مجکو بھی ملے
زاہد تجھی لایا ہو نہین کس مرشد کامل کی پاس

بحر محبت جوش پر مین کیا کرون نوح مشتاقان
دم ٹوٹ جاتا ہی مرا آتا ہون جب ساحل کے پاس

باہم ہمین بیچارہین یکرنگ ہو کر حسن و عشق
خال سوید ا ہو مرا غ پر تمہاری تل کی پاس

کب ناخن تدبیر سی کھلتی ہی قسمت کی گرہ
کیا کام ایسی ہاتھ کا اس عقدہ مشکل کی پاس

ہان ابھی ہوس ہمت کہ نی ست ادب سی دور سے
ہان ابھی طاقت جرأت کہان اس حسن قاتل کے پاس

کیا ماتم حسرت کرون و شعلہ زن ہو داغ غم
جلکر پھپولی پڑ گئی جب پہنچا آہ دل کی پاس

وہ جاکی بزم غیر مین کیا جانی کیا بنجا ئینگے
فتنہ قیامت ہو گیا پونچا جب محفل کے پاس

مجنون تھی تقدیر سی نا قی نی کی ہین خیان
لیلیٰ کھڑی ہی منتظر کچھ دیر سی محمل کی پاس

کیا زیر تیغ امتحان خاموش ہی میری بان
خنجر بھی چل نکلا جہان دم بھر رہا قاتل کے پاس

دریای الفت مین ملی کیا جانی آگی کیا بلا
چین جبین مار ہی موج ہی ساحل کی پاس

قربان جاؤن یاس کے یہ کیا ملی دنیا ملی
اک دولت جاوید ہی اس سلطنت دل کی پاس

پہنچے دبی زبان تجھے شکوے نی اپنی ہر طرح
اوڑ کر غبار کارواں پونچا ہی محمل کی پاس

غربت مین عادت ہو گئی صحرا نورد کی مجھے
کترا کی پھر جاتا ہو نہین آتا ہون منزل کی پاس

بیٹھے تھے تیرے شہر مین ہم بھی کرا کر روزہ بہر شکار
اوسدن سے ساری مچھلیان رہتی ہین لگین ساحل کی پاس

آہ تجکو بعد امتحان کیون دم چرانیکا گمان
یہ دلاسی اپنی ور کہتہ کہ انہین جی دیکے پاس

نالہ بلبل ہوکی مین ان آہونکی چلتی ہین صدا
ترکش مین قاتل کی نہین جو تیر ہین بسمل کی پاس

حضرت آکیلا خیر پر شرق پر دی نظر اپنی دہی
رہتا ہی تبتک پاسبان اس کشت بیحاصل کی پاس

دیکھی ہی اس بیتاب مین نور تجلی کی جھلک
برسون کیا ہی امتحان آئینہ رکہکر دل کی پاس

۱۳۹

دیکھی ہین حسن و عشق کی ہمنے نرالے شعبدے
موسی کی جوتہی مین تہا وہ داغ کلیم ولکی پاس

۲۱

## ردیف شین معجمہ

وہ سمجھی کیا فلک کمینہ خواہ کی گردش
اوٹھائی جسنی تمہاری نگاہ کی گردش

طریق عشق مین ہو راہ راہ کی گردش
کبھی کبھی کا سکون گاہ گاہ کی گردش

بلا ہی قہر ہی چشم سیاہ کی گردش
کہ پیر تی ہی جہری اوس نگاہ کی گردش

جو آف کرون ابھی چکر ائین آسمان مین
بڑی بلا ہی مری دود آہ کی گردش

شب فراق جو پیری ہی گرد پہرتی ہی
مگر شریک ہی بخت سیاہ کی گردش

بنا ہی یار کا ناصح پیام بر دیکھو
مری لیے مری اس خیر خواہ کی گردش

بلا ہی جل کے دل سخت طور سیا ہوتا
کہ پیستے اوسے چشم سیاہ کی گردش

کبھی زمین پہ کبھی آسمان پہ تہی شب غم
رہیگی یاد مجھے برق آہ کی گردش

الٰہی دم مری آنکھون مین پھر کبھی نہ آئے
کہ راہ رو کو قیامت ہی راہ کی گردش

الٰہی دھجیان اڑین اپنی تو یاون ٹوٹ گئے
کہ برسون دیر ہی تا خانقاہ کی گردش

کسیکو گردش کعبہ کسیکو گردش دیر
یہین تو وہ ہی تری جلوہ گاہ کی گردش

اوسی جو ڈھونڈی ملتی ہے ہاں سی ملتا ہے
نہ یہ کہ خضر سی گم کردہ راہ کی گردش

اوٹھی نہ غیر کے پہلو سی آپ کیا جائین
کسی غریب خراب و تباہ کی گردش

وہ اور پھول کی یون میرے گھر چلے آئین
مگر نصیب سے لی آئی راہ کی گردش

حصول محفل رندان سے کیا ہوا انکو
مگر جناب مشیخت پناہ کی گردش

اگر یہی ہی نزاکت تو وقت نظارہ
نہ لی اوڑہی تمہین دیکھو نگاہ کی گردش

یہ دل تو کیا ہی کہ طوف حرم کو چلکر اوے
مژہ کی جنبش کافر نگاہ کی گردش

جنہین نصیب ہوئی عالم مین ہین وہ سرگردان
یہ دیکھو آئنہ ہی مہر و ماہ کی گردش

زمین و چرخ کوئی دم مین ہین نہ و بالا
یہی رہی جو تمہاری نگاہ کی گردش

اشارہ کر کی ملا غیر سے وہ روز حساب
مری نظر مین ہی چشم گواہ کی گردش

۱۴۰ پھر نیلے داغ نہ دلی کے دن یقین مانو
۱۵ نہین ہی چرخ مین دولاب چاہ کی گردش

مری موت خواب مین دیکھکر ہوئی خوب اپنی نظر سے خوش
او نہین عید کی سی خوشی ہوئی رہی شام تک وہ سحر سی خوش

کبھی شاد در ہم داغ سی کبھی آہ و نالون کی گھر سے خوش
یہ بڑی خوشی کا مقام ہی غم ہجر یار ہے گھر سے خوش

او نہین بزم غیر مین تھا گمان کہ یہ سادہ لوح بہل گیا
مجھے خوف عزت و آبرو کہ رہا فقط اسی ڈر سے خوش

کہون وصف باوہ ناب کیا نہین زاہد ایسی کوئی دوا

جو داغ اسکی اثر سی تر تو مزاج اسکے اثر سے خوش
اگر آبلہ ہے بہرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا +
جبنین ہمنی سینے مین وہی جگہ نہ وہ دلسی خوش مگر ہے خوش
وہی دوست ہین وہی آشنا وہی آسمان ہے وہی زمین
عجب اتفاق زمانہ ہی کہ بشر نہین ہی بشر سے خوش
مجھے چشم تر سے نہین گلہ مری دل کا داغ مٹا دیا +
کر لیا ہی نور بصر اگر تو کیا ہے لخت جگر سے خوش
کبھی حال اہل ستم سنا تو اونہین یہ دم سما گیا
کسی بی نشان کا تو ذکر کیا نہ رہی وہ اپنی کمر سے خوش
نہو درد و آہ و غم و الم کبھی تنگ اپنے مقام سے
یہ ہو سرسی خوش وہ زبان ہی خوش یہ ہو دلسی خوش وہ جگر سی خوش
یہ خوشا نصیب کہ یار نی مری موت غیر سے سن تو لے
یہ اگرچہ جھوٹ اوڑانی تھی وہ ہوا تو ایسے خبر سے خوش
وہ کلی ہو اور نظارہ ہو یہ نظر ہو اور اشارہ ہو
کبھی شاد جلوہ بام سی کبھی سیر روزن در سی خوش
مجے مجے شکوہ ہی ای فلک کبھی تو نے میری خوشی نکی
کوئی یہ بھی کام مین کام ہی جو کبھی ہوا اہل ہنر سے خوش
دل و دین لیا جو فریب سی تو مبارک آپ کو یہ خوشی
مجھے فائدہ مجھے نفع کیا کہ ہو ہون پرای ضرر سے خوش

وہ تو حوریان بہشت ہین کہ ہر ایک فقیر سی شاہ ہون

یہ بتان ہند ہین زاہد یہ حریص ہوتی ہین زر سے خوش

۱۴۱ یہ سنا جو حضرت داغ نی کہ حضور کعبے کو جائینگے
یہی ذکر ہے یہی فکر ہے شب و روز عزم سفر ہی خوش

## ردیف صاد مہملہ

یہ نہ کہیے کہ نہین کام کی حرص
اور جو کافر کو ہو اسلام کی حرص

ہمنے توبہ ہین یہ لذت پائے
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرص

اوس نگہ سے مجھے فتنے کی طمع
اوس دہن سے مجھی دشنام کی حرص

ہو گیا جان کا خواہان قاصد
وے نہ اتنا جو ہو انعام کی حرص

ہای ساقی کا تغافل مجھ سے
اور مجھ رند سے آشام کی حرص

فتنہ گر وہ بھی ہوئی ہے مشہور
تھی قیامت کو تری نام کی حرص

آنکھ بہرتی ہی تری لیل و نہار
ہی اسی گردش ایام کی حرص

مل گئے میری سیہ بختی مین
وکینہ زلف سیہ فام کی حرص

۱۴۲ غیر کے دہ تنگ اوڑاؤ اے داغ
ہے اگر راحت و آرام کی حرص

## ردیف ضاد معجمہ

آہی وہ بیوفا یہان اوسکی بلا کو کیا غرض
جای در قبول تک میری دعا کو کیا غرض

موت اوسکی ہی حزین اور رہا ہین اے ہوس — آئی جو اوسکی ہایہ سی پیر قضا کو کیا غرض
دعوی مین اُنکے کیا کہنے لگا وہ بت بجا — بخشدی آپکو خدا ایسی خدا کو کیا غرض
جبکہ ہو خانہ رقیب خانہ یار سی قریب — لای جو میری راہ پر راہ نما کو کیا غرض
جوش ہی اب شباب کا خاتمہ ہی حجاب کا — اوس نگہ شرر بری شرم و حیا کو کیا غرض
اوسکی گلی سی آئی کیون نکہت لطف لاکے یان — مجکو صبا سی ہی امید تجھسی صبا کو کیا غرض
یہ تو مرا ہی کام ہی سجدی کی واں تو ہین کہان — کیون سی پایون پر گری لف رسا کو کیا غرض
بعد فنا یقین ہی کہانگا استخوان مرے — سایہ فگن ہو کس لیے بال ہما کو کیا غرض

۱۴۳ — ۲۱

ناتمام داغ ہین شہر لب ہو نہوا ختیار ہی — گہری مہین بلا ہین کیون اہل غرض کو کیا غرض

## ردیف طا مہملہ

ہین اور حرف شکوہ غلط ای صنم غلط — واللہ جھوٹ ہی یہ خدا کی قسم غلط
دیکھے ہزار آینہ و جام عمر بھر — افسانہ سکندر و احوال جم غلط
آتا ہی وہم لغزش مستانہ دیکھکر — پڑتی ہین نامہ بر کی ہزارون قلم غلط
معشوق کس طرح نہ کرم کی عوض مون کرم — ہی انکی ہر نوعت مین لفظ کرم غلط
مطلب نکال لیتی ہین سب حرف حرف سے — پڑہتی ہین وہ صحیح جو لکھتی ہین سب غلط
تعریف حسن سنکی وہ بولی بہت بجا — مضمون شوق پڑہکی کہا ایک قلم غلط
سن سنکی عرض حال کی تکرار بار بار — کہنا کسیکا ناز سی وہ دمبدم غلط
مصحف نہین ہی نامہ اعمال ہی مرا — یارب یہ ہی ہزار جگہہ کم سی کم غلط

وہ نیم وعدہ کرتی ہی دلمین پلٹ گئی ق آدہی قسم صحیح تہی آدہی قسم غلط
کل چھیڑ سی جو ہمنی کہا کیون ستم شعار ق کہتی ہین ہم فسانہ رنج والم غلط
کیا رسم وراہ غیر سی رکھتا نہین ہو تو کیا جھوٹ ہی یقین ہمارا بہرم غلط
تجھسے امید ہو تو خدا سی ہون ناامید کیا جانتی نہین تری وعدہ کیو ہم غلط
کیا کوچۂ رقیب مین چھپکر نہین گیا ہو جائیگا سراغ نشان قدم غلط
مشہور کسکا نام ہی جھوٹا جہان مین کہتا ہی روز کون قسم پر قسم غلط
دیکھا ہی تجکو آخر شب پاس غیر کے کہتے ہین خواب صبح کا ہوتا ہی کم غلط
ایسی ہی خوش گئی ہین تہی کشتۂ فراق تڑپینگے تیری یاد مین اہل عدم غلط
اپنی ہی گہر کو آپ سمجھنا کہ ہی بہشت اسکی سوا حکایت خلد وارم غلط
کہنا یہ نامہ بر سی مری وہ تو مر گیا جھوٹا ہی تو پیام غلط یہ قسم غلط
تجھسے یقین کینہ وجور وجفا بجا چشم وفا والفت ومہر وکرم غلط
بولی وہ داغ آپ ہین جھوٹونکی بادشاہ معشوق سی شکایت جور وستم غلط

۱۴۴ حوروں کی سی ملے خلد برین کو سدہارنی
دنیا مین آیکا نہین ہونیکا غم غلط

## ردیف ظا معجمہ

غم جاوید ہی ہمسے محظوظ اور ہم تیرے ستم سی محظوظ
دلمین رہتی ہین جو ہنسی والے کب ہوی خلد وارم سی محظوظ
کیون نہون چشم کرم کی مشتاق ہوتی ہین اہل کرم سی محظوظ

کیون نہ پسند جاوی قیامت ظالم — فتنے ہین تیری قدم سے محظوظ
نامہ پر تجھسے وہ مسرور ہوے — یا مری طرز رقم سے محظوظ
وہی تقدیر کہ مر کر بھی ہم — نہوی نیر حرم سے محظوظ
نہ ملی وہ تو کہین بھی کیا خوب — پھر ہون ہم دیر و حرم سی محظوظ
وصل مین شاد ہو کیسا کیسا — جو ہو جھوٹی ہی قسم سی محظوظ

(۱۴۵) بیکسی مین ہی شفیعت اے داغ — کیون ہون عشق کی غم سے محظوظ (۱۰)

قول و قسم کی شرم ملاقات کا لحاظ — انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ
تھوڑی سی پی ہی لی ہی بہت محتسب کے بعد — اب ہی گیا ہی پیر خرابات کا لحاظ
دامن جھٹک جھٹک کی چھڑایا ہزار بار — تم کو ہوا نہ خاک مری بات کا لحاظ
اے شیخ بادہ دست مین ہو ان سے اتدن — لازم ہی تجھسے رند خوش اوقات کا لحاظ
کل غیر کی بھی سامنے چمکیگی تیری آنکھ — دنکو مزہ دکھائیگا اس رات کا لحاظ
دیکھو ادہر ادہر شاہ نظر ہو چکی حیا — کیا جانتا نہین کوئی اس گھات کا لحاظ
کل بھی خدا کیواسطے رکھنا خیال مین — ان مشتون کی شرم و مدارات کا لحاظ
اقرار بھی ہی وصل پر انکار بھی اونہین — اس بات کا لحاظ نہ اوس بات کا لحاظ
فریاد و نالہ شور فغان شیون و بکا — سارون فلک بھی کرتی ہین ان سات کا لحاظ

(۱۴۶) اے داغ سیکڑون مین کہی ہین جناب شیخ — ٹوٹا ہی آج شیشۂ حاجات کا لحاظ (۱۱)

## ردیف عین مہملہ

اس شوق کی نہین بت قاتل کو اطلاع
افسوس ہی کہ دلکی نہو دل کو اطلاع

ساری جہانکو گردش مجنون کی ہو خبر
لیکن نہو تو صاحب محمل کو اطلاع

مین ناتوان چلا ہون نبی پاؤن اسطرح
میری نہین ہی ہر سر منزل کو اطلاع

صورت دکھا کی آئنی کو نام بھی بتا دو
ہو جای خوب بد مقابل کو اطلاع

جانکاہ عاشقونکو ہی یون ہجر کی خبر
جسطرح ہو خزان کی عنادل کو اطلاع

ہی آدمی کی پردہ غفلت سے زندگی
مر جای گر ذرا بھی ہو غافل کو اطلاع

چھپتی ہی کب چھپای سی اہل کرم کی شان
ہوتی ہی خود بخود دل سائل کو اطلاع

ہم تشنہ کام بزم سی اوٹھ آئی لاکھ بار
اسکی نہین ہی ساقی محفل کو اطلاع

مرتا ہی کون عشق مین کسنی کیا ہی وار
قاتل کو اطلاع نہ بسمل کو اطلاع

وہ پہلو رقیب مین ہی مست و بیخبر
دی ای فغان بیکار کی غافل کو اطلاع

۱۴۷

راتونکو مہ سے جب وہ گئی ہین عدو کی گہ
ای داغ ہو گئی ہے مری دلکو اطلاع

۹

## ردیف غین معجمہ

مانند گل ہین میری جگر مین چراغ داغ
پروانی دیکھتی ہین تماشای باغ داغ

کب تنگ دلکی دل مین سماتا ہی داغ عشق
میدان حشر چاہیی بہر فراغ داغ

بہر ہای سوز دل کا مزہ آنکھ مین اگر
ہو مثل لالہ دیدہ نرگس ایاغ داغ

گھر ہو داغ دل مہ دای ناخن جنون
لبریز خون ہی رہتی ہی ہر دم ایاغ داغ

مرکز عدو ہی دلکی دل مین چھپا نہو
میری جگر مین اب نہین ملتا سراغ داغ

دل مین قمر کی جب سے ملی ہی اسی جگہ — اوسدن سی ہوگیا ہی فلک دشمن داغ
جا ملین جو لیلی داغ جنون و حشیان عشق — ہوجای نام گلشن فردوس داغ داغ
تاریکی لحد سی نہین دل جلی کو خوف — روشن رہیگا تا بقیامت چراغ داغ

(۱۴۸) مولا نے اپنے فضل و کرم سے بچا لیا
رہتا اگر نہ ایک زمانے کو داغ داغ (۱۲)

## ردیف فا

کیسی حیا و شرم طبیعت ہی رخلاف — بولی ہزار بار وہ مجھ سے مگر خلاف
باہم تمہاری عشق مین یہ پھوٹ پڑگئی — آنکھو نسی دل خلاف ہی دلسی جگر خلاف
کشتی ہو تباہ کسے نامراد کے — چلتی ہی آج صبح سی باد سحر خلاف
مجھکو گمان تھا کہ ملیگا رقیب سے — یہ اتفاق ہے کہ رہا نامہ بر خلاف
بی مہر تیری جو رسب اسنی بھلا دی — کس مرجبہ پر خلاف ہی دل کسقدر خلاف
افسوس کچھ پناہ کی صورت نہین رہی — قسمت ادہر خلاف طبیعت ادہر خلاف
تجویز چارہ گر نی تو کی ہی دوای عشق — یارب مری مزاج کی ہو بیشتر خلاف
اس سے زیادہ اور معلم نہین کوئی — ہی خوش نصیب جس سے زمانہ ہو بر خلاف
کیسے مری نگاہ پھری دیکھنا اثر — دیکھی تھی آج جسنے کسیکی نظر خلاف
کیا شعبدی اوٹھائینگی یہ بدگمانیان — لکھے ہین مینی اونکو گلے سر بسر خلاف
کیسے مرا طریق ہی راہبر خلاف — سب سے مرا طریق ہی راہبر خلاف

ای داغ زندگی کی توقع ہو کسطرح

(۱۴۶) قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف (۹)

کیون نہین تم مجھسے مرے جان صاف — چاہیی انسان سی انسان صاف
موت کی صورت نظر آئی مجھے — ہی وہ تیرے تیر کا پیکان صاف
چھٹگئی سب بہتیر مشتاقون کی آج — کردیا سفاک نے میدان صاف
کینہ جو اک صاف باطن تو نہین — ہین تری محفل مین سب یہان صاف
خط نہ دیکھا مصحف رخ پر ترے — یہ نظر آیا عجب قرآن صاف
اونکے گھر مین مجمع اغیار تھا — ہم یہ سمجھے تھی کہ ہی میدان صاف
خانۂ دل کی صفائی ہو گئی — پھر نہین مجھسے مرا مہمان صاف
اسکے ہاتھون خاک مین ملجائینگے — دل کدورت سی نہین اک آن صاف

(۱۵۰) مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا (۱۵)
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف

دیکھا نہ ہمنے رشک سی اغیار کیطرف — منہ پھیر بیٹھے بزم مین دیوار کیطرف
ایدل خوشا وہ دل جو پھری یار کیطرف — دونون جہان ہین ایسی طرفدار کیطرف
وہ دیکھتی ہین بزم مین اغیار کیطرف — مین دیکھتا ہون چرخ ستمگار کیطرف
سیل سرشک اپنی ہی گھر مین بہائینگے — کیون جائی یہ بلا تری دیوار کیطرف
بیٹھی بٹھائی آئی جو شامت تو کیا علاج — دل نی کہا کہ آؤ چلین یار کیطرف
شوخی سی دیکھنا نہین آتا ابھی اونہین — غرنی سی جھانکتے ہین بازار کیطرف
جادو کیا رقیب پر اونسی تو کیا کیا — دیکھو تم اپنی چشم فسونکار کیطرف
بیکس رہینگے حشر مین کب مجرمان عشق — رحمت کہیگی ہم ہین گنہگار کیطرف

چاہی تھی داد ہمنے دل صاف کی مگر
آئینہ ہوگیا تری رخسار کیطرف

تصویر کو بھی اوسکی یہانتک غرور ہے
دیکھی کبھی نہ طالب دیدار کیطرف

تفصیہ میرے دوش کی ای محتسب نہین
یہ چیز اور کی جاتی ہی میخوار کیطرف

آتا نہین قریب کوئی دور دور سے
اوٹھتی ہین اوںگلیان تمہی ہار کیطرف

بولی وہ آپ کب سے بنی ہین حمایتی
یہ کہکے جھک پڑی مری غمخوار کیطرف

چلتے نہین وہ شرم سی نیچی نظر کئے
آنکھین لگی ہین شوخیی رفتار کیطرف

۱۵۱

دی جان کس خوشی سی نہ تیغ داغ نے
لب پر تبسم اور نظر یار کیطرف

## ردیف قاف

غم اوٹھانیکے ہین ہزار طریق
کہ زمانے کے ہین ہزار طریق

غیر کے ذکر پر نہین موقوف
جی جلانے کے ہین ہزار طریق

نہین خالی ستمگران اونکی
آزمانے کے ہین ہزار طریق

مہربانی کی ایک راہ تو ہو
گریستانے کے ہین ہزار طریق

خواب مین تمکو کسنے روکا ہے
آنے جانے کے ہین ہزار طریق

دل مین آیا ہزار راہ سے غم
اس ٹھکانے کے ہین ہزار طریق

اونکو سو سو بہانے آتے ہین
ہر بہانے کے ہین ہزار طریق

جان سی بات بیٹھکے ہمای درمان
قید خانے کے ہین ہزار طریق

دی ہی ہمای اوسنے عمر کو جھوٹے
منہ لگانے کے ہین ہزار طریق

ابھی کم سن ہو تم نہیں واقف — دل دکھانیکے ہین ہزار طریق

۱۵۲ — داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے — مانگ کھانے کے ہین ہزار طریق

## ردیف کاف تازی

دعا مانگے دل غمگین کہانتک — کہون مین دمبدم آمین کہانتک
مسلمانو نسی بغض وکین کہانتک — کہانتک ای بت بیدین کہانتک
تری بیمار کو آتی نہین موت — پڑے ہے جائی کوئی یاسین کہانتک
تڑپنے دو ابھی مین بھی تو دیکھون — وہ دیتی ہین مجھے تسکین کہانتک
مجھے چھوڑین خدا پر دوست میرے — یہ ہنگامہ سر بالین کہانتک
خدا اوس بت کی باتو کا ہی شاکی — گیا شور لب شیرین کہانتک
مرا منہ تک گیا شکر جفا سے — کرون مین آفرین تحسین کہانتک
پریشانی سیہ بختون کی دیکھو — بنیگا طرہ پرشکین کہانتک
تصور مین عدو کے تم ہو بیدار — سناؤن قصۂ رنگین کہانتک
بجا ہی عشق مین بیصبر مین ہون — رہیگی آپ کی تمکین کہانتک

۱۵۳ — رہیگا مصطفے آباد مین داغ — غریب و عاجز و مسکین کہانتک

جا سکے جو آپکے در تک — جای وہ داد خواہ محشر تک
دل کا آئینہ خوب صاف کیا — اور رہنے دیا نہ جوہر تک

پہونچا نا سور سینہ تا بہ جگر — ہمنے پونچایا چور کو گھر تک
ہجر مین یون ہی تو ہوا نہ وصال — پہیر دیکھے گلے پہ خنجر تک
تو رہے اور حرام نا در ترا — یہی فتنہ بہت ہی محشر تک
آتش تو بہ سوز خاک لگے — آنچ آئے نہ دامن تر تک
کیا ٹھکانا ہے اس کدورت کا — خاک اوڑتی ہے دیدۂ تر تک
سینے جب غیر کا سلام لیا — ہاتھ آ آ کے رہگیا سر تک

۱۵۴ — کوئی منتا ہے داغ دل اسی داغ — یہ جلیگا چراغ محشر تک — ۱۳

ساقیا ابر ہی دی جام شتاب ایک پر ایک — آج محفل مین گری مست شراب ایک پر ایک
ہی تری عشق مین سر گرم عتاب ایک پر ایک — اور کھینچی ہوی شمشیر بر آب ایک پر ایک
گل بازی ہی حسینون مین مرا افسانہ — پہینک دیتا ہی محبت کے کتاب ایک پر ایک
جوش پر ہی جو ترا حسن تو ای پردہ نشین — زور کرتا ہی غضب ہے نقاب ایک پر ایک
توڑ اسطرح سی ای لرد سماتون فلک — کہ گرین قوت کی یہ خانہ خراب ایک پر ایک
نہ وہا لا ہو کیا وان ہی نگاہون نی تری — تو بڑا ہو گا یو نہین روز ہنسا ایک پر ایک
گر سنی بزم طرب مین مری آہنگ فغان — چڑھ کی بولی نہ کبھی تار رباب ایک پر ایک
دل گو سو داغ نہ دو جان کو سو رنج نہ دو — منصفی شرط ہی لازم ہی عذاب ایک پر ایک
کبھی پورا نہوا تیری بھاؤ نکا شمار — ہم ترہاتی ہی گئی وقت منا ایک پر ایک
لب جو بیسر کو آیا ہی جو وہ بحر جمال — تو تماشا ہی تماشی کو حباب ایک پر ایک
جور پر جور غضب پر ہی غضب ظلم پہ ظلم — بلبی قہر ایک پہ ایک ان ہی عتاب ایک پر ایک

یاد آتی ہی اونمین و مبدم اک بات نئی
روز آتا ہی مری خط کا جواب ایک ایک

۱۵۵
جب کبھی داغ کیا ہمنے سوال بوسہ
سیکڑون اونسی دی سخت جواب ایک ایک

۹

کتاب عشق کی اولہی ورق اول ہی آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اول سی آخر تک

بری ہی ابتدا سبی انتہا سبی تیری الفت کے
کہ اسمین ہین غم و رنج و قلق اول سی آخر تک

کبھی ہی عرش اعلی پر کبھی تحت الثری مین ہے
کہان ہین شیخ پر چودہ طبق اول سی آخر تک

نی انگور تحفی ہین تجھی تیا ہون ای ابد
رہیگا تیز یکسان یہ عرق اول سی آخر تک

ہزارون دوست دشمن بزم مین اوسکی ہی لیکن
رہا اک شکل پر نظم و نسق اول سی آخر تک

ازل سی تا ابد پائی نہ راحت اس جراحت نے
رہا ہم بسملون کا سینہ شق اول سی آخر تک

بہار عارض گلگون تیری اسکو کیا نسبت
نہین اک رنگ پر رہتی شفق اول سی آخر تک

جسکو گر نہ ملی کسکو ملتی عشق کی دولت
نہین تنہا کوئی اسکا مستحق اول سی آخر تک

۱۵۶
اونہون اوسکو جواب ای داغ کیا مین سخت حیران ہون
لکہے ہین خط مین مضمون ادق اول سی آخر تک

۱۳

## ردیف کاف فارسی

کیون نہ جہانمین ہو عیان عیب و ہنر الگ الگ
دیکہتی ہین بحشم غور اہل نظر الگ الگ

اوسکی تلاش مین مگر ایک کا ایک ہو رہے
پہرتی ہین یہ روز و شب جیب و کمر الگ الگ

راہ مین اونکو ہمسفر تنہا کوئی نہ بدگمان ہم
آئی تو ساتہ ساتہ وہ موجی بگر الگ الگ

پارہ دل جدا جدا لخت جگر الگ الگ

روح فزا کسیکو ہی روح گزا کسیکو ہی
بادہ عشق نی کیا اپنا اثر الگ الگ

کسکا یقین کیجیی کسکا یقین نہ کیجیی
لائی ہین اوسکی بزم سی یار خبر الگ الگ

صبح شب وصال مین پانو نہ اونکی گر پڑا
کہنے لگی وہ نازسی وقت سحر الگ الگ

مین ہون جہان تو وہ اود ہر مین ہون جہان وہ ون
رہتی ہین مجھسی ورد ور آٹھہ پہر الگ الگ

ہوتی ہین کیونکر اک جگہ یہ عجب اتفاق ہی
جاتی ہین جانب عدم ہستی بشر الگ الگ

رنج فراق یار ہی صدمہ روزگار ہی
ایک دل اور اتنی غم چاہیی گھر الگ الگ

غوش کا مرتبہ کیا تو نی قتیل تیغ کا
ٹکڑے گری ہین دست و پا سینہ و سر الگ الگ

اونکو یہ وہم ہی کہین ایک سی ایک مل گئے
لوگ بہت ہین بزم مین ہم ہین مگر الگ الگ

حشر کو اوسنی چن لیی داغ گنا ہگار عشق
تاڑ گئی ہزار مین اوسکی نظر الگ الگ

۱۵۷

## ردیف لام

مجھسا ندی زمانیکو پروردگار دل
آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

ہر بار مانگتی ہے نیا چشم یار دل
اک دل کی کسطرح سی بناؤن ہزار دل

مشہور ہوگئی ہی نہایت شہید کی
خون گشتہ آرزو کا بنا ہی مزار دل

یہ صید گاہ عشق ہی ٹھہرا ہی نگاہ
صیاد مضطرب سی نہو گا شکار دل

طوفان نوح سی ہو تو ملجا ہی خلق مین
اللہ ری غبار ترا یہ غبار دل

پوچھا جو اوسنی طالب دیدار ہی کون
نکلا مری زبان سی بی اختیار دل

کرتی ہو عہد وصل تو اتنا ہی خیال
پیمان ہی زیادہ ہی ناپائدار دل

تاثیر عشق یہ ہی تری عہد حسن مین
ہستی کا بھی بنا مین تو ہو بیقرار دل

اسکی تلاش ہے کہ نظر آئے رزو
ظالم نی روز چاک کیی ہین ہزار دل

عالم ہوا تمام رہا اوسکو شوق حور
برسائی آسمان سی پروردگار دل

پہلے کہیل کی چاہ کا کیجے نہ امتحان
آتا تو سیکھ لے ابھی دو چار بار دل

نکلے مری بغل سی وہ ایسی تڑپ کے ساتھ
یاد آگیا مجھی وہین نے اختیار دل

ای عندلیب تجکو لگی کب ہوائی شوق
کلیونکی طرح تجھین نہ پہوٹی ہزار دل

عاشق ہوی وہ جسسے عدو پر یہ حال ہے
رکھہ رکھہ کی ہاتھہ دیکھتی ہین بار بار دل

اوسنی کہا ہی صبر تڑپیگا رقیب کا
لی اور بیقرار ہوا ای بیقرار دل

بیتاب ہو کی بزم سی اوسکی اوٹھا دیا
غافل مین ہون مگر ہی بہت ہوشیار دل

۱۵۹
مستور ہین سکندر جم کی نشانیان
ای داغ چہوڑ جائینگے ہم یادگار دل
۲۰

ہوا زمانہ پیری عذاب مین داخل
جوان ہی تو جوانی ہی خواب مین داخل

پڑہی نماز جنازہ کی میری قاتل نے
گناہ کر کے ہوا ہی ثواب مین داخل

خلط رہا ہی وہی ابتدا سی آخر تک
ہوئی ہی دلکی رقم جس حساب مین داخل

کسی نی دست تسلی ہی ایسی چھوڑ ہی لی
سکون دل ہی ہوا اضطراب مین داخل

بہت ہی ناز تہین خال مصحف خیر
مگر یہ نکتہ نہین انتخاب مین داخل

ہوا یہ شرم معاصی ہی پانی پانی ہین
تمام خلط عناصر ہین آب مین داخل

رقیب کا جو ہی آگی پلای ہی سانے
کیا ہ زہر ذرا سا شراب مین داخل

بہلا کا ذوق تمنا ہوا ہی کیون مقبول
خدا کا نام نہین اس کتاب مین داخل

وہ لطف خاص تو اجس سے جا پر بنجائی
منہو کہین ستم بیحساب مین داخل

اگر منہین مے و مینا و ساقی و معشوق
بہشت بہی ہے جہان خراب مین داخل

یہ شک سانغ توبہ ہوا ہی ای زاہد
بری بہلی ہین سبہی اس شراب مین داخل

دکہا کی منہ جو چہپاتی ہو کوئی چہپتا ہی
نگاہ شوق رہیگی نقاب مین داخل

کسے مجال جو دیکہے وہ حسن عالم سوز
وہان ہی برق تجلی حجاب مین داخل

مقام اہل خرابات اور ہے زاہد
منہین یہ لوگ جہان خراب مین داخل

بیان ادای خموشی کو ہم جہا سمجہے
وہان جواب ندینا جواب مین داخل

نمانہ بخت جوان لائیگا کہان تجہہ سا
کہین ہوئی بہی ہی پیری شباب مین داخل

وہ لطف تو سن عمر روان کی کیا جانے
ہوا ہی پاؤن خضر کا رکاب مین داخل

دوبارا ہمکو کبہی بہول کر نہ لکہنا خط
یہ شرط ہی مری خط کی جواب مین داخل

نقش کیا جو بہی راحت اوسکو وہ سمجہی
ہوئی ہی بیخودی شوق خواب مین داخل

۱۵۹

کئے تہے داغ تلاش صنم مین کعبے کو
خدا نے مفت کیا ہی ثواب مین داخل

۱۴

کہین کہی کہ ہمسی کہو ماجرای دل
اپہی کہی کہ ہمسی کہو ماجرای دل

افسوس مینی دوز ازل یہ نکہد یا
وی ہمکو سب جہا کی نعمت سوای دل

کعبہ کی بزم نا ہمسی آخر وہ اوٹہ گئے
سن سن کی ہای ہای جگر ہای ہای دل

سر عیادت آج ہوا ذکر کہہ گئے
روز زندگی عزیز جسی کیون لگای دل

[illegible]
[illegible]

کیا اب بھی مشقِ ظلم کی ارمان رہ گئے
ایک ایک دن مین تو نی ہزاروں ستای دل

آئینہ جانکر او نہین اغماض ہو گیا
یہ کیا کیا برا ہوا ترا ای صفای دل

شکوہ کیا کہ شکر کیا نیر یار کا
تھم تھم کی نرم نرم کچھ آئی صدای دل

پایا نہ اوس گلی مین دل اپنا کسی جگہ سے
یون ہم گری پڑی تو بہت ہونڈہ لای دل

تعریف اونکی ہوتی ہی کیون میرے روبرو
تم چاہتی ہو یہ کہ رقیبون پر آئی دل

جور سپہر و ظلم بتان سہ گئی بہت
رستم وہی ہی جسنی اوٹھائی جفای دل

ایسا بناؤن نہیک کہ یہ یاد ہی کری
ابکی کسیطرح مری قابو مین آئی دل

۱۶۰ لیتے تھے وہ بلائے برامان جائینگے
ای داغ اونسی اور کہو ماجرای دل

## ردیف میم

چمک لئی ہین آج اک ساغر سی ہم
ہاتھ دہو بیٹھے مے کوثر سے ہم

بتکدی مین جاکی اوس بت کا پتا
پوچھتے پھرتی ہین ہر پتھر سے ہم

صحرا ہی دل ویران کی ساتہ
اک بیابان لیچلے ہین گھر سے ہم

جب گ جان سی کمی کرتا ہی خون
چھیڑ دیتی ہین اوسی نشتر سے ہم

تیر تیرا بڑہکے مژگان سی نہین
کچھ کھٹکتے ہین اسی نشتر سے ہم

کسقدر کٹتی ہی راہ شوق جلد
تیز چلتے ہین تری ٹھوکر سے ہم

کیا کہین کس سی کہین کس کی لیے
پھرتے ہین چارون طرف مضطر سے ہم

حضرت واعظ کی چہیا کیا
پرند بولے کہ خدا کے ڈر سے ہم

دل جو اپنا ہمنے مانگا تو کہا
کیا چرا لائے تمہارے گھر سی ہم

ہمسری تجھسے کرے کرآسمان
صدقہ کر ڈالین ترے سر سی ہم

۱۶۱

دوستدار روبرو ہوگا تو داغ
کیا کہینگے داور محشر سی ہم

۹

ڈرتی ہین تیغ و زلف و نگاہ و ادا سی ہم
ہر دم پناہ مانگتی ہین ہر بلا سی ہم

معشوق جای حور ملی می بجای آب
محشر مین ہو سوال کرینگے خدا سی ہم

کہتو کسی بہانی سی آجای وقت نزع
ظالم کرین ہزار بہانے قضا سی ہم

گو حال دل چھپاتی ہین پر اسکو کیا کرین
آتی ہین خود بخود نظر اک مبتلا سی ہم

ناچار اختیار کیا شیوۂ رقیب
کچھ بیحیائی خوب ہین گذری حیا سی ہم

مانگی ہوگی خضر نے یون عمر جاودان
کیا اپنی موت مانگتی ہین التجا سی ہم

دیکھین تو پہلے کون مٹی اوسکی راہ مین
بیٹھے ہین شرط باندہ کی نقش پا سی ہم

مجبور اپنی شیوۂ شرم و حیا سے تم
ناچار اضطراب دل مبتلا سے ہم

۱۶۲

یہ آرزو ہے آنکھ مین سرمہ لگا سکے
اسی داغ خاک پای رسول خدا سی ہم

۹

شب وصال نہ پہلے بتو حیا کے تم
جفا کے بعد سے کلی ہم کرین وفا کی تم

کرو ہو خوشی تو ہوئی ہی کہ ہنستے آتی ہو
گئے تھے کیا کسی مردی پہ آشنا کی تم

بوقت حشر مین دونون ہونگے یکدل طلب
ہمارے ساتھ چلو سامنے خدا کی تم

ہین حشر مین تلتی بغیر دل کے لیے
یہ ڈھنگ سیکھ گئی کس سے التجا کی تم

ہوا ہو اپنی بیگانا سی ہوا
کہان تک نہون نئی سزاوار ہو سزا کی تم

مری زبان جلانی سی کیا جلیگا اثر
کہ جانتی ہی نہین شکمندی دعا کی تم

کیا جو شکوہ عزیزون نی میری قابل سی
کہا یہ اوسنی کہ قائل نہین قضا کی تم

کہین نہ حضرت دل ہمسی تم دغا کرنا
ہماری دوست پرانی ہو ابتدا کی تم

۱۶۳
تمہاری شعر مین گرمی ہی کس قیامت کی
جلے ہوئے ہو مگر داغ انتہا کی تم
۱۹

## ردیف نون

بیکسی صدمہ ہجران کی بھی تاب نہین
کاش دشمن ہی چلی آئین جو احباب نہین

قبر مین بھی نہ بجھی آتش غم وائی نصیب
ہم جہان دفن ہین واان زیر زمین آب نہین

بخت بیدار نہ یہ دیدہ دربان یارب
چشم مشتاق کی تقدیر مین کیون خواب نہین

تجھکو ای بخت سیہ آگ لگا کر دیکھون
شب ہجران مین اگر جلوہ مہتاب نہین

جام کوثر اوسی سیکش کو ملیگا زاہد
بول اوٹھا جو کوئی ہمکو مئی ناب نہین

چیر تھمتی ہی کوئی نالہ کوئی رکتا ہے
چارہ گر ناخن وحشت ہی یہ مضراب نہین

اب لفافہ بھی نہین خط کا خدا کی قدرت
پہلے اتنی ہی شکایت تھی کہ القاب نہین

وان یہ ٹھہری ہی کہ اسکو بھی نظر مین کبھی
اب جو ٹھہری تو ہمارا دل بیتاب نہین

دیکھہ تنہا نہین تصویر کا عالم ای شیخ
بان مصلا نہین منبر نہین محراب نہین

آنکھہ لگتی ہی تو کہتی ہین کہ نیند آتی ہی
آنکھہ اپنی جو لگی ہین نہین خواب نہین

راز دل کس سے کہون حضرت ناصح کیسی
جو مری دوست ہین کیا غیر کی احباب نہین

نامہ بر جیسی یہ کہتا ہی وہ مشکیں کیا ہو
نامہ شہی تو یہان قابل القاب نہین

نہ ملی مجکو مری حال پہ رونیوالے
عیش کیسا کہ یہان غم کی بھی اسباب نہین

مجمسی بیتاب کی میت پہ ملین کیون کافور
کیا میسر مری احباب کو سیماب نہین

جستجو چاہیی گو خون جگر ہی ملجای
رزق انسان کا کمیاب ہی نایاب نہین

پوچھتی کیا ہو کہ دیکھا شب وعدہ کیا کیا
تمسے تعبیر بن آئی وہ مرا خواب نہین

مہتاب کو یہ قاتل ہین کہڑی ہتی ہے
یہ ہی قسمت کی تری ای دل بیتاب نہین

طعنے دینی کو محبت مین برا کہنے کو
کونسی روز یہان مجمع احباب نہین

۱۶۴

حال دل جس سے کہا اونی کہا بس خاموش
داغ اس درد کی سننے کی یہین تاب نہین

۱۶

کیا کیا فریب دلکو دیی اضطراب مین
اونکی طرف سی آپ لکھی خط جواب مین

شوخی نی تمکو ڈالدیا اضطراب مین
کچھ تمکنت کا لطف دیکھا شباب مین

ہی پائدار رشتہ عمر مسیح سے
میرا ہی تار جیب لگا نا نقاب مین

کچھ شان مغفرت ہی نہین ورنہ زاہدو
ڈوبین گناہ بادہ کشونکی شراب مین

کیا جائین کیا سکھائینگی اونکو صلاح کار
ہر روز گفتگو ہی نئی میری باب مین

ای اہل حضرت جمع ہین یان سبطرحکی لوگ
دو کچھ صلاح مجکو طبیعت کے باب مین

حور و ملک انتظار کری کون حشر تک
مٹی کی ہی ملی تو رواہی شباب مین

پیر مغان کی دل شکنی کا رہا خیال
داخل ہوا نہین تو یہی پہلی ثواب مین

ہر وقت انتظار طلب مین ہین ہم تعد
رہتا ہی ایک پانون ہمارا رکاب مین

[illegible] ہینگے تو اجل آئیگی ضرور
تسکین ملی ہوی ہی مری اضطراب مین

[illegible] ہی [illegible] ہان
[illegible] ہونگی دیر سوال و جواب مین

دنیا کی باز پرس سے اب تک نہیں نجات
اولجھا ہوا ہوں حشر کے دن بھی حساب میں

کوئی گلہ کریگا نہ غصے کی بات کا
کہنا ہو جو کہ یکمو وہ کہ لو عتاب میں

رکھنا قدم تصور ہجراں سنبھال کر
کانٹا ہی جا بجا مری چشم پر آب میں

ای شیخ جو بتائی مئی عشق کو حرام
ایسی کی دو لگائی بھلو کر شراب میں

۱۶۵ ای داغ کوئی مجھسا نہوگا گنہگار
ہی معصیت سی میری جہنم عذاب میں ۱۱

سوز و گداز عشق کا لذت چشیدہ ہوں
مانند آب ہمہ تن آبدیدہ ہوں

سرو سہی ہوں اور نہ شاخ خمیدہ ہوں
تسلیم و راستی کی لیے آفریدہ ہوں

گر تو نہو تو پھر کسی کافر کا دل لگے
دوزخ میں آرمیدہ ارم سی رسیدہ ہوں

نازک مزاجیوں نی مجھی تجھسا کر دیا
ای بیخبر میں اپنی ہی آپ کشیدہ ہوں

اللہ ری کشاکش دیر و حرم کہ میں
ظالم ہزار ہاتھ سی دامن دریدہ ہوں

پروانہ پاس شمع کی بلبل ہی گل کی بایں
اک میں کہ تیری بزم میں خلوت گزیدہ ہوں

بیتاب درد ہوں تو دل رازدار ہوں
لبریز شکوہ ہوں تو زبان بریدہ ہوں

افتادگی پہ بھی نگئی اوسکی جستجو
گویا زمین پہ سایۂ مرغ پریدہ ہوں

ای آرزوی تازہ نکل مجھسے چھیڑ چھاڑ
میں باسی شوق و دست تمنا بریدہ ہوں

صیاد پر ہوں بار تو ہوں باغبان کو خار
آزاد دام و تا بچمن نارسیدہ ہوں

۱۶۶ ای داغ جسکے واسطے روز جزا جفا
وہ کون سی وہ میں ہی تو آفت رسیدہ ہوں ۳۲

آتی کیا کون ضبط محبت ہمتو مرتی ہیز
کہ نالی تیسو بن بن کر کلیجی مین ائر تی ہین

جفا پر جان دیتی ہین ستم پر تیری مرتی ہین
یہ ناکام محبت سچ تو یہ ہر کام کرتی ہین

کہین کیا ہمچو ہمدم گذرتی ہین گذرتی ہیز
لگایا جسکھری ڈال وسکھری کو یا کرتی ہین

تماشا بیسے دیکھا ہی مری لکی ترپنی کا
تماشا ہی کہ وہ اپنی نظر سی آپ ڈرتی ہین

فنی تعظیم اوٹھتی ہی قیامت کوئی جانا نہین
اجل کہتی ہی بسم اللہ جہان ہم پاؤن دھرتی ہین

بڑہایا ناز خال اوسکا یہ کہکر دم بسمل
لگا چمک تیغ اسی قاتل کہین قاتل رسی ہوتی ہین

مزا ہی نامہ دلبر ہین کیا جسوقت پڑہتا ہون
توسنکر کاتب اعمال اوسکو حفظ کرتی ہین

نکر نا مشغل انی ناخن نہم تیغ قاتل سے
کہ رنگ گریہ کہتا ہی جگر کی زخم بھرتی ہین

نہین آتی نا آیین وہ گئی تاب و توان جانین
تجھی پر آج ہم اسی بیقراری صبر کرتی ہین

یہ خنجر یہ کہتا تہا ستمگر سی گلو اپنا
جویون کٹکٹکے لرتی ہین وہ کب گٹکٹکے مرتے ہین

تسلی لدہی دلجوئی اک حیلہ بہانہ ہی
مرا دل دیکہتی ہین وہ جو دل پر ہاتہ دھرتی ہین

نیو جھوکی مصیبت درد مندان محبت کے
خدا پر خوب وفن ہی گذر جسطرح کرتی ہین

قیامت ہی نکیون گذری ہمین ان اسنکے رہنا
سنا جس بگذر کو یاد ہی وہ گذرتی ہین

میانتک گمان ہین تیر مرغ نامہ بری کے
کہ پہلی ذبح کرتی ہین تو پیچہی پر کرتی ہین

خدا ہی کوئی یونہی جسمین ہمی تری آئے
کہ واں ہم کسمپرسی تی کہین ہم پسر مرتی ہین

ہمارے غفلت کی صدقے کوئی حمیتی نہین ایسے
کہ جسدم ہوش آتا ہی تیم پہرون فکر کرتی ہین

مری ہر زخم دلپر بدنصیبی سی برستی ہی
وہ کسکے شور بختی سی نمکدان اپنا بہرتی ہین

کہی کو چونہین منی اشتہار عشق پہیلائے
کہ اوڑا اوڑکر مری مکتوب کے پرزی بکرتی ہین

کہی پیل تماشا گاہ تہا عیش و مسرت کا
اب اسمین مسرت مشق و تعاسیر کرتی ہین

زبانسی کر گیا ہی وعدہ تونی تو یقین کسکو
نگاہین صاف کہتی ہین کہ دیکہیون کرتی ہین

کبھی جھکتا ہون شیشی پر کبھی ساغر پہ
مری بیہوشیون سے ہوش ساقی کی بکھرتی ہین

الٰہی دیدۂ دل تو نہ ٹھہری رہگذر ٹھہری
کہین حسرت گذرتی ہی کہین امید مرگ گذرتی ہین

کوئی کہدی کہ تمنی دل لیا پھر دیکھیے کیا کیا
اوجھتی ہین اوکھڑتی ہین اٹھتی ہین مکرتی ہین

ادا بیساختہ اون گیسوونکی کچھ نرالی ہی
بنائی سی بگڑتی ہین سنوارے سی بکھرتی ہین

تمہاری بدمزاجی سی ہمین کیونکر نہ خوف آوے
مثل مشہور ہی صاحب برے سی ہی ڈرتی ہین

ستم دیکھو بیان رنج پر کہتا ہی وہ ظالم
یہ صدمہ تو نہین آخر کسی پر ہم بھی کرتی ہین

۱۶۷

نہ پوچھو داغ ہمسے انتظار یار کی صورت
یہ آنکھین جانتی ہین خوب جو نقشے گذرتی ہین

۱۱

اس چمن مین گو برنگ سبزۂ بیگانہ ہون
گل ہی رنگین ہو مین اپنی رنگ کا دیوانہ ہون

مین تو ہر انداز معشوقانہ کا دیوانہ ہون
گل پہ بلبل ہون اگر تو شمع پر پروانہ ہون

غفلت خوابیدگان خاک کی اوڑتی ہین ہوش
مین شراب بیخودی ایسا مقدر مستانہ ہون

جبسے ہو سوز ظلم دل کے واسطے اک اضطراب
اور پھر کہتا ہی مین ہی عشق مین مردانہ ہون

غیر ناکامی ہوا حاصل نہ اس میخانہ مین
جامی مے حسرت بری ہی محکمہ مین وہ بیمانہ ہون

حسن پر عاشق ہی صبا اوس خاک کا ذرہ ہون مین
برق جسپر لوٹ ہی اوس کھیت کا دیوانہ ہون

کر رہینگے کام کچھ آخر مری ناکامیان
جسقدر نادان ہون اوتنا ہی مین فرزانہ ہون

مجھسے اے گبر و مسلمان کسلیے اتنا پاک
قابل مسجد نہ ہر گز لائق بتخانہ ہون

وصل کی گرمی ہی ہا اپنی نازک طبع پر
شمع سی کافور ہو جاتا ہون وہ پروانہ ہون

مین اگر حد رد کی ظلمین ہون تو اک رد ہون
مین ہون بانیر ہمزبان کی ہون تو اک افسانہ ہون

ہی سزا تیری ای داغ میری دردمندی

۱۶۸ گو چراغ خانہ ہون پر آفت کاشانہ ہون ۱۱

میرا جی چاہا ہوا نہ کس کس مین — نہین بتا چوا دل ہم جلس مین
ہاے کس طور سی جی وہ کام — ہو قدم دل کا درمیان مین
ہی کسیکا تو انتظار تجھے — آنکھ لگتی ہی تیری کس مین
دل کا ویرانہ ہو گیا لیکن — اب بھی ہی تیری آرزو اس مین
در ہم داغ دل کو ہاتھ لگا — مال آیا ہے دست مفلس مین
دل بیتاب کے تڑپنے سے — آگئی جان جسم جیس مین
ہم ستم سی بھی خوش ہین ای ظالم — وہ ستم کوئی لطف ہو جس مین
آنکھ اوسکی صبا نی دیکھتی ہی — ڈالدی خاک چشم نرگس مین
تم پہ عاشق نہون تو کیسر ہون — تم ہین جو بات ہی وہ ہی کس مین
گر کہا تم نے گلے سے لگ جاؤ — مل گیا زہر کو نا اس مین

۱۶۹ مجھکو دشمن سی کیا گلہ اے داغ — انس یا نا نہین ہون سو نس مین

جب لیا اور ہی دنیا مین سمین اچھی ہین — کیا ہی جنجال کی وہ بولی کہ ہمین اچھی ہین
نا دو ٹھا خواب عدم سی ہمین ہنگامۂ حشر — کر پڑی چین سے ہم زیر زمین اچھی ہین
کس بھروسی پہ کرین تجھسے وفا کی امید — کونسی ڈھنگ تری جان حزین اچھی ہین
خاک مین آہ ملا کر ہمین کیا پوچھتی ہو — غیر جس طور مین ہم خاک نشین اچھی ہین
مجھکو کوئی سی تمہاری نہ دوہائی اللہ — صدقے بس خلد کی کچھ حور و نہین اچھی ہین
تو ملا خاک مین تو ورنہ پشیمان ہوگا — ظلم سہنے کو ہم ای چرخ برین اچھی ہین

دل مین کیا خاک بگھرون تری رسوائی کو
کہ مکان ہی یہ خراب اور مکین اچھی ہین

محبوبکی کہتی ہین رقیبونکی برائی سنکر
وہ نہین سچی بری بلکہ کہین اچھی ہین

۱۸ بت وہ کافر ہین کرامی داغ خدا اونسی بچاے
کون کہتا ہی یہ غارت گر دین اچھی ہین ۱۹

بہر دین جب دامن اوس شوخ ستمگر مین
اک ٹیرہ سادگی مین اک سیدہ بانکپن مین

مطلب کی پھیر اونسی پہنان سخن سخن مین
سچ یہ کہ داغ پڑتی ہی اپنی فن مین

جیسے لیا ہی مینی ای شوخ نام تیرا
مشکل ہوا زبان کو رہنا مری دہن مین

مین سر بسر ہون شکوہ ای تیغ یار تجھسی
سو سو گلی بھری ہین اک ایک عضو تن مین

مین ناتوان نہ پہونچا مر کر بھی تا بمنزل
زنجیر ہے مجھے وہ جو تا رہے کفن مین

پوچھو نہ کچھ کہ دورت اس داغدار دل کی
آتی ہی خاک لینی آندہی اسی چمن مین

یہ گرم و سرد عالم دیکھین کہان تک اب
شعلے تھی پیرہن مین کافور ہین کفن مین

دست جنون ہمارا جھوری نہ تا رہا تی
گر دامن قیامت پیوند ہو کفن مین

آفت ہی میکشونکا پیاسا ہلاک ہونا
پھرتی ہی روح میری ساقی کی انجمن مین

مجنونکا حوصلہ تھا جو راز دل چھپاتا
اک مشت استخوان بھی رکھی نہ پیرہن مین

میت پر آئینگے وہ یان دم ہی مجھمین باقی
یار و لپیٹ دینا زندہ مجھی کفن مین

اچھا شکن بڑا یا گیسوی پرشکن مین
اچھی سہی اسیری مجھسی شکستہ دلکی

اس رنج بیکسی کی یارب خبر نہ پوچھے
جائی نہ شام غربت سر پتھی وطن مین

خط کو کری بانہا آخر تو بوجہ اوسنے
میری زبان ہی کہلی ای نامہ بر دہن مین

ہی چارہ ساز گلہاے داغ دل کا
شامت بہار کی ہو آئی جو اس چمن مین

اک دن حریف محشر ہونا ہی اس سبب سے — بہرتی ہین وہ فتنی وہ چشم سحر فسن مین
یہ شوق خود نمائی کیا کچھ جنون سی کم ہے — بیتاب تجکو لایا خلوت سی انجمن مین
یہ کیا کہ دل مین آؤ تو خاک مین ملاؤ — رونق ہو انجمن کی تم ہو جس انجمن مین

۹ — ۱۷۱

ای داغ ہم نہایت سمجھی اوسی سلیمت
جو دم خوشی سی گذرا یاران ہموطن مین

ساز یہ کینہ ساز کیا جانین — ناز والے نیاز کیا جانین
شمع رو آپ گو ہوئی لیکن — لطف سوز و گداز کیا جانین
کب کسی در کی جبہہ سائی کی — شیخ صاحب نماز کیا جانین
جورہ عشق مین قدم رکھین — وہ نشیب و فراز کیا جانین
پوچھیے میکشونسی لطف شراب — یہ مزا یا کباز کیا جانین
بلبی چتون تری غضب رنگاہ — کیا کرینگے یہ ناز کیا جانین
جنکو اپنی خبر نہین اب تک — وہ مری دل کا راز کیا جانین
حضرت خضر جب شہید نہون — لطف عمر دراز کیا جانین

۱۷۲ — ۱۰

جو گذرتے ہین داغ پر صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانین +

مانا کہ لطف عشق مین ہی ہم مگر کہان — کیا سوجھتا نہین کہ پڑی ہی نظر کہان
زاہد مری شراب کی قسمکے ہی اور ہین — تو یہ مے طہور مین ایسا اثر کہان
سر تا نہار غنچہ پیکان کو توڑ کر — اتنا مگر یہ دامن زخم جگر کہان
ای آہ و لمین رہ کہ جو پردہ رہی ترا — جاتی ہی دم دم دوڑ کی تو ہی اثر کہان

الفت جتائی تو غلط جھوٹ درست
دل مانگیے تو کہتی ہین کیسا کدھر کہان

تھم تھم کے وار کر کہ مرا در دمٹ نجائے
جب ہین نہین تو لذت زخم جگر کہان

بھولا ہون راہ فرط محبت مین دیکھیے
ہوتی ہی آج شام غریبی سحر کہان

اب آہ بی شرر سی جلی خاک آسمان
گل ہی نہین شجر ہین ہماری ثمر کہان

اوس زلف مین بھی ایدل مضطر نہ سکا
خانہ خراب تیری ٹھکانی کو گھر کہان

دیتی ہین یار کنکی خبر کیا ہین بیخبر
یہ تو کہین ہم اس سی رہی ہیں بشیر کہان

صورت مین اتحاد تو سیرت مین اختلاف
تجھسا ہوا اور تجھسا نہوا وہ بشر کہان

آغاز شوق مین نہین انجام کی خبر
اس ابتدا کی دیکھیے نکلی خبر کہان

## میخانی کی قریب تھی مسجد بھلے کو داغ
## ۱۷۳ ہر ایک پوچھتا ہی کہ حضرت ادھر کہان ۱۱

دل مین کہ یار کی پیکان کیی بیٹھی ہین
مجھپہ قبضہ مری مہمان کیی بیٹھی ہین

تیری وعدے کی ہواران کیی بیٹھی ہین
تین دن پہلی ہی سامان کیی بیٹھی ہین

اللہ اللہ ری او نہین میری نظر سی پیر
کہ رقیبونکو نگہبان کیی بیٹھے ہین

اسطرح بیٹھے ہین سرکاٹ کی میرا سرنیم
مجھپہ گویا کہ وہ احسان کیی بیٹھی ہین

ایسی وحشت نہین اپنی کہ ہو محتاج بہار
پہلی ہی چاک گریبان کیی بیٹھی ہین

مہندی ملنی کی بہانی ہین عبث یون کیے
آج اغیار سی پیمان کیے بیٹھے ہین

دیکھیے ای دشمن ایمان کہ وفا پر تیرے
کسقدر صبر مسلمان کیے بیٹھے ہین

دیکھیے کون گرفتار بلا ہوتا ہے
آج وہ زلف پریشان کیی بیٹھی ہین

اب ہی کیا ہم ہین جو لیگی نگہ ناز تری
پہلی ہی جان کا نقصان کیی بیٹھی ہین

حسرت و یاس و تمنا کی لیی اک دل تھا ۔۔۔ ہم اوسی بیلی ہی ویران کی بستی ہین

۱۷۴ حضرت داغ تو پھر کیا کہین دشت و جبل ۔۔۔ آج گھر کو جو بیابان کیے بیٹھے ہین ۹

نالی کرنی دل ناکام بری ہوتی ہین ۔۔۔ کہ بری کام سونکی انجام بری ہوتی ہین
ذبح کیجے نہ مجھے مین تو یونہین مرتا ہون ۔۔۔ آپ کیون لیکی یہ الزام بری ہوتی ہین
خوب ہون اہل ہوس کیا کہ نہین سنجیدہ مزاج ۔۔۔ ہی یہ ظاہر ثمر خام برے ہوتی ہین
ہو تسلی تو گذارون شب ہجران ساری ۔۔۔ طور میری تو سر شام برے ہوتی ہین
چھیڑ معشوق سی کیجی تو ذرا تھم تھم کر ۔۔۔ روز کی نامہ و پیغام برے ہوتی ہین
مہربانی نکرو اور غضب آئیگا ۔۔۔ اس بھلائی مین مری کام برے ہوتی ہین
ہر قدم ہمکو رہ عشق مین اک منزل ہے ۔۔۔ طور اپنے سر ہر گام برے ہوتی ہین
راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے ۔۔۔ سچ تو یہ ہی کہ می آشام برے ہوتی ہین

۱۷۵ در ہم داغ نہو داغ کو کس سے عزیز ۔۔۔ چارہ گر سخت کی کیا دام برے ہوتی ہین ۱۱

پھرا چلا مبرا اپنا خراب رستی مین ۔۔۔ دیا نصیب مین اچھا جواب رستی مین
وہ یون رقیب سی ہوئے بجا ہے رستی مین ۔۔۔ کری جو سائی سی بھی اجتناب رستی مین
یہ سچ ہی راہ محبت بری ہی لیکن کبھی ۔۔۔ نہ آئی خضر کبھی اس خراب رستی مین
وہ گھر پہ آکی مری عرض حال سہ لگے ۔۔۔ رہا وہ رستے کا سارا حساب رستی مین
سکی پہرتی ہین دس گذار مین عاشق ۔۔۔ مسافرونکی ہی مٹی خراب رستی مین
لگا ہی ہونگے آئی ہمارے نصیبون مین تو کب ۔۔۔ ہزار ہمپہ ہوئی گو عتاب رستی مین

مجب نہین کشش دل سی میری ای قاصد
ملے اگر تجھی خط کا جواب رستی مین

گلی سی یار کی ہم اوٹھکی چل چکی تھی مگر
مچل گیا دل پر اضطراب رستے مین

یقین ہے زندہ نہ پہونچینگے کوئی جانان تک
جو شوق کا ہی یہی اضطراب رستے مین

وہ رستہ کاٹکے چلتی ہین سیلی مجھسے
کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے مین

۱۷۶

بغل مین دابکے بیچل عدم کو شیشہ مے
ملیگی داغ نہ تجھکو شراب رستے مین

زاہد نہ بری کہ یہ ستانی آدمی ہین
تجھکو پٹے ہر تیسے دیوانی آدمی ہین

غیرون کی دوستی پر کیہ ان تصدیق کیجے
یہ دشمنی کرینگے بیگانے آدمی ہین

جو آدمی پہ گذری وہ اک سوا تمہارے
کیا جی لگاکے سنتے افسانے آدمی ہین

کیا چور ہین جو ہمکو دربان تمہارا لوٹے
کہدو کہ یہ تو جانی پہچانے آدمی ہین

ہی بوند بھر پلا کر کیا منس ہاہی ساقی
بھر بھر کی پیتے آخر پیمانے آدمی ہین

تنے ہماری دلمین گھر کر لیا تو کیا ہی
آباد کرتے آخر ویرانے آدمی ہین

ناصح سی کوئی کہدی کیجی کلام ایسا
حضرت کو تاکہ کوئی یہ جانے آدمی ہین

جب اور قیامت ہو جیگا تمپہ کہکر
کہدینگے صاف ہمتو بیگانے آدمی ہین

ہین وہ بشر کہ مجھسے ہر آدمی کو نفرت
تم شمع وہ کہ تمپر پروانے آدمی ہین

محفل بھری ہوئی ہی سودائیونسی اوسکی
اوس غیرت پری پر دیوانے آدمی ہین

۱۷۷

شاباش داغ تجھکو کیا تیغ عشق کہنی
جی کرتے ہین وہی جو مردانے آدمی ہین

۱۳

میرا شعر وہ کہ گنگنا رہین آپ
تمپہ جمت ہوئی تو یہ بلا ہین

مجھپر افلاک سی میری ہی بلائین آئین
سینیان ہیچی ہوئین سہر بلائین آئین

موت نی مجکو پکارا کہ مری قاتل نے
آئینے آپنے ہتھسی آپ بلائین لین

کسکی زلفین مجھی یاد آئین شبھجے انھین
کہ بلائین مری لینے کو بلائین آئین

آئی دلمین بھی وہ جھانکے نگہبانو نکے
برچھیان تانین ہوئین سامنے تانین آئین

جب ہوئی خاک مری جمع تری کو چھپین
شرط باندھی ہوئی اور اوڑکی ہم آئین آئین

گو محبت سی مری خاک نہ آیا مجھکو
اسپہ مرتا ہون کہ تمکو تو ادائین آئین

ناز ہی اونکو کرم پر کہ نہین جنکا حساب
کس خطاوار کی گنتی مین خطائین آئین

کیا بڑی بات تھی باتون مین وسی بھلا
نہ گلے آئی زبان پر نہ دعائین آئین

کوئی قاتل کی زمین پر جو رکھا ہوگا قدم
آسمان سی مری ماتم کی صدائین آئین

آئینہ دیکھتے ہی بیٹھکے تھام کر دل
پھر کہا وہ مجھی کیون یہ ادائین آئین

داور حشر ہی اب تک ہی امید انصاف
کیا کرینگے جو سنینگے وسکی جفائین آئین

۱۷۸

درد دل کچھ نہ کہا داغ مگر وقت اخیر
داد بیداد کی دو چار صدائین آئین

۱۱

ہم تری بزم سی ای یار چلی جاتی ہین
لے چلے جاتی ہین ناچار چلی جاتی ہین

اوسکا کوچہ ہی کہ ہی عرصہ محشر یارب
سیکڑون طالب دیدار چلی جاتی ہین

حضرت دل کی قضا آئی ہی اوس کوچہ مین
کہ یہ دوڑی ہوی ہر بار چلی جاتی ہین

مرض عشق سی بگڑا ہون کچھ ایسا کہ مجھی
دوسری دیکھکی بیمار چلی جاتی ہین

منتظر دیر سی ہین جلوہ دکھا دی ظالم
ورنہ یہ طالب دیدار چلی جاتی ہین

اسطرح جاتی ہین اوس بزم مین دلکی ہوئی
کہ بندی جیسے گنہگار چلی جاتی ہین

بلبے خدا آپکی بندہ پروری ہے مزاج — آجتک وصل کی انکار چلے جاتی ہین
گرچہ سو سو ہین تغافل کہ نجانی کوئی — اون نگاہونکی مگر وار چلے جاتی ہین
ہم نہین جانتی کچھ دیر و حرم کا رستہ — ہم تو کشتی ہین سر شار چلے جاتی ہین
بھولکر راہ چلے آئی ہین تو بھی جو — ہم خطاوار گنہگار چلے جاتی ہین

۱۷۹ — داغ اس ضعف پہ کی اپنی تو منزل کھوٹی — ۱۱
ہم رہے جاتے ہین سب یار چلے جاتی ہین

شوخی نے تیری کام کیا اک نگاہ مین — صوفی ہی تنکدی مین صنم خانقاہ مین
آنکھین بچھائین ہم تو عدو کی بھی راہ مین — پر کیا کرین کہ تو ہی ہماری نگاہ مین
پوچھا ہون آگی پوچھکر اوس سے مقام عشو — جو فتنہ مجھ غریب کو ملتا ہی آہ مین
دل مین سما گئی ہین قیامتکی شوخیان — دو چار دن رہا تھا کسیکی نگاہ مین
راتین مصیبتونکی جو گذرین تھین آجتک — ماتم کو آئی ہین مرے روز سیاہ مین
اوس توبہ پر ہی ناز تجھی زاہد اسقدر — جو ٹوٹ کر شریک ہو میری گناہ مین
آتی ہی جلد بات سمجھے یا دبار بار — کہتا ہون دوڑ دوڑ کر قاصد سی راہ مین
تاثیر بجلی سنگ حوادث سی آئی کیا — میری دعا ہی ٹھوکرین کھاتی ہی آہ مین
کیسا نظارہ کسکا اشارہ کہانکی بات — سب کچھ ہی اور کچھ نہین نیچی نگاہ مین
جو کینہ آج ہی تری دلمین ستم شعار — جائیگا کل ہی تو دل دادخواہ مین

۱۸۰ — مشتاق اس صدا کی بہت دردمند تھے — ۱۱
ای داغ تم تو بیٹھ گئے ایک راہ مین

بھولی بھلے جو تری گہرین چلی آتی ہین — اپنی تقدیر لیے چلی آتی ہین

تجھ مین تاثیر ہو گر ای شش دل کچھ بھی — تو وہ دو دن مین ہو فی دم مہر مین چلی آتی ہین
وحشت ایسی ہو کہ سائہ سی بھی بچتا ہون — آپ یون سے سیر یا بن مین چلی آتی ہین
ہمسری کون کرین فتنہ خرامی سے تری — سیکڑون کبک سے بڑھ کر مین چلے آتی ہین
روز سنتی ہین نیا ایک اک شیدا ئی — نام نکلا تری دفتر مین چلی آتی ہین
چشم بدمست سی پھر ہمکو ندیکھو دیکھو — غش یہان ایک ہی ساغر مین چلے آتی ہین
سیر بازار سی ہو او نلے لیی ایک شکار — دل بندی زلف معنبر مین چلی آتی ہین
آپ حسرت ہین ارمان ہین سو زو گداز — کیسلے پھر دل مضطر مین چلی آتی ہین
تفتہ جان ہون دم ذبح کرای قاتل دیکھو — جوش آب دم خنجر مین چلے آتی ہین
تہک کے بیٹھون جبھی وحشت مین سیر تا — پانو کی چیخ مری سر مین چلی آتی ہین

۱۸ داغ جا گزہ پھری سوی عدم اپنی رفیق — ہم یہ سمجھے تھے کہ دم بھر مین چلی آتی ہین ۱۳

کشتہ یاس ہون مقتول تمنا ہو نمین — اور اس زندگی خویش پہ مرنا ہو نمین
کچھ خبر ہی نہین اشارہ مری نجری کا — کہ مشتاق ہو نمین کون ہو نمین کیا ہو نمین
نظر آتا نہین ای جوش بسر شک اپنا — کشتی نوح نہین ہون کہ دریا ہو نمین
ظالم و قاتل و سفاک و غضبناک ہو تم — عاشق و شیفتہ و والہ و شیدا ہو نمین
مین اٹھون تو طرف خیز نگاہین اٹھین — مگر اوس بزم مین اوس چشم کا پردا ہو نمین
تو وہ تیر حوادث کہ رین کیون افلاک — کہ اسی واسطی ہون خاک کا پتلا ہو نمین
شمع ساں گھلتی ہی گھلتے سحر آجائیگی — ای شب ہجر کوئی منہ کا نوالا ہو نمین
وا ابکر تجھکو بلا بھیجون ای مضطر لیجاؤن — پر یہ ڈر ہی کہ رقیبون مین تماشا ہو نمین

آپکی جنبش لب نی تو کیا کام تمام
اسی اعجاز پہ کہتی تہی مسیحا ہو نہین

جان دینی پہ اجازت ہی دہان بسم اللہ
دل بیتاب پہ لو فاتحہ پڑہتا ہو نہین

آرزو بنکے رہا ہون کہ نکالی نہ فلک
اوس گلی مین سہمہ تن آج تمنا ہو نہین

چپ رہ ناصح مشفق مجہی غافل نسمجہ
ہان کہی جا جو تری دلمین سنتا ہو نہین

۸۲
داغ کیا پوچہتی ہو مین نہین کچہ کہہ سکتا
خیر جس حال مین ہون شکر ہی اچہا ہو نہین
۱۱

دل مہجور کو آزردہ جو پاتا ہو نہین
اپنی روٹہی کو شب و روز مناتا ہو نہین

جبہہ سائی تری ہلنیر پہ کچہ فرض نہ تہی
اپنی تقدیر کے لکہی کو مٹاتا ہون مین

ایک نظارہ گلشن کی ہوس باقی ہی
رخصت ای کنج قفس پہر ابہی آتا ہو نہین

فرقت یار مین بہوت جو مر جاتا ہون
ملک الموت کو دیوانہ بناتا ہو نہین

دیکہنا شوق شہادت کہ جو وہ بہول بہی چلے
جرم اپنا اوسی خود یاد دلاتا ہو نہین

قفس تنگ سے چہٹنا تو بہت مشکل ہے
نو چکر پر سو گلزار اوڑاتا ہو نہین

میر ساماں ہی تری بزم مین ننگ مہ حشر
اپنی تعظیم کو سو فتنے اوٹہاتا ہو نہین

آسمان ٹوٹ پڑا ہی ستم بیجا کا
یہ ہی میرا ہی کلیجا کہ اوٹہاتا ہو نہین

دیکہکر شکل زبون اوسکے ندل پہر جائے
اس لیی آئنی سی آنکہہ چراتا ہو نہین

چپ کہڑا ہون اسے جواوس کو چہیڑے
شور محشر کی طرف کان لگاتا ہو نہین

۸۳
ہمدرد ہو اخواہ ہین یون تو ای داغ
کوئی نہین کہتا اوسی لاتا ہون مین
۹

باغ مین گل کہلے ہین کہ وہ آتی ہین
اونکلیان سر واہ اٹہاتی ہین کہ وہ آتی ہین

جان مشتاق مری آنکھوں میں آ جاتی ہے
یار جب مژدہ سناتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

جیتے جی کون عیادت کا اٹھاتا احساں
اسلیئے جان ہی جاتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

دیر قاصد کو لگی اسی دل مشتاق جمال
دیکھیں ہمکو بلاتے ہیں کہ وہ آتی ہیں

سیکڑوں دو قدم آگے ہیں جلو میں فتنے
ساتھ اک شور کو لاتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

ساتھ دشمن کی وہ کیا آئی قیامت آئی
خاک میں ہمکو ملاتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

دل و جان پاس سے جاتی ہیں کہ وہ جاتے ہیں
صبر و ہوش و خرد آتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

نہیں منظور جو بچنا تو دم چارہ گری
ہم مسیحا کو ڈراتی ہیں کہ وہ آتی ہیں

۸۴
کون آتا ہی بری وقت کسی پاس ہی داغ
لوگ دیوانہ بناتی ہیں کہ وہ آتے ہیں
۱۱

یہ لوگ کیا اوسی رسوای عام کرتی ہیں
مری بنای پہ کیوں ازدحام کرتی ہیں

تمہاری تیغ و تبر خاک کام کرتی ہیں
گلی پڑی ہی کی سودی مدام کرتی ہیں

جفا کی شکوی پہ منہ سے نگاہ کیوں پھیری
جواب دے ہمیں تجھسے کلام کرتی ہیں

وہ ناتوان ہوں میں میری کاتب اعمال
صریر خامہ کی ہی روک تمام کرتی ہیں

تری گلی ہی نکلنا نہیں قیامت ہے
قدم قدم پہ ہزاروں مقام کرتی ہیں

نہیں ہے غور اونہیں جن سے تم رسیدونکی
وہاں وہ چرخ کو قائم مقام کرتی ہیں

وہی تو عشق کہ جو قیس و کوہکن نے کیا
یہ کام خوب تمہاری غلام کرتی ہیں

اکیلی غیر نے کی کونسی وفاداری
کہ آج وہ مجھی جھک کر سلام کرتی ہیں

جفا میں کیونکر اونہیں سے کہو جہاں خالی ہے
عدو واب اونسی ہمارا پیام کرتی ہیں

وہی خیال وہی انتظار یار انہیں
یہ چشم و دل کوئی میرہی کام کرتی ہیں

۱۰۵ کہان وہ زہرہ جبین داغ پاکباز کہان
فرشتے پر بھی یہ لوگ اتہام کرتی ہین ۱۱

جوش ہی کریدی کہ ہم نے نہان کیا
اب مری بیتابیان مشہور دوران ہوگئین

راز الفت چھپ سکا ہے نہ کبھی ہوگا کسی سے
صاف دلکی حسرتین منہ پر نمایان ہوگئین

مرگئی ہم اک اشاری مین نگاہ ناز سے
آج اپنی مشکلین اک پل مین آسان ہوگئین

سیکڑون دل ہوگئی اندازہ پر تیری نثار
سیکڑون جانین تری چتون پہ قربان ہوگئین

دن نہ پورا ہو چکا ہم ہوگئی آخر تمام
روز فرقت کی خدا کیا سخت گھڑیان ہوگئین

جب دیا اوسنے دلاسا شبکو وقت اضطرار
دلکی وہ بیتابیان سب راحت جان ہوگئین

اب کسی سے دل لگا کر ہم نہونگے پائمال
جو خطائین ہوگئین ای چرخ گردان ہوگئین

واہ ای جوش جنون آخر او بھی ضعف سے
اوسکی ہاتھونکی ہی تار گریبان ہوگئین

وہ نہ آئی جب شب وعدہ نہ آئی مجکو نیند
آرزوئین دلکی سب خواب پریشان ہوگئین

شکوی غیر اوسنکی اگر بیجا ہین بیجا ہی سہی
ابتو یہ گستاخیان مجھسی مرے جان ہوگئین

۱۰۶ داغ اب یوسف کہان لیلی کہان شیرین کہان ۱۲
جو حسین شکلین تھین یہ خاک پنہان ہوگئین

دل کو بہلاؤن کہان تک کہ بہلتا ہی نہین
یہ تو بیمار سنبھالی سی سنبھلتا ہی نہین

آپکا زور مری دل پہ نکیونکر چلتا
کیا مرا حبکا عمل تھا کہ جو چلتا ہی نہین

چمن دہر مین یہ عاشق ناکام ترا
وہ شجر ہے کہ کبھی پھولتا پھلتا ہی نہین

نالہ نکلا کبھی دل سی تو کبھی آہ و فغان
پر تری وصل کا ارمان نکلتا ہی نہین

اوسکی ہاتھون مہ جبتک کسی مظلوم کا خون
اپنی ہاتھونمین حنا وہ کبھی ملتا ہی نہین

ہین تری راہ محبت مین ہزارون منزلین
دیکھہ مجکو بجز اس راہ کی چلتا ہی نہین

دن دہلی آیکا وعدہ ہے کسی سے لیکن
آج یہ دن وہ قیامت ہے کہ ڈھلتا ہی نہین

شمع کی طرح سی رونا ہی ہی عاشق تیرا
مثل پروانہ فقط آگ مین جلتا ہی نہین

موم ہوتا ہی مری آہ سی پتھر لیکن
سنگدل ایک تہ اول کہ پگھلتا ہی نہین

خضر ہی تو اسی گرداب سی چکراتی ہین
ڈوب کر بحر محبت مین جو چلتا ہی نہین

تیرہ بختی نگئی اپنی تو جانا مینے
کہ کبھی رنگ زمانیکا بدلتا ہی نہین

۱۸۷ — ۹

کس سے دل خم ابروسی نکالون ای داغ
پڑگیا پیچ کچھ ایسا کہ نکلتا ہی نہین

حضرت دل آپ ہین جس پہ مہربان
مرگئے لاکھون اسے ارمان مین

عشق جس کشتی کا تو ہو نا خدا
وہ نہ آئی کس طرح طوفان مین

اوس سی پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہدیگی تمہاری کان مین

میرے مرنیکی خبر سنکر کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین

گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین

دل کی قیمت اک نگہ ہے ای صنم
آگئے جو آئے ترے ایمان مین

جس نی دل کھویا اوسیکو کچھ ملا
فائدہ دیکھا اسی نقصان مین

لیجیے دیتا ہون مین دل کی سوا
اور جو کچھ ہے مرے امکان مین

۱۸۸ — ۱۳

کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تم اور ہے سامان مین

کس محبت سے بسر ہم شب غم کرتی ہین
رات بھر ہای صنم ہای صنم کرتی ہین

برسون برساتی ہین جب تیغ ظلم کرتی ہین
کس تکلف سے وہ تکلیف ستم کرتے ہین

دلکو ہوا لاگ تو ہو کچھ کسی صورت کا لگاؤ
لطف کیسا کہ وہ اب جور بھی کم کرتے ہین

اشک خونبار خجالت عصیان سے نہین بے تاثیر
نار دوزخ کو یہ گلزار ارم کرتے ہین

ڈر ہے منعم پیری دم فرج نہ خنجر اوسکا
پڑھ کی ہم سورۂ اخلاص کو دم کرتے ہین

شوخ تم شیفتہ ہم دونون ہین ہمچین مگر
پھر ذرا صبر جو کرتے ہین تو ہم کرتے ہین

آپکو دوست کے مرنیکی خوشی ہان یہ حال
کوئی دشمن بھی جو مرتا ہی تو غم کرتے ہین

ہای اوس کشتے کی قربت کا مقدر جسکو
سجدی مٹ مٹکے ترے نقش قدم کرتے ہین

ہمین بدنام ہین جو وے بھی ہمین ہین بیشک
ہم ستم کرتے ہین اور آپ کرم کرتے ہین

خوف ہو اونکو یہان تک تو ہم آغوشی کا
میری تصویر کے بھی ہاتھ قلم کرتے ہین

بانکپن کرتی ہین فتنون سے لگا ہین تیری
چال محشر سے بھی تیری نقش قدم کرتے ہین

مجھسے کہتا ہی یہ احسان جتا کر ظالم
ہم سوا تیری کسی پر بھی ستم کرتے ہین

۱۷۹

جنکو تم داغ پر اعہد شکن کہتے تھے
لو مبارک ہو وہ پھر قول و قسم کرتے ہین

۱۱

دل ہی تو ہی نہ اکیون دم بھی تو ہی بجا کیون
ہمکو خدا ہو صبر دے تجھسا حسین بنا کیون

تیری تلافی جفا جب نہو تا بروز حشر
عاشق نامراد عشق اپنی کیے کو پاے کیون

جملہ رفیق و ہمطریق رہزن راہ عشق ہین
سایہ خضر ہی کیون نہ ساتھ ہمارے آے کیون

گو نہین بندگی قبول پر ترا آستان تو ہی
کعبہ و دیر مین ہے کیا خاک کوئی اور اے کیون

لاگ ہو جا لگاؤ ہو کچھ بھی نہو تو کچھ نہین
بیٹھے پرشتہ آدمی بزم جہان مین آے کیون

حیرت شوق یہ کہان وقت ہی جب نکل گیا
اب تو مین یہ تمنا مین صبر کیا تمہا ے کیون

روفی [illegible] ہین رنج پہ پیری شادان ہون — پھیر مین کچہ تو ہی مزدور کو تاہی کیون
عشق [illegible] ہم ہکو لاگ ہوش نہ سہی اتفاق — پر یہ کہون ہے کیا کہون تجہ سے تمام اوسای کیون
[illegible] جو نہ دوبارا آسکی زہر ہی تیری جای کیون
[illegible] عیب نہین تو راز دل ہم سے نہی چہپای کیون

۱۹۰ — پردۂ عشق ہو چکا واغ یہی قرار تا — ۲۱
صبر پر آہ آہ کیا ضبط پر ہای ہای کیون

کیا کہا سہر تو کہو دیکہی خبر کچہ بہی نہین — کیون یہ کیا ہے خم گیسو مین اگر کچہ بہی نہین
نہ یہ خورشید قیامت نہ یہ مہر لب غیر — کچہ تو ہو حال مگر داغ جگر کچہ بہی نہین
جوش ہی اہل ہوس کا مگر الطاف ترا — اہی سب کچہ اہی اہی شعبدہ گر کچہ بہی نہین
نہ بصارت نہ اشارت نہ خجالت نہ حیا — تجہمین تو دیکہنی کو دیدۂ تر کچہ بہی نہین
آنکہ پڑتی ہے مجہمین پانون کہمین پڑتا ہے — سبکی ہے تمکو خبر اپنی خبر کچہ بہی نہین
دل ہی سینے مین نہان دلمین نہان کیا کیا کچہ — چہوڑ نیکی تری دزدیدہ نظر کچہ بہی نہین
رات کی رات کا مہمان ہے مریض ہجران — صبح تم آئی تو کیا آئی سحر کچہ بہی نہین
دہوم ہے حشر کی سب کہتے ہین یون ہی یون ہے — فتنہ ہی اک تری خو کر کا مگر کچہ بہی نہین
اونکو بیتاب کیا کچہ نکیسا نالۂ دل نے — یہ تو کچہ بہی نہوا یہ تو اثر کچہ بہی نہین
نکرون نالہ تو کس شغل مین کاٹون اوقات — یہ تو مانا کہ بہ انوس اثر کچہ بہی نہین
کعبے جانا بہی تو بیجانی سی ہو کر زاہد — دور اس راہ سے اللہ کا گہر کچہ بہی نہین
لامکان مین بہی تو کچہ جلوہ نظر آتا ہے — بیکسی ہین تو کچہ اور سوا ون جدہر کچہ بہی نہین
اک خدائی ہو کچہ بہی نہین تو سب کچہ ہے — اک فنا میری کہ سب کچہ ہے مگر کچہ بہی نہین

خواب میں جو کچھ دیکھا خلد کو بھی واعظ — اجی بس رہنے دو بھی ان لطف کو کچھ نہیں
کچھ ہے یہاں خاک تو اک جنبش دامان کی ہے — تیری موجوں کی یہی بات کچھ نہیں
آئینہ دیدۂ انساں ہی سہی پر اے چشم — وہ وہی کچھ دیکھتی ہیں جنکی نظر کچھ بھی نہیں
میری ہی جوش طبیعت نے اوٹھائے ہیں فساد — خیر سے آپکی طینت میں تو شر کچھ بھی نہیں
غیب سے عیب ہے جب سے گذر جاتا ہے — اب بجز بے ہنری مجھمیں ہنر کچھ بھی نہیں
ای نگاہ غلط انداز ادھر کچھ تو سہی — ای تغافل اثر وعدہ گر کچھ بھی نہیں
غیر کی نسل کا انکار مزا دیتا ہے — پھر اسے طرح کہو بار دگر کچھ بھی نہیں

۹۱ — حشر تک ست جنوں سی نہ خجل ہوں اے داغ — کہ مری یاس بجز دامن تر کچھ بھی نہیں

دست بے حسرت لیلی تا بگریباں نہیں — ہاتھ اوس تار میں اوسکا جو گریباں نہیں
لعبت لالہ کو اسنی دل پژمردگان میں نہیں — یہ نئی وہ پھول نہیں ہیں جو گلستاں میں نہیں
تیری اقرار میں انکار تری ہاں میں نہیں — عہد میں عہد یہ پیماں کسی پیماں میں نہیں
بے ثباتی کی سوا اور کوئی کیفیت — میری توبہ میں نہیں آپکی پیماں میں نہیں
راہ میں ہمسی ملا دیتی ہی شوخی اونکو — کہ ابھی ہیں تو ابھی چشم نگہباں میں نہیں
ہم نہ مدت سی یہ کہتی تھی کہ مر جائینگے — تم نہ برسوں سی یہ سنتی تھی کچھ انساں میں نہیں
گل کو ملکر تری عارض سی ملا حسن قبول — ورنہ کیا سبزۂ بیگانہ گلستاں میں نہیں
خاک دیکھوں تجھی ای چاک جگر کیا دیکھوں — اونکی دامن میں نہیں اونکی گریباں میں نہیں
محکوہ حیرت کا گمان دلمیں تمنا کا یقین — نالہ کہتا ہی کہ اس خانہ ویران میں نہیں
پہلے تھی دلمیں کسک اب ہو ہر رگ رگ میں کسک — میں ای درد تجھی سی ہی تیرے ارمان میں نہیں

جلوہ ہوش ربا دیکھ لیا ای موسیٰ
یاں تحیر مین وہ لذت ہی جو عرفان مین نہین

نگہ شوخ جو ٹھہری تو مرا دم نکلے
نیشتر مین وہ تڑپ ہی جو رگ جان مین نہین

واہ بیداد وہی گر خاطر سفاک مین ہے
درد بیدرد وہی گر اس دل ویران مین نہین

دیکھیے راہ مین ٹھوکر ہے نہ کہلجائے گرہ
ایک فتنہ ہی پہ دل گوشۂ دامان مین نہین

ناز کو فتنہ بناوٹ کو بلا کہتے ہین
سادگی اک تری گنتی کسی سامان مین نہین

اب کب اس چشم نظر باز نے دھوکا کھایا
جو کیا آپکے ٹوٹے ہوئے پیمان مین نہین

اف رے جلوہ کہ نہین اور نگہ شوق مین ہے
بلبے پردہ کہ وہ ہی اور دل حیران مین نہین

رنگ گل نغمۂ بلبل اثر باد بہار
جیسے ہم قید ہوئے کوئی گلستان مین نہین

مانگتا قرض تری واسطے ای چشم خیال
پر سیاہی ہی سفیدی شب ہجران مین نہین

ہو جو تاثیر تو ہیری کی کنی ہی قاتل
کیا کرون اشک مرا تیری نمکدان مین نہین

خار ہین بلبل و پروانہ سر بزم چمن
کیا کٹکتے ہوئے کانٹے تو بیابان مین نہین

اب تغافل ہی سے ہم چیر کرینگے ناچار
آج لڑتی ہوئی نظرین صف مژگان مین نہین

۱۹۲

داغ ہم تربت مجنون پہ چڑہائے چادر
پریہان تار کفن کو بھی گریبان مین نہین

۱۰

کہان وہ گئے عیش و عشرت کے دن
مصیبت کی راتین ہین آفت کے دن

خبردار ای دل خبردار رہو
نہین اب نہین تیری غفلت کے دن

فزون روز محشر سے ہر گھڑی
گنین کسطرح تیری فرقت کے دن

کہان ہے ہنس بول کر کوئی دم
گزرتے ہین یکسان رخصت کے دن

یہ اچھا نہ پورا تو ہو گا بھی
جو وعدہ رہے گے قیامت کے دن

ستم کر نہ پہلے ہی اے نوجوان — ابھی آگے ہین تیری شہرت کے دن
جوانی کو ترسا کرین خضر آپ — پھرینگے قیامت کو حضرت کے دن
بلا وا تجھے دیدیا اے اجل — بلا لینگے ہم تجکو فرقت کے دن
وہ راتین وہ باتین وہ گاہ گاہ غضب — جوانی مین تھی کس شرارت کے دن

۱۹۳ — یہ ہے داغ کی عرض یا مصطفے — نہ محروم ہون مین شفاعت کے دن ۱۳

دست گلچین سے چھٹا آیا کف صیاد مین — مین گل بازی ہون کیا اس گلشن ایجاد مین
کونسی خوبی نہین تیری قد آزاد مین — شاخ ہی کیا سرو مین طرہ ہی کیا شمشاد مین
حشر مین ونکا مرا اس دھوم سے ہوگا ملاپ — اہل محشر کہینگے کا دن مبارکباد مین
یارب نمدار ستم کوئی نیا نکلا کہ آج — غش ہی وہ بیداد گر خود لذت بیداد مین
بنتی ہین تیری کمر کی کیا خیالی صورتین — چھنتی ہین باریکیان کیا مانی و بہزاد مین
ناتوانی ناتمامی نا امیدی نارسی — ہمنے بھر رکھا ہی کیا کیا دامن فریاد مین
ہمسفیرو منکی ہی اک باد صبا پر سان حال — پوچھ جاتی ہی کہ کیا باقی رہا صیاد مین
آگے یہ گردش کہان تھی پر کوئی گردش نہ دہ — آگیا تیری نگاہ خانمان برباد مین
ہی یہی ذوق اسیری تو اسیری ہو چکی — مین نہین پھولا سمانیکا کف صیاد مین
ہر بگر مین داغ یا ہی گنج قارون مین دفن — غم ہی دلمین یا ہی قیدی قلعہ فولاد مین
عشق کے کوچے نی ہمکو وہ دکھایا ہی بہشت — حضرت آدم نے جو دیکھا نہ اپنی یاد مین
محتسب تیرہی دل تیرا تری کسکام کا — وال جمے اسکو کسی مےخانی کی بنیاد مین

میرے ولسے داغ پوچھے کوئی دلی کے نہ

۱۹۴ لطف تنہا دونون جہانکا کہان آباد ہے

ہین کہان اور بزم خواب کہان — لائی اسی ہستی خراب کہان
اوسنے کہدی ہزار زود دل کی — اب مری بات کا جواب کہان
ہمنے بہی صبر دل کو دی ہی لیا — اب وہ اگلا سا اضطراب کہان
دل پہ گرمی ہے تیری ای بلبل — یون کلیجا ہوا کباب کہان
رات اور رات بہی جدائی کی — اب نکلتا ہے آفتاب کہان
بات کرنی جسے نہ آتے ہو — بات سننے کی اوسکو تاب کہان
وعدہ حشر آپ کرتے ہین — چارون بعد یہ شتاب کہان
کافرون سی ہی جب بہری دوزخ — غیر کے واسطے عذاب کہان

۱۹۵ لعب و دیر مین جو داغ نہین — پہر ہے یہ خانمان خراب کہان

جلوی مری نگاہ مین ان مکان کی ہین — مجہسے کہان چہپنے وہ ایسی کہانکی ہین
کہلتے نہین ہین راز جو سوز نہانکی ہین — کیا پوٹنی کیواسطے چہالی زبانکی ہین
کرتی ہین قتل وہ طلب مغفرت کی بعد — جوتہی دعا کی ہاتہ وہی امتحانکی ہین
جسدنسی کچہ شریک ہوئی میری مشت خاک — اوس روز سی زمین پہ ستم آسمانکی ہین
قاصد یہانسی برق تہا پر نصف راہ سے — بیمار کی ہی چال قدم ناتوان کی ہین
بازو وہ کہائی تمنی لگاکر ہزار ہاتہ — پوری پڑین تو وہ بہی بہت امتحانکی ہین
ناصح کی سامنی کبہی سچ بولتا نہین — میری زبان مین رنگ تمہاری بانکی ہین
کیسا جواب حضرت دل دیکہئی ذرا — پیغامبر کی ہاتہ مین ٹکری زبان کی ہین

کیا اضطراب شوق نی مجکو خجل کیا
عاشق تری عدم کو گئے کسقدر تباہ

وہ پوچھتی ہین کہی ارادی کہانکی ہین
پوچھا ہر ایک نی یہ مسافر کہانکی ہین

۱۹۶ ہر چند داغ ایک ہی عیار ہی مگر ۱۱
دشمن ہی تو چہنتے ہوی ساری جہانکی ہین

کہویا گیا ہون دیکی پتا نامہ بر کو مین
مجکو تباہ چشم مروت نی کر دیا

اپنی خبر کو جاؤن الہی کدہر کو مین
ملجائی تو چراؤن کسیکی نظر کو مین

بس ہاؤ کیا کرو گی نظر سی جگر کو مین
لو آؤ تم اودہر کو کہری ہوا ادہر کو مین

خاموش اب تو شکوہ ہمسایہ نی کیا
جاکر در قبول پہ جہڑکی گئی دعا

پہر تو ہی آہ نیم شبی اور سحر کو مین
صد شکر جاکی آپ نہ لایا اثر کو مین

مہر و وفا و راحت و آرام کو رقیب
میرا طریق عشق جداہی جہان سی

جور و جفا و کاوش خون جگر کو مین
چلتا ہون چہوڑ چہوڑ کی ہر رہگذر کو مین

تمتو وہ پاسا ہو کہ در تک کبہی آؤ
دل دیکی اونکو اور بہی امید بڑہ گئی

آتا تہا منہ چہپائی کہین سی سحر کو مین
جانا تہا یہ کہ چہوٹ گیا عمر بہر کو مین

دونون مین ایک تو نکل آئیگا سخت جان
۱۹۷ ای داغ صبح حشر تہی صبح شب وصال ۹

دیکہونگا آج دل ہی لڑا کر جگر کو مین
جب یہ کہا کسی نے کہ جاتا ہون گہر کو مین

بات میری کبہی سنی ہی نہین
جانتے وہ نہ ہی پہلی ہی نہین

دلگی اونکی دلکی ہی نہین
رنج بہی ہے فقط ہنسی ہی نہین

لطف مے تجہسے کیا کہون زاہد
ہای کمبخت تو نے پی ہی نہین

اور گئی یون وفا نہ [illegible]
جان کیا دون کہ جاتا ہو [illegible]
ہم تو دشمن کو دوست [illegible]
ہم سے آزرو پہ جیتے ہین
دل لگی دل لگی نہین ناصح

[illegible] ہی مین تھی ہی نہین
[illegible] یہ چیز لیکے دی ہی نہین
پر کہ پین کیا تری خوشی ہی نہین
یہ نہین ہے تو زندگی ہی نہین
تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہین

۱۹۸ ۸ وداع کیون مکو ہو فرماتے
وہ شکایت کا آدمی ہی نہین

سحر جو آئنہ پہ رشک ماہ دیکھتے ہین
کچھ اسطرح کہ وہ قاتل سوال کرتا ہو
ہمیشہ کسکی نہی اور کسکی ہتی ہے
کوئی بھی مجھسے شب وعدہ یہ نہین کہتا
خدا کا خوف نہین پر بتونسے ڈرتا ہون
کسیواسطے آنکھین خدا نے دین ہمکو
اونہین طور کی تجلی سے

نگاہ دیکھنے والے نگاہ دیکھتے ہین
ہمارے منھ کو ہمارے گواہ دیکھتے ہین
بنا ہے جاتے ہین جبتک بنا دیکھتے ہین
اوٹھو چلو کہین جلدی وہ راہ دیکھتے ہین
گناہ گار نہ بیگناہ دیکھتے ہین
کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہین
جو خوش نصیب ہی جلوہ گاہ دیکھتے ہین

۱۹۹ ۹ ہے کیواسطے لو داع کی خبر جلدی
اوسکا حال نہایت تباہ دیکھتے ہین

کیون قسم کھاتی ہو [illegible] آتے ہین
[illegible] ہین کہین وقت راز آتے ہین
وہ قیامت ہین [illegible] آتے ہین
[illegible] ہے [illegible]

سیکھ لی ای فلک اوسکی نگہ پر فن ہی
شعبدی تجکو کہان شعبدہ باز آتی ہین

قاصد اوس شوخ کی انداز قیامت ہونگے
جسکی تصویر کو سو طرح کی ناز آتی ہین

آپکی بزم سی لیجاتی ہین سو رنج و ملال
جی سی جانیکو ہم ای بندہ نواز آتی ہین

لاکھہ تو جال بچھاتی مگر آزاد مزاج
تیری ہمدم ہین کب ای زلف دراز آتی ہین

شمع کیطرح سی اپنا نہین جلنا رونا
غش پہ غش ہمکو دم سوز و گداز آتی ہین

(۳۰۰) ساتھہ نواب کی حج کرکی پھری ہم ای داغ (۹)
ہند مین دوم ہی مہمان حجاز آتی ہین

کبھی فلک کو پیر اول جلو نسی کام نہین
اگر نہ آگ لگادون تو داغ نام نہین

وفور یاس نی یہان کام ہی تمام کیا
زبان یار سی نکلی تھی نا تمام نہین

وہ کاش پھل کے انکار پہ ہی قائم ہون
مگر اونہین تو کسی بات پر قیام نہین

آہی ترنی حسینونکو کیون گیا پیدا
کچھہ انکی ذات سی دنیا کا انتظام نہین

سنائی جاتی ہین در پردہ گالیان مجکو
جو مین کہون تو کہین آپسی کلام نہین

وہ آئینگے شب وعدہ یقین نہین ای دل
چراغ گھی کی جلاؤن یہ ایسی شام نہین

سوای جور و جفا ماورای بغض و دغا
بتون کی واسطے دنیا مین کوئی کام نہین

پیون پلاؤن تجھی دو ہی سی رمضان
یہ روز عید ہی زاہد مہ صیام نہین

(۲۰۱) دبا کیا ہے سنے وہ جو آپ کی باتین (۹)
رئیس زادہ ہی داغ آپ کا غلام نہین

مزا جو چاہیی اوسکی ستم مین خاک نہین
جب آئی خاک اوڑانی کہ ہم پر خاک نہین

مری عیادت کو آئے ہین یان تماشا ہین
ابھی فلک ہی ابھی ایکدم مین خاک نہین

چلا ہی کعبی کو تو خاک چھانتے زاہد
فقط خدا ہی خدا ہی حرم مین خاک نہین

ہمیشہ کافر و مومن پہ ظلم ہوتے ہین
سوائی سنگدلی اوس صنم مین خاک نہین

بنا ہی فتنہ خرامی سی فتنہ سر زدہ
زمین پر تری نقش قدم مین خاک نہین

بتونکی بدلی جو حورین ملین تو خاک نہین
ہماری واسطی باغ ارم مین خاک نہین

ہمین تھی وہ جو کبھی تھی خزانۂ عرفان
ہمین ہین اب کہ جو دھونڈھو تو ہم مین خاک نہین

ملے تھے خاک مین ہم واسطی کہ یار ملے
مگر ملا ہمین ملک عدم مین خاک نہین

۱۰۲ گئی رقیب کے گھر داغ وہ شب وعدہ
اثر تری تپش و رنج و غم مین خاک نہین ۱۰

پھرا ہوا جو سیلی نظر کو دیکھتی ہین
لگا لی سیر ہم اپنے جگر کو دیکھتی ہین

نظر حرا کی وہ یون ہر بشر کو دیکھتی ہین
کسیکو یہ نہین تا بت کدہ ہر کو دیکھتی ہین

بنی ہوی ہین وہ محفل مین صورت تصویر
ہر ایک کو یہ گمان ہی ادہر کو دیکھتی ہین

فروغ ماہ کہان یہ شب جدائی مین
چراغ لیکے فرشتی سحر کو دیکھتی ہین

تمہاری پاس کہین بھول کر نہ آیا ہو
ہمین تلاش ہی ہم نامہ بر کو دیکھتی ہین

ہمین گمان یہ ہوتا ہی ہمکو روتا ہی
کسیکا جو کسی نوحہ گر کو دیکھتی ہین

خیال بعد فنا بھی ہی دوست دشمن کا
ہم آنکھ بند کیی ہر بشر کو دیکھتی ہین

آجکل ہی پورا ہو وعدۂ دیدار
نہین تو اور کسی جلوہ گر کو دیکھتی ہین

[illegible] ہر لفافی پہ خط کی نگہ اپنی
قدم قدم روش نامہ بر کو دیکھتی ہین

[illegible] شب ہوا عرصہ تماشے کی
[illegible] جس بشر کو دیکھتی ہین

[illegible] داغ [illegible]
[illegible] اپنی کمر کو دیکھتی ہین

[illegible] دیکھتی ہین

حیا تو دیکھیے آنکھ نہی سی بھی پردہ ہے
وہ اپنی ہاتھ ہی پہلی سحر کو دیکھتی ہین

خدا کری سر محشر وہ بت ہو بی پردہ
کہ ہم ہی دیکھتی ہین سب کدھر کو دیکھتی ہین

کل نہ آئی کہین داغ آرزو ڈر ہے
وہ چیر کر مری زخم جگر کو دیکھتی ہین

کسی سی کچھ نہین مطلب کہ دیکھنے والے
تمہاری آنکھ تمہاری نظر کو دیکھتی ہین

۲۰۳

سکندر آئنہ ای داغ جام جم دیکھی
ہم اپنے خسرو والا گہر کو دیکھتے ہین

۱۲

شراب ناب ہے ہر رنگ کے اپنی پیالے مین
وہ طرہ کونسا گل مین نے کیا ہی شاخ لالی مین

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالی مین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والی مین

نہ کیون ہون کعبہ مستانہ ادا ہین میری نادان مین
گدائی میکدہ ہون سر طرہ کی ہی پیالی مین

نگاہین دل ہین معشوقی ہی اور وہ ہی ہی تمنا
بہرین ہین قہر کی انداز اس نازونکی ہی ادا مین

خبر سنکر مری مرنیکی وہ بولی رقیبون سی
خدا بخشی بہت سے خوبیان تھین مرنیوالی مین

قیامت کے خلش آفتکی کاوش قہر کی سوزش
مری دلمین تری حسرت ہی یا کانٹا ہی چھالی مین

گھلا جاتا ہی زاہد آرزو مین حوض کوثر کے
کوئی تصویر اوسکی کھینچدی میری پیالی مین

تمہارا اوڑکی آنا اور مریض غم کا مرجانا
مری جان فرق ہوتا ہی پہلے مین سنبھالے مین

لباس سرخ سی ہوتا ہی کب خونی کفن کوئی
نچوڑو تو لہو کی بوند تک نکلی نہ لالی مین

عجب کیا ہی شب غم عکس سے اپنی چمک جاتی
جو دیکھی منہ نہ پیتا آئنہ لیکر اوجالی مین

یہ کیسا بخ ہی یارب بیکتی ہی خوشی جس سے
کہ نشے کی ہی کیفیت مری دشمن کے نالی مین

نگاہ شوخ ہی حلقہ مین چشم شرم آگین کے
تماشا ہی کہ بجلی کوندتی ہی آج بالی مین

۱۳

مجھے تو فرمایا تمہین نے داغ کیسی ہین

۲۰۴ نہیں ہوا ماہ کامل میں نہیں رہتی ہولالی میں ۱۹

رہیگا کوئی تو تیغ ستم کی یادگار دونگا — مری لاشی کو ٹکرے دفن کرنا سو مزار دونگا
کسیکی نرگس مخمور کچھ کہدی اشارہ نہیں — مزا ہی رات دن چلتی رہے پر بیمار گار نہیں
وہ غنچہ ہوں شگفتہ دل ہما عالم کی خار دونگا — وہ کانٹا ہوں نہ کھٹکا میں کسیکو گلعذار دونگا
جنونیں دیکھیو میدان کسکی ہاتھ رہتا ہے — پری ہی آملو نہیں ہوش اور ایکا ہی خار دونگا
بڑی تمکین میں کچھ شوخی تو کچھ شوخیمیں متانی — ہوئی تم اور ہی کچھ اور آگر میں پیار دونگا
وہ شرمائی ہوئی آنکھیں وہ گھبرائی ہوئی باتیں — نکلکر گھر ہی وہ گھبرا ترا امیدوار دونگا
عیادت کی لیئے وہ بیخبر آیا کہ موت آئی — آشاری ہوگئی کیسی مری بیمار دار دونگا
اجل کا نام لیں تقدیر کو روئیں مجھ کو سمجھیں — مری قاتل کا چرچا کیوں ہے میری سوگوار دونگا
دل اپنا کسکا شیدا ہی تمہارا والہ و شیدا — یہ کسکی جان نثار دونگا تمہاری جان نثار دونگا
بلا سے دشمنی نہیں میرے طرف کیا تک کہیں آکیدہ — ابھی تو ہو رہی ہے تمہیں غیر سی باتیں نثار دونگا
کوئی جنت کا خواہاں ہو کوئی کوثر کا طالب ہے — اوڑا کرتی ہو بی پر کی ہمیشہ بادہ خوار دونگا
اسی گلشن کی کھائی ہو ہوا تا زندگی میں نے — جو مرجاؤں تو میری پھول کرنا گلعذار دونگا
ہوا ہی غیر کی طالع میں کیا ثابت پسیا ہے — نشان مشتری ملتا نہیں میری ستار دونگا
جو ہم اور جو سو ہو دیکھ رہوان ہو چکے اسی کہیں — بجای برگ پیدا ہون نشیمن شاخسار دونگا
پھرا جاتا ہی اوس بت کی طرف بخت اہل ایما کا — مسلمان اپنی غیرت سے نہ منہ پھیرین مزار دونگا
خطا ہوتی ہو کیون عہد وفا کی ذکر پر میرے — نہ تم وعدہ خلاف ہونگے نہ ہم بی اعتبار دونگا
غضب ہے کہدی اس سادگی پر مرگیا کہنا — کہا تھا کس نے ہونٹ چبین تم میری سوگوار دونگا
کہی کیا تیر سر ہونے میں ہی جو ہی تھا [illegible]

جلانا داغ کا اچھا نہین یہ دم غنیمت ہے
کہ ایسا باوفا اک آدہ نکلیگا ہزارونمین

۲۱

ہے جانی تو کیسا جانی وہ کیتا ہی ستمگارونمین ستمگارونمین عیارونمین دلدارونمین یارونمین
ہے دل تو کیسا شیشہ نہ ٹوٹا بادہ خوارونمین یہ تو بہ ٹوٹ کر کیون جا ملی پرہیزگارونمین
گمان ہی درخت زاہی محتسب ہم بادہ خوارونمین تری ڈر سے وہ کافر جا چھپی پرہیزگارونمین
ملیگا بعد میری پہنچ مجھسا قدردان اسکو قیامت تک رہیگا بخت تیرہ سوگوارونمین
ہوئی گرم عنان جب جوش صبر و تاب عقل و دین دل بیتاب ہی داخل ہوا یا پنجون سوارونمین
جوار مانو نہین ہم میرا تو پیکانو نہین دل میرا یہ خوش ہی اپنی یارونمین خوش ہی اپنی یارونمین
فرشتون ہی سر روز جزا تکرار ہونی ہے لگا رکھا ہی ہمکو بھی کسیسی جان نثارونمین
کوئی غنچہ دہن ہنسکر ہمین اب کیا ہنسائیگا بہارین منہی ہوتی ہین بہت اکلی بہارونمین
دکھادینگی صف محشر مین ہم کتنی نکلتے ہین جو پوچہا اور کسی کو ہی مری امیدوارونمین
پڑینگے تیری گردنمین وہ تو نمین ہاتہ ای ظالم لہو بولیگا آخر ہی بھی بیونکی پکارونمین
خوشی مرگ عدو کی لاکہ غم سی ہو گئی بدتر مری آنکھون نے دیکہا ہی کسیکو سوگوارونمین
تغافل مانع دیدار ہوگا مین نہ مانونگا نگہ تیری ترپکر جا ملیگی بیقرارونمین
مرا ہی دل نہو مین ہی نہون ای مرگ بایوسی خدا جانی یہ کسکی فاتحہ ہے آج یارونمین
حقیقت برق کی کیا ہی مگر اوس سے بنی تی ہے سنبہلکر بیٹہنا جب بیٹہنا تم بیقرارونمین
خدا کی سامنی قسمین کہانا دیکہنا ڈرنا ہمین تم آپنے ٹہہرا دیا نے اعتبارونمین
انہین لوگونکی آنی سی تو میخانیکی ہی عظمت قدم لو شیخ کی تشریف لائی بادہ خوارونمین
تری برق تجلی گر نہ جاتی تو کیسا ہوتا گمان بیتابیہ تیرے ہوتے ہی امیدوارونمین

وہ ہی افسردہ دل عالم بجا ہی یہ اگر کیجے
کہ مردی ہین نہین ہر اور زندی ہیں ہمارونمین

وہ کترا کر چلے ہین میکدہ سی حضرت زاہد
بڑی مرشد ہین ہاتھون ٹھہرانا ہمارونمین

مرا اختر جلایا ای فلک تجہیز گر دی بجلی
شب فرقت کیسی آگ روشن تہی ستارونمین

۲۰۶

پڑا رویا کری وہ داغ بیکس مطلع تنہا
کہ جسکی رات دن ہنس بولکے گذری ہمارونمین

۹

کمر جاتی ہو دل لیکر یہ دلدارونکی باتین ہین
تمہاری تو وہ باتین ہین عیارونکی باتین ہین

سوال وصل پر تکرار کیا کیا لطف دیتی ہے
انہین دلسی پسند اپنی خریدارونکی باتین ہین

خرابانی ہین سب اللہ والی لوگ ای زاہد
جو باتین مرشدونکی ہین وہ میخوارونکی باتین ہین

تجلی دیکہتی ہی حضرت موسی کو غش کو آیا
نہ نکلی بات بھی منہسی یہ ہشیارونکی باتین ہین

وہ کہائین لب پہ ملی عجاز یا جادو کرین آنکہین
بظاہر فرق ہی پر ایک ان چارونکی باتین ہین

کمر عشق و جنون مین گفتگو ای ناصح نادان
ترا منہ ہی کہ تو بولی یہ سرکارونکی باتین ہین

فرشتونکی الہی کیا سنونمین قبر کے اندر
کہ میری کانمین اب تک ہمارونکی باتین ہین

وہ کہا دی کسنی چشم مست جو ایسی بہکی ہوئی
کہ مجہسے آج کچہ بہکی ہوئی یارونکی باتین ہین

۲۰۷

بتونکی ایک چپ ہی داغ لاکہونکو ہرائی ہی
جسے سمجہے ہو خاموشی وہ عیارونکی باتین ہین

۹

وہ ہنسی کبھی کو ذرا سی ہوئی ہم جانتی ہین
دیکہ لیتا ہی جو کوئی وہین تہم جاتی ہین

[illegible] گذری کہا لا ہمین ہم جانتی ہین
پھر نہ آئینگے کبھی کہا کی قسم جاتی ہین

[illegible] تا صد کا علم ہوتا ہے
عیب کو ہنر ہین بن بن کے قلم جاتی ہین

[illegible]
[illegible] ہان انکی قدم جاتی ہین

ہر دم بہر بہانہ آتا ہے نیند کی سی قرار — جب تصور میں وہ آتی ہیں تو کم جاتی ہیں
مرتے ہیں تو کس کے سر، ہے ظالم کی کہا — ہاتھ آئی ہوئی انداز ستم جاتی ہیں
دل کا کیا حال کہ دل بھی جگر و جاں نہ رہا — لیکن انگڑائی کہاں نازسی ہم جاتی ہیں
خوف عصیاں ہے کہ مردوں نے کفن پہنا ہے — بھیلیں لی طرف ملک عدم جاتی ہیں

۲۰۸ — حضرت داغ یہ ہے کوچۂ قاتل اوٹھیے
جس جگہ بیٹھتے ہیں آپ تو جم جاتی ہیں

تیری صورت کو دیکھتا ہو نہ میں — اوسکی قدرت کو دیکھتا ہو نہ میں
جب ہوئی صبح آگئی ناصح — انہیں حضرت کو دیکھتا ہو نہ میں
وہ مصیبت سنی نہیں جاتی — جس مصیبت کو دیکھتا ہو نہ میں
دیکھنی آئی ہیں جو میری نبض — اونکی صورت کو دیکھتا ہو نہ میں
موت مجکو دکھائی دیتی ہے — جب طبیعت کو دیکھتا ہو نہ میں
شب فرقت وٹھا وٹھا کر سر — صبح عشرت کو دیکھتا ہو نہ میں
دور بیٹھا ہوا سر محفل — رنگ صحبت کو دیکھتا ہو نہ میں
ہر مصیبت ہی ہیچ اشک غم — آفت آفت کو دیکھتا ہو نہ میں
نہ محبت کو جانتے ہو تم — نہ مروت کو دیکھتا ہو نہ میں
کوئی دشمن کو یوں نہ دیکھیگا — جیسے قسمت کو دیکھتا ہو نہ میں

۲۰۹ — حشر میں داغ کوئی دوست نہیں
ساری خلقت کو دیکھتا ہوں میں

دنیا میں وضعدار حسین اور بھی ہیں — معشوق اک تمہیں تو نہیں اور بھی ہیں

تیری ہی در پہ حشر کا ہنگامہ ہی بپا
اس شہر مین مکان کہین اور بھی تو ہین

اہی آہ اک فلک کو جلایا تو کیا کیا
ایسی ہزار سرد کہین اور بھی تو ہین

نکلا نہ دل سی تیر ترا بیٹھ کر کہیے
ہونیکو اور نہ گوشہ نشین اور بھی تو ہین

کیا فرض ہی ملے تو یہ زاہد ہی کو ملے
خواہان حور خلد بریں اور بھی تو ہین

مژگان شب فراق مین جینے ہی خوب لیے
بہلیگا دل کہ زیر زمین اور بھی تو ہین

کرتا ہی یون علاج کوئی درد عشق کا
تیری علاوہ چارہ گرین اور بھی تو ہین

کیون چھوڑتی ہی جان وجگر کو تری نگاہ
سینی مین دل جہان ہی وہین اور بھی تو ہین

تونے مری خبر بھی نہ پوچھی چلے گئے
غمخوار وقت باز پسین اور بھی تو ہین

تم خواب مین بھی آئی تو منہ کو چھپا لیا
دیکھو جہان مین پردہ نشین اور بھی تو ہین

۱۱

یہ رنج یہ الم ہو تو کیونکر ہو زندگے
عاشق جہان مین داغ حزین اور بھی تو ہین

۱۲

خاک مین ملجائی دل گر بد عا پیدا کرون
جب ستالون ایک کو تو دوسرا پیدا کرون

کیا کہون اے شہرت دی تو کیا پیدا کرون
پیشتر سب سے تری دلمین وفا پیدا کرون

آفرینش ہی مری کیا اور تو مطلب تھا
یہ تہا کہ پیدا کرکے ناپیدا کرون

مین تو خواہان اجل ہون چارہ گر کو یہ گلا
ڈہونڈ کر ساری زمانی مین دوا پیدا کرون

یہ بتا دیتی ہین دشمن کو بھی اکثر راہ دوست
خضر مرجائین تو کوئی رہنما پیدا کرون

جو زمانی ہی نرالا ہو فلک سی ہو جدا
فکر ہے اونکو وہ انداز جفا پیدا کرون

روز اک دل میری سینی مین نیا پیدا کرے
اور مین ارمان اوس دلمین نیا پیدا کرون

غیر کو میرے جلانیکے لیے پیدا کیا
وان تو یہ تہا آدمی ہر کام کا پیدا کرون

ہا ہے کوہ یا رب سبب کیا ہے خواب میں
ہم نے دشت کو دیکھا پا بہ گل

صبح کا بھولا شام کو گھر آیا تو نہ کہا
جو ہو بھولا صبح کو گھر آیا اسے بھولا نہ کہیں

ردیف کو بدلنا چاہیے

ہیں یاں اس کے ہر اک تار کے پرتو میں نہاں

دیکھ کر تجھ کو چمن بسکہ ہر اک سو نکلا
میں تمنا کے دوبارہ تجھے دیکھوں

ہے کہ ہر ایک تیرے دل پہ ہے دستک جس سے
اس ستمگر کی میں جرأت کو بلا کہتا ہوں

ہر بن مو سے دم ذکر نہ ٹپکے خوں ناب
حمزہ کا قصہ ہوا عشق و لڑائی کا عجب

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھے لگاؤ
جب کہا میں نے کہ یہ کیسا مزاج

ہو گیا ہے تن ہر بو کر یہ ساغر جس کا
ہے مجھے ابر بہاری کی طرح زار بہت

ردیف کو بدلنا چاہیے

کیوں نہ ہو بیگانگی تو اشنائی کی
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

ردیف کو بدلنا چاہیے

ہیں یاں اس کے ہر اک تار کے پرتو میں نہاں

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں
ہم کہاں جائیں ہوا خواہ کو اپنا کہہ کر

حسن بے پروا خریدار متاع جلوہ ہے
جس قدر دعوی کرے کوئی خریدار نہیں

جب بہ تقریب سفر یار نے محمل باندھا
تپش شوق نے ہر ذرے پہ اک دل باندھا

ہے کہ ہر ایک تیرے دل پہ ہے دستک جس سے
اس ستمگر کی میں جرأت کو بلا کہتا ہوں

ہر بن مو سے دم ذکر نہ ٹپکے خوں ناب
حمزہ کا قصہ ہوا عشق و لڑائی کا عجب

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھے لگاؤ
جب کہا میں نے کہ یہ کیسا مزاج

ہو گیا ہے تن ہر بو کر یہ ساغر جس کا
ہے مجھے ابر بہاری کی طرح زار بہت

ردیف کو بدلنا چاہیے

کیوں نامیہ ہوں وہ خدا سے نہیں
فرد و سر و اخطو کو تر خاروں کا گہر ہیں

وہ نہ تھا ناز ہو کہ گوری حسن
اپنے ہر حال پہ ہیں تیز اتو نظر ہیں

آتا ہے جسکو باد سوال و مقال ہر
کہتا کہ کیا ہائے وہ منہ پھیر کر ہیں

کیوں کر اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز ہیں

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں پڑ رہی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

ملک خدا سے ... [illegible] ہوئے ہیں
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible] جگائی ہے
تم سے اچھے ہو جاتا ... ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

صد کلیم ... کام لیا ہے ... ہوگا
جنہیں ... ہوئے ہیں

[illegible] ہے ... ہوگا
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible] فرقت ہے [illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible]
[illegible] لیے ہیں

[illegible]
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible] جاؤ
[illegible] ہوئے ہیں

[illegible] ہے
[illegible] ہیں

[illegible] ہیں
[illegible] ہیں

[illegible] ہوگی
[illegible] ہیں

[illegible] ہو
[illegible] ہیں

[illegible] ہے جو ... ہیں
[illegible] ہیں

[illegible]

[illegible]

جب سے وہ گلزار پہ تشریف لائے ہیں
وہ سب بلبلیں سیر پہ آتی ہیں

گلزار سے بہار باہر ہے
منظر سب عمگسار پہ آتی ہیں

عشق خانہ خراب کرتا ہے
دل پہ مشکل ہزار پہ آتی ہیں

مکھڑے سے ہیں سب تماشے
چاند سے ہیں ہار پہ آتی ہیں

خنجر ابرو تکیے سے صاحب
کیا تقصیر وار پہ آتی ہیں

بات ہر ایک جان سوز نکلے
قول سے جان نثار پہ آتی ہیں

دل مرے ہاتھ سے رکھے کوئی
اور شب انتظار پہ آتی ہیں

صدقے ہوتے ہیں منعم و بہبود
گرد ہر دانہ وار پہ آتی ہیں

وہ ہر کوچہ سے انکا اترنا
کہ جان ہفر وار پہ آتی ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایسے زندہ کو قتل لاکھ یون نہ شرم آجائے
جب آپ ہی سی ہی ٹوٹی مخالف سو جائے

ہماری سی ہو کبھی جیسا ہوا مزاج اونکا
کہ لطف و زہر ہے سب پر عتاب سو نہین

نگاہ مست نے انکی ہوا یہ حال مرا
کہ جیسے پی ہو کسینی شراب سو نہین

گمان ہوا ہے مینے یار قابل بوسہ
یہ دن دکھائیگا یہ آفتاب سو نہین

نکیون مونہ سے اپنی دل برای ظالم
کیا ہی تو نی جسے انتخاب سو نہین

۱۱

وہ بولے داغ کی صورت کو ہم ترستی تھی
ملا ہی آج یہ خانہ خراب برسون مین

یہ فتنہ آنکل الفت کا پوچھیگا نہ محشر مین
لگی ہی آپکے کہرسی بجھی گی آنکی گھر مین

خمار آلودہ انکھین بال جھٹکے اور ہے دیر مین
رہی تم رات بھر بیچین کس کمبخت کے گھر مین

ہوا جب چاک دامن پارسا لگسی گی یوسف
پہنچے ہین ہاتون ہاتون یہ ضرب المثل ہی نام دھر مین

مزا جانا رہا جو ہی جھی ہی دیکھہ لینے کا
لگا دی غیر کی تصویر اوسنی دن دھر مین

تری خو سے کشی ہی جہت سے دل نہین ظالم
مجھی ملتی ہی وہ جو بچکی رہی اتی ہی ساغر مین

بدل جا بیکی تم مست شر کو اہل مصیبت کے
نہین ہی جب ہی تم ہو جائیگا میری مقدر مین

نہ مست کر رہا ہی بادہ انگور کی واعظ
مزا جب ہے کہ ہو لہری ہی تلخی آب کوثر مین

اثر ہوتا ہی ایسا جذب کامل سکو کہتے ہین
سجدای آب خون بیگنہ ہی تیری خنجر مین

تڑپکر رو دیا ہو نہ تھم شب فرقت
تو عالم موج دریا کا رہا ہی چین بستر مین

نکال اہل حسد کا بیگنا ہی مجھ سے اے واعظ
رقیبو نسے گلی ملنا پڑیگا مجکو محشر مین

۹

چلو بسے بلیکی دولت وصل صنم تمکو
ہی کس چیز کی اے داغ ہوا للہ کر گھر مین

۲۲۲

کوئی اب تجھسے آرزو ہی نہین — اب جو دیکھا
ہاسحون سے کلام کون کرے — اپنی ایسون
اسقدر ناز ہے تمھین گویا — کوئی دنیا مین خ
جو ترے لطف سہی نکلجائے — وہ مرے دل کی آر
ہے وہ صورت پرست ہی دیکھو — فقط آئینہ
روکش اوسکا ہو کیا گل فردوس — وہ نزاکت وہ رنگ
سادہ لوحی تو عشق مین دیکھو — جانتا ہون کوئی ع
تیغ تیری عبث ہی تشنۂ خون — اس تن زار مین لہو

۲۲۳ عشق مین وضع کیا رہی ای داغ
کر چکے پاس آبروی نہین ۱۳

## ردیف واو

ضعف سے بیمار الفت کیا سنبھالا ہاتھ پانو
تجھسے کیا نسبت کہ تھا لیلی کرکالا ہاتھ پانو
ہاتھ پکڑی مجکو کھینچی پھر سو دشت بلا
صدقے ایسی قید کی قربان اس زنجیر کے
آپ اور مجکو نہ زانو دیکھکر سمجھے ذبح
خواہ باندھین خواہ چھوڑین ہمکو ہین انکو نیاز
در وہی ہو ہم اسیرونکی نظر کیونکر اوسے
تو ڈرتی ہو اپنی رہین پیٹھے دوڑھے

اب جو دیکھا
اپنی ایسون
کوئی دنیا مین خ
وہ مرے دل کی آر
فقط آئینہ
وہ نزاکت وہ رنگ
جانتا ہون کوئی ع
اس تن زار مین لہو
عشق مین وضع کیا رہی ای داغ
کر چکے پاس آبروی نہین ۱۳

## ردیف واو

اس تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالی ہاتھ پانو
حق نے تیری نور کی سانچی مین ڈھالی ہاتھ پانو
ای جنون اب کر دی تیری حوالی ہاتھ پانو
وہ کہی یہ مجھسی جب جانین چنالی ہاتھ پانو
بیٹھے رہی بس ہاتھ ملا جب دیکھی بھالی ہاتھ پانو
ہمنی اون لغونکی ہاتھون بیچ ڈالی ہاتھ پانو
صورت زنجیر کب کرتی ہین نالی ہاتھ پانو
ڈیوڑھی پہلی ہی یہ مجرم تھکالی ہاتھ پانو

سیکڑونکو قتل لاکھونکو کیا ہی پائمال
یہ نکالی میر بجان تمنی نرالی ہاتھ پانو

ہاتھ اولجھی جیسے پھر پانون لپٹی خار سے
ہمنے زندانسی نکلنی ہی نکالی ہاتھ پانو

سر سنان نی سینہ خنجر نی لیا ناوک نی دل
ہین یہ تیری نذر اے تیغ جفالی ہاتھ پانو

ذبح کرتی ہین یہی پامال کرتی ہین یہی
پھر بجائی کہتی ہین یہ حسن والی ہاتھ پانو

۲۲۴

کردیا ہی چور ہمکو شوخ الفت نی داغ
اب بھلا کوئی سنبھالے ہین سنبھالی ہاتھ پانو

۹

سچ ہی تیری ہی آرزو مجکو
کہین جینی دی یونہی تو مجکو

بندہ نو خرید ہون ہر دم
رکھیے آنکھونکی رو برو مجکو

کل تلک اوسکی تلاش تھی لیکن
آج ہے اپنی جستجو مجکو

پہلے وہ تھا کہ تم تھے آگاہ
اب وہ ہون سنلو کو بکو مجکو

حشر مین کیا کہونگا جب وہ کہین
کیا نہین جانتا ہی تو مجکو

واں شکایت پہ وہ حکایت ہے
کہ نہین جای گفتگو مجکو

ای حیات دو روزہ لی آئی
کس گرفتاریون مین تو مجکو

نکہت گل ہی ناگوار دماغ
کیا سمائی ہوئی ہی بو مجکو

۲۲۵

داغ یکسو ہو خوش نہین آتے
نا امیدانہ آرزو مجکو

۹

دکھانا گر تمہین منظور ہی روی روشنکو
لگایا کیون ہی پردہ تم لگاؤ آگ ملمن کو

ہمین صیاد گلشن مین ہی تھا شوق گرفتاری
بنایا بلبلہا شکل قفس اپنی نشیمن کو

خدا جانے اگر سنگین دلونکو سرنگون کرنا
تو پھر کیا ہی عجب گردش کری ہے چرخ بہمن کو

دم بسمل ہی کہون یہ اتنی دم نکلتی ہین — قضا کیا مژدہ پہونچاتی ہی میرے دشمن کو
لبین پر ہر زار دل ہم غم دو نکو لغتین کیا کیا — دل بیتاب ماتم کو لب فریاد شیون کو
اسی کا تی ہین میں معشوق ہی قاتل — کہ ملکر تیری خنجر نی نچھوڑا میری گردن کو
لباس عاشق دیوانہ ہی گویا ہے دیوانہ — گریبان آستین کو آستین لپٹی ہی دامن کو
ستم تیری جو دیکہی جلگئی معشوق عاشق — بجھاتی ہین پر پروانہ میری شمع مدفن کو

۳۲۶ — اجل کی ہاتہ سی ای داغ بچنے کا نہین کوئی — نہ چہوڑا دوست کو اسنی نہ یہ چہوڑیگی دشمن کو ۱۵

پہ شعلہ سب ہو راز کہ منہ مین زبان نہو — ہم بات ہی کرین تو بغیر از فغان نہو
لیجا ئین آہ مجکو مری بے گمان یان — ظالم وہان کہ تیر اپنا بہی جہان نہو
رکہنا ہمارے خاک ہی کو راہ ای صبا — مرقد مین بند سوز جگر کا دہوان نہو
مارا نگاہ ناز سے پہلے جگر پہ تیر — پہر او سپہ حکم یہ ہی کہ لب پر فغان نہو
زاہد عذاب عشق سے لطف حق سمجہ — یعنی عذاب ہمکو یہان ہو وہان نہو
کچہ چاہیے بشر کی لئی غم کی جہیڑ جہاڑ — ہم بہی نہون اگر ستم آسمان نہو
او شہو نکا خاک ہو کی تری رہگذر سی ہین — تا بعد مرگ میرا جنازہ گران نہو
نیرنگی چمن جو مجہی یاد آ گئے — گل پر ہوا گمان کہ برگ خزان نہو
تمکو مزا ندیگی کبہی ہم سے تان عشق — جبتک ہماری منہ سی یہ قصہ بیان نہو
کہتے ہین لوگ نیند ہین جسکو اسان — وہ کشتگان آتش غم کا دہوان نہو
یاد آئی ایسی لطف ہی جو ہو تم شریک — عالم خدا کے واسطے تو مہربان نہو
کہتی ہین کیا بہیا کی غم یار دل ہمیں — ڈر ہو کہ یہ نصیب دل دشمنان نہو

اس بیخودی مین بیتی گذاری شب فراق
زندہ ہون یہ گمان ہی کہ تجکو گمان نہو
ناقی کو قیس کیا نہ لگالائے راہ پر
لیلیٰ کا رازدار اگر ساربان نہو

۲۲۷
تہمت کسیکو ظلم کی ای داغ کیون لگائین
شکوہ بتون سے کیا جو خدا مہربان نہو

۱۱

یہ حسن حسن کی مرنا پڑا ہر کسیکو
نہین مرتی دیکھا کسی پر کسیکو
خدا دی تو دی اپنا غم ہر کسیکو
رہے پر نہ مائل کسی پر کسیکو
سجاؤنگا تنہا بہشت برین مین
کریجاؤنگا دل سے باندر کسیکو
یہ بجلی نہین جسکی اک سیر کرلے
تڑپ جاؤ دیکھو جو نظر کسیکو
نکرنا صحا ایسی دیوانی باتین
یہ کیا کہنیچ مارا جو پتھر کسیکو
زہی مصفی قتل تو نی کیا ہو
وفا پر کسیکو دعا پر کسیکو
مجھی دیکھلو ہو کی چین برجبین تم
نہ دیکھا ہو گر زیر خنجر کسیکو
محبت مین جسجا گئی لگے ہم
لیا دل کسی نے دیا سر کسیکو
رہی تشنہ دید مشتاق اونکی
ملا ہی تو زہراب خنجر کسیکو
بہت چھیڑ کر ہمکو پچتائیگا
ستاتی نہین بندہ پرور کسیکو

۲۲۸
یہ کہتی ہی ای داغ چتون تمہاری
کہ تم چاہتے ہو مقرر کسیکو

۱۱

دفعتاً آخر پوچھتی ہو کیا ہماری آرزو
اشک باری ہی تمنا بیقراری آرزو
خاک کرتا ہی تغافل گرچہ ساری عمر آرزو
اوسپہ تجھسی آرزو بلبی ہماری آرزو
ایک سی ہی ایک الفت مین گرانبار الم
دل ہی مجھپر بار تو ہی دلپہ بھاری آرزو

چشم تر گریہ سے کب نکلی مری دلکی مراد
ساتھہ اشکونکی نہیں ہونیکی جاری آرزو

کہدو یہ اہل ہوس سے کی کہیں کام آئینگی
کوڑیونکی مول کی ہے ہماری آرزو

گر نگار کہنی کا مشتاقونکی آجائی مزا
ٹکڑے ہوجائی مری امیدواری آرزو

نہ مٹی اک وضع سی اب تک تو آگی کیسی کیسی
چور تن ہو یا نہیں یہ دشمن جاری آرزو

کون تسا مجھسا تمنائی کہ برسون میری لحد
قبر پہ آآکی چلائی پکاری آرزو

لطف حسن و عشق تو سب ہے کو دلسی دل لے
کچھ ہماری آرزو ہو کچھ تمہاری آرزو

رفتہ رفتہ تیر سینے سے مری قاتل نکال
لطف کیا نکلی اگر دلکی بسارای آرزو

۲۲۹ پھر مری داغ کہن اے داغ تازہ ہوگئی
دل مین آئی صورت بادبہاری آرزو ۹

کیا چاک کیا تونی مریجان مری دلکو
میرا ہی بنایا ہی گریبان مری دلکو

اک کھیل ہوئی الفت جانان مری دلکو
دشوار جو مجکو ہی وہ آسان مری دلکو

مجکو ہی قسم درد محبت مری دل کی
تو بیمین ندینا کسی عنوان مری دلکو

پھر حسرت و ارمان و تمنا ہی نہوسکے
ای یاس نکر تی سر و سامان مری دلکو

یا اوس بت گمراہ کو لا راہ وفا پر
یا پھیر دی ای گردش دوران مری دلکو

ای کی اچھا نہین کچھ دل کا لگانا
یہ لگ گئی ای ناصح نادان مری دلکو

تاثیر دکھا جائی محبت ذرہ عجب کیا
سینے سے لگا آج مریجان مرے دلکو

کچھ دور نہین بتکدہ و کعبہ سمجھ لین
کافر تری آنکھونکو مسلمان مری دلکو

۲۳۰ ہی لطف تو یہ تجھا ہو محشر مین بھی انکار
اور داغ کے تو نے لیا ہان مری دلکو ۹

جوہر دکھاؤ صاحب جوہر کے روبرو
ہی قدر آئینے کی سکندر کے روبرو

دل کھیلا ہی باندہ کی دلبر کے روبرو
جاتا ہی اک اسیر ستمگر کے روبرو

کہتا ہے سرو شاخ ثمر ور کو دیکھکر
مفلس ہی بیوقار توانگر کے روبرو

رو کر تہی شکم کو بھریں کیون اہل حرص
شیشے کو ہچکی لگتی ہی ساغر کے روبرو

ڈر ہی کہی نہ یارب چرخ ستم شریک
رویا ہون شب کو دیدۂ اختر کے روبرو

ادہر بت ہین اک خدائی کا جلوہ ہی ادہر خدا
سجدے کیے سی فائدہ پتھر کے روبرو

آنسو بہا رہا ہون خط یار پڑہکے میں
یون دانہ ڈالتا ہون کبوتر کے روبرو

حاصل ہوئی ہی عقل فلاطون اگر تو کیا
چلتی نہین کسیکی مقدر کے روبرو

۲۳۱

ای داغ ہو گا ہمسے کسیکا جواب کیا
مقدار ریشہ کیا ہی سمندر کے روبرو

۹

طریق عشق مین ای دل ہین پیچ و خم سو سو
غلط پڑی ہین یہان خضر کی قدم سو سو

برس پڑی وہ مجھی دیکھکر خدا کی پناہ
ہزار ناز ہر اک ناز مین ستم سو سو

دل شکستہ کا مضمون لکھا نہین جاتا
کہ ایک نکتے پہ ٹوٹا کیے قلم سو سو

ہزار جلوی سی معمور ہی یہ کافر دل
اس ایک سنگ سے پیدا سوئی صنم سو سو

خطر ہی پہنچ ندی مرغ نامہ بر یکسو
کہ نامی باندہتی ہین ایک پر مین ہم سو سو

کہلیں تمسے کبھی پیچ اونکی یا تو نکی
جو ایک بات کی پہلو بہا ئین ہم سو سو

ہوگی حشر مین تم داد خواہ کس کس کے
یہی سوال وہ کرتے ہین مبدم سو سو

بہار خلد سی آباد تھا جہان آباد
ہر ایک کوچی مین تھی گلشن ارم سو سو

ابھی سی چرخ کی گردش کا داغ کیا شکوہ

۲۳۲ | ابھی تو لائیگا جیکر یہ پر ستم سو سو | ۱۵

ہمتو مرتی ہین اپر دلستان ہو کوئی ہو
دیوست دشمن مہربان نامہربان ہو کوئی ہو

اوسنی لی ہو دست نازک مین بجز عو ستیغ
یا الٰہی نیم بسمل نیمجان ہو کوئی ہو

شاد ہون کیا وعدہ فردا سی خاطر گزین
یہ تو ممکن ہی نہین ہو تو جہان ہو کوئی ہو

سر مین ہو گرد نمین ہو پہلو مین ہو سینی مین ہو
تیغ ہو خنجر ہو پیکان ہو سنان ہو کوئی ہو

غیر ازیہا مین بڑا سچی ہو تم جھوٹی نہین
آدمی کا آدمی راحت رسان ہو کوئی ہو

میری قصی مین بڑائی کیا ہی سنتو لیجیے
فتوا ب ست سے غرض ہی داستان ہو کوئی ہو

آدمی کیواسطے چشم بصیرت چاہیے
دلسی ہو منظور نظر دلسی نہان ہو کوئی ہو

ہم نہین ہی آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
پھونک دی سبکو زمین ہو آسمان ہو کوئی ہو

اسی فلاکت کیا ابھی کچھ تھا ابھی کچھ ہو گیا
غم ہو یا شادی ہو لیکن جاودان ہو کوئی ہو

آخنا حرف تمنا سی ہو تو کیجے قلم
مین نہین کہتا کہ میری ہی زبان ہو کوئی ہو

وہ نہو تو یاس ہو یہ تو نہو کوئی نہو
خانۂ دل مین الٰہی میہمان ہو کوئی ہو

خیر کو کیون چھوڑتی ہو قتل کماہ عالم مین
امتحان کی جیکہ ٹھہری امتحان ہو کوئی ہو

بزم دشمن مین ہو اون عالم یا رب بیخود سے
حشر ہو طوفان ہو مرگ ناگہان ہو کوئی ہو

بدفن عشاق پر کافی ہو تیرا نقش پا
عاقبت ان بی نشانون کا نشان ہو کوئی ہو

۲۳۳ | بعد مجنون داغ سی آباد ہی دشت جنون | ۹
اس خرابی کی لئی بی خانمان ہو کوئی ہو

نالہ عاشق اگر تاثیر اولٹی ہو تو ہو
راست ہی تدبیر کو تقدیر اولٹی ہو تو ہو

وہ بی ہو بہو نہی ہو نہی قتل کا سامان
اب وان گردن پہ گر شمشیر اولٹی ہو تو ہو

اگر لیا وعدہ اونھون نی ہو گئی اندھیر دل
اور اسیر ہی اگر تقدیر اولٹی ہو تو ہو

کچھ خیال وصل ہی ای دل نہین ہے تا وصال
ہان مگر اس خواب کی تعبیر اولٹی ہو تو ہو

ہم گنہگارون کا لکھا ہو سکے تبدیل کیا
نامۂ اعمال کی تحریر اولٹی ہو تو ہو

مر ہی جاؤن تو نہو اونکو مرا مردہ عزیز
بلکہ میری لاش کی تشہیر اولٹی ہو تو ہو

ہمنے جو نالہ کیا تدبیر اپنی ہو درست
عقل تیری آسمان پیر اولٹی ہو تو ہو

اوس ستمگر سے دل نافہم امید کرم
بیگناہی پر تجھی تعذیر اولٹی ہو تو ہو

۲۳۴ سیدھی سیدھی ہتو ہاتین ونکو لگھے بیجا داغ
۱۳ وان اولٹ بیچون کی گر تقریر اولٹی ہو تو ہو

ای فلک چاہی جی بھر کی نظارا ہمکو
جا کی آنا نہین دنیا مین دوبارا ہمکو

کبھی ایمانہ کنایا نہ اشارا ہمکو
کم نگاہی نے تری جان ہی مارا ہمکو

ہم کسی زلف پریشان کی طرح ای تقدیر
خوب بگڑی تھی مگر خوب سنوارا ہمکو

جب کھنچے اونسی ہوئی اور زیادہ مضطر
مرض عشق کے پرہیز نے مارا ہمکو

شکر صد شکر کہ اب قبر مین ہم جا پہنچے
تو سن عمر نے منزل پر اوتارا ہمکو

روز تکرار کرے کون خریدارون سے
دل کی اس گرمی بازار نے مارا ہمکو

چل تو ای دل رہ الفت مین کہین راہنما
مل ہی جیگا کوئی اللہ کا پیارا ہمکو

ابتو ہم تذکرۂ غیر پہ آفت ٹہرے
پھر قیامت مین جو چھیڑوگی دوبارا ہمکو

باتین اوس آنکھ رو کی بھی ہین گویا کہ طلسم
آج تو خوب ہی غیشے مین اوتارا ہمکو

آپ ہی سب یہ بنیگا کوئی سودا اپنا
پھیر دیجیے دل بیتاب ہمارا ہمکو

ہم سے پیرو ہین سو امرد کمسن ہم سے
پر جو دیکھی تو کسی آنکھ کا تارا ہمکو

بدسلوکی مین مزا کیا ہی مزا ہی آہمین | کہ ہمارا ہو تمہین پاس تمہارا اہکو

مجتمع بزم مین ہوئی کشتے طالع نے بہم | منہیں ملتا کہین اسی داغ کنارا اہکو

وہ طریق مہر و وفا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تمہین روز یاد دلاؤنگا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کیا پہلے خط مین بہت رنج کہا پہر زبان ہی اپنا تم

اگر اب بہی مرا ما جرا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہمین کسکی شرم و لحاظ کیا یہ خدا کے واسطے کیا کہا

تمہین آنہ سے ہاتہی سیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ کسیکا شکوہ کوئی مجل وہ کسیکا داغ کسیکا دل

وہ کسیکا کوئی تہا آشنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مجہے ڈر ہے یہ نہون محبتین کہ پڑی ہین حشر کی مدتین

دم بازپرس مری خطا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

بجہتے ہے ذہن یہ نہ زبان پر اب مری چار حرف وصال جب

تو پہر آگے کہنے کا لطف کیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہی قول کرکے جو پہر گئے تم ہوئی اس سے تو مری عقل گم

کہ خدا کا نام بہی نہ لقا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

یہ گمان کہ تم ہو ہزار مین تمہین شرم آتی ہی چار مین

یہ تو وہی دن کا تہا ما جرا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

۳۶ گر کوئی شعر اوسکا بُرا بھلا مہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

عرصۂ حشر مین اللہ کرے گم مجکو
اور پھر ڈھونڈھتے گھبرائے ہوئے تم مجکو

دیکھے مستی مین جو سرگرم تکلم مجکو
کبھی واعظ بھی کہ للہ کوئی خم مجکو

غیرت ماہ کہے خسرو انجم مجکو
نام کو داغ ہون کیا جانتے ہو تم مجکو

ساقیا اسمین کھنچے کیا کسی مجذوب کی روح
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے سو خم مجکو

جسپہ آنکھون مین سمائی ہین وہ کافر نظرین
رات دن اپنی نظر سے ہے تو ہم مجکو

یا سنادی مری مطلب کی کوئی ای ناصح
یا یہ کہدے کہ نہین تاب تکلم مجکو

ساقیا نشہ مین کیا تری آنکھین کم ہین
کہ ملے جام مجھے شیشہ مجھے خم مجکو

بھگائی گرد رہ میکدہ مجھپر واعظ
خاک سے پاک کرے بحر نہ قلزم مجکو

سہم جاتی ہے خوشی ڈرتی ہے فرحت مجھسے
کبھی آتا ہو تو دزدیدہ تبسم مجکو

جب گئی کہکے گئی میری دعا سے تاثیر
کم کرے تجکو خدا تو نے کیا گم مجکو

مینے اس حال پہ بھی دلکو بہت سمجھایا
ضعف سے گرچہ نہ تھی تاب تکلم مجکو

تم کہان غیر کہان جھوٹ ملط محض دروغ
خفقان ہے یہ جنون ہے یہ تو ہم مجکو

ضعف نے نام کو تھورا سا نشان کہا تھا
تو نے ای بیخودی شوق کیا کم مجکو

ضبط وہ شے ہے کہ ای حضرت موسیٰ نہ کہو
آپ دیتے ہین وہ تکلیف تکلم مجکو

لطف توبہ کا مزہ توبہ کا یہ ہے زاہد
صدقے ساقی نے پلا کے ہین کئی خم مجکو

کیون حیران و پریشان ہون سننے والے
مین بھلا تمکو کہون اور برا تم مجکو

مین بھی حیران ہون ای داغ کہ یہ ہے کیا بات

۳۵ ۱۵

وعدہ وہ کرتے ہین آتا ہے تبسم مجکو

کیا دبوچیگا تری شوق کا قازم مجکو
موج ساحل ہی صفینہ ہی تلاطم مجکو

اپنے رونی پہ کچھ آیا ہے تبسم مجکو
یاد نی اوسکی کہا بھول گئے تم مجکو

دیکھہ ای وادی ایمن مجھی وہ خاک ہونمین
کہ فرشتون نی لیا بہر تیمم مجکو

رشک نے جلوہ دیدار سی رکھا محروم
کہ رہی مد نظر دیدہ مردم مجکو

دیکھنا چھیڑ سر حشر مری پاس آکر
کہتے ہین کون ہو نمین جانتی ہو تم مجکو

ہنستے ہنستے کبھی روتا ہون تصور مین ترے
روتے روتے کبھی آتا ہے تبسم مجکو

آتش تری یہ میخانہ ہے آتشخانہ
یان وضو چاہی زاہد کہ تیمم مجکو

معجز حضرت عیسی کا غلط ہی تو نہین
درد اوٹھتا ہی وہ کہتی ہین اگر تم مجکو

دل ہی سرمایہ صد راحت و آرام و نشاط
کہو کی پایا تہا اوسے پاکے کیا گم مجکو

اس تمنا سی مری روح ہی آزار نہو
کہ مجھی ہو یہ گمان پاتے ہو تم مجکو

غم و شادی کی لیی شرط ہی الفت تیری
نالہ بلبل مجھے دے غنچہ تبسم مجکو

کیون گنہ لیتے ہین تھوڑی سی پلا نیوالے
کل ملے کوثر اوسے آج جو دی خم مجکو

دیکھنا پیر مغان حضرت زاہد تو نہین
کوئی بیٹھا نظر آتا ہی بس خم مجکو

کیا کری دیجیی کوثر پہ مری تشنہ لبی
سو کہہ جاتا ہی یہان دیکھکے قازم مجکو

۳۶ ۱۶

مسکرائی مری میت پہ وہ منہ پھیر کے داغ
حشر تک یاد رہیگا یہ تبسم مجکو

الٹی ہی گلون ہی کیا تہی ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

محشر مین وہی بت کا طرفدار خدا ہو
جنت ہی بدل جای جہنم تو مزا ہو

بسمل کے تڑپنی کا تماشا تو ذرا ہو
تھم تھم کی جہری پیاری تو دیکھو

گھبرا نی گئی ہین وہ مٹاتی ہوئی کسکو
یہ تو نہو وہ غیر کا نقش پا تو دیکھو

برباد کرونگا اوسی کو پی مین وفا مین
کیون کہتی ہو آگے مری ای بادسبا کہو

فریاد جگر لعنہ نے نالہ بلبل
دلکش ہو کسی طرح کی ہو کوئی صدا ہو

کیون وصل کی حسرت مری بسنی نہین مٹتی
یہ کاش الٰہی اوسی بدخو کی ادا ہو

نیرنگی خون شہدا دیکھہ تو قاتل
پانی ہو بہائے سی لگائی سی حنا ہو

می عید کی اقرار پہ لی ہی رمضان مین
یہ قرض ادا ہو تو بڑا فرض ادا ہو

دعوی مجھی دل پہ ہی زبان پر ہی تمہین ناز
یہ شرط نہہ جائی کہ جھوٹی کو سزا ہو

تعریف نی کوثر کی مجھے خوب پلائی
کیا بات ہی واعظ تری عقبی کا بھلا ہو

بیوجہ چھپایا نہین قاصد نی خط اونکا
ایسا نہو کمبخت کی مٹی مین قضا ہو

کیا توبہ کرون عشق سی ای حضرت ناصح
ڈرتا ہون کہ یہ بھی نہ شب غم کی دعا ہو

اس دل سی مجھی لاگ ہی ہمہر تو مین ہون
تم شان وفا کان وفا جان وفا ہو

واعظ نکری طعن مری جرم وخطا پر
اسکا ہی اگر بخشنے والے کو مزا ہو

کیونکر نہ بہرون کعبی سی بتخانی کو زاہد
پہر جائی مری سات اگر قبلہ نما ہو

۲۳۹ کیون داغ کا نام آتی ہی نفرت ہوئی تمکو
اک شخص ہی وہ تم اوسی سمجھی ہوئی کیا ہو ۱۷

جہ سوچ سمجھکر دل مضطر پہ جفا ہو
ایسا نہو اسمین کوئی تیری ہی ادا ہو

مینے جو کہا سیر ہو کل روز جزا ہو
فرماتی ہین واں بھی ہمین سچی ہو تو کیا ہو

کیون صبح شب وصل خدا کو بھی سونپا
دشمن ہی کو دیکھی جو مری حق کی دعا ہو

کیا یاد ہوگا تم کو تمہارے تئین کہ کیا حال
جیسے کہ سبق پڑھ کے کوئی بھول گیا ہو

اپنے روبرو اک نفس سرد سے اپنے
اسکو نہ جلائے تو جہنم کو سزا ہو

دیکھا دل ہمنے بنا پاہے ہدف تیر لگاے
اب جسقدر اندازکے چتکی مین قضا ہو

وہ ہی نہ اوگین خار مزہ قبر پہ میرے
یہ حسرت دیدار نہ انگشت نما ہو

قاصد یہ سمجھنا کہ یہی شہر ہے اوسکا
مشہور جہان نام تغافل کا حیا ہو

رنجش مری بڑھکر ہے تمہاری خفگی سے
مین جانسے بیزار ہون تم مجھسے خفا ہو

جی چاہتا ہے غیر کو دون اپنا مقدر
کیا اسمین برائی ہے کسیکا جو بھلا ہو

مین اور کرون دعوی خون مجھسے نہو گا
تم چھوڑ بھی دو ہاتھ کوئی سوچ تو کیا ہو

مطرب سے کہو اونکو سناے وہ سنینگے
جس ساز مین اک ٹوٹی ہوے دلکی صدا ہو

چاہت کا مزہ بعد ہمارے نہ ملے گا
ہر شخص سے تم آپ کہوگے ہمین چاہو

ہوتی ہے وہان روز جفاؤنکی ترقی
ای ذوق فزون ہو ابھی آشوق سوا ہو

دیوانے لگاتے ہین عجب رنگ کی مہندی
جب آ بلو مین خون چھلک آئے حنا ہو

بدلون نہ کبھی اور حسینون کی وفا سے
وہ کینہ ہی اچھا جو تمہی دل مین رہا ہو

۲۴۰ دس بت سے بچا رکھی نہ بن آئیگی تمہین داغ
۱۳ کیا پیش چلی جسکا طرف دار خدا ہو

کیا خود وعدہ عیاری تو دیکھو
دل آنارون کی دلداری تو دیکھو

مری دل کی وفاداری تو دیکھو
پھر اوسپر اپنی عیاری تو دیکھو

کیا جب وعدہ آئے کا نہ آئے
اس آسانی کی دشواری تو دیکھو

[illegible] کو
[illegible] گنہگاری تو دیکھو

وہ کہتے ہین مرے غم مین نہ مرنا — یہ مجبوری یہ ناچاری تو دیکھو
بنا لین شرم آلودہ نگاہین — تغافل مین یہ ہشیاری تو دیکھو
مٹا نقش وفا اوس بت کے دل سے — تمہاری گریہ وزاری تو دیکھو
نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست — فلک کی تم ستمگاری تو دیکھو
پھنسایا اوس بت بیگانہ وش کو — محبت کی گرفتاری تو دیکھو
خدا سے بخشوانے کو ہین موجود — رقیبون کی طرفداری تو دیکھو
خدا نے دی ہین آنکھین دیکھنے کو — تم اپنی مردم آزاری تو دیکھو
نہ آئی قبر مین بھی نیند مجکو — مری قسمت کی بیداری تو دیکھو

## غزل کیا خاک لکھین حضرت داغ ۲۴۶ ۱۵

ہجوم کار سرکار ے تو دیکھو

چلتے نہین ہین ساتھ مری ہمسفر کے پانو — ہر گام پر دبائے پڑی راہبر کے پانو
آنکھون کے بل چلونگا تری راہ شوق مین — موی مژہ بنینگے مری چشم تر کے پانو
کیا مضطرب ہے شب فرقت مری عزیز — پھرتی ہی پھرتی ٹوٹ گئی سارے گھر کے پانو
آتی ہی کوی یار سے مستانہ کسقدر — کیا لڑکھڑائے جاتے ہین باد سحر کے پانو
وقت خرام ناز تعجب نہین اگر — فتنے بھی اٹھ کے چومہ لین اوس فتنہ گر کے پانو
ہی کچھ جواب سست مقرر کہ جواد ہر — اوٹھتے ہین دیر دیر مری نامہ بر کے پانو
چلکر وہ میری ساتھ بتائین جو راہ دوست — آب بقا سے دھوئے پیون اوس خضر کے پانو
صیاد ہم قفس سے چھٹے بھی تو کیا چھٹے — کس کام کے ہین طائر بی بال و پر کے پانو
لاکھون مین مجکو تار گیا وہ نگاہ یاس — رکھا جو میرے محفل اعدا مین سر کے پانو

آنا وہ دوڑ کر شب غم اسی دعا کے وصل
اللہ نی بنائی نہین ہین اثر کے پانو

تہک تہک کے بیٹھ جای نکیون تیری راہ مین
لوہی کی تو نہین ہین آہی بشر کے پانو

وہ آئی کسطرح یہ گیا کس طریق سی
ہین میری دلکی پانو نہ تیری نظر کے پانو

سینے سی اپنے سات اوڑا کر یہ لیگئے
گویا تمہاری تیر تہی میرے جگر کے پانو

یوسنجی ہی ایک آن مین باب قبول تک
پہیلائی کیا دعا نی مری ہاتہ بہر کے پانو

۲۴۲ ۱۴

اسی داغ آدمی کی رسائی تو دیکہنا
سر پر دہری ہین عرش نی خیر البشر کی پانو

جو دل غالب مین ہو تو کوئی رسوای جہان کیون ہو
خلش کیون ہو طپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو

مزا آتا نہین تم تم سے ہمکو رنج و راحت کا
خوشی ہو غم ہو جو کچہ ہو آہی ناگہان کیون ہو

یہ مصرع لکہدیا ظالم نے میرے لوح تربت پر
جو ہو فرقت کی بیتابی تو یون خواب گران کیون ہو

ہمیشہ آدمی کا آدمے غمخوار ہوتا ہے
یہی نے اعتباری ہو تو کوئے رازدان کیون ہو

غضب آیا ستم ہوتا قیامت ہو گئے برپا
یہ ہوجاتا کہ تم آزردہ مجھسے میری جان کیون ہو

بہت نکلینگے روز حشر تیرے جور کے خواہان
ستم کا حوصلہ دنیا مین صرف امتحان کیون ہو

او نہین گو رنجش بیجا ہی لیکن ہے تو ہمسے ہے
محبت گر نہو باہم شکایت درمیان کیون ہو

گئے تھے اسکے مجلس اور پھر کہتے گئے یہ بھی
نصیب دشمنان تو یا مآل آسمان کیون ہو

نئی تاکید ہی ضبط محبت کے وہ کہتے ہین
جگر ہو تو فغان کیون ہو دہن ہو تو زبان کیون ہو

شریک دور مے بزم عدو مین خاک ہو تم ہم
کسینے رات بھر اتنا نہ پوچھا تم یہان کیون ہو

تحمل کر سکے کیا حسن نازک اون نگاہون کا +
اوسے سینے چھپایا ہے وگرنہ وہ نہان کیون ہو

خدا شاہد خدا شاہد ہی کیون کہتے ہو وعدون پر
خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیان کیون ہو

جگر سے کم نہین ہی چارہ گر داغ جگر مجکو +
جو پیدا کی ہو مرکر وہ دولت رایگان کیون ہو

نوید جانفزا ہی کیا خبر قاتل کے آنیکی
بتاؤ تو سہی تم داغ ایسی شادمان کیون ہو

## ردیف ہائی ہوز

لڑ گئی یار گلعذار سی آنکہ
اب نہین جھپتی ہزار سی آنکہ

کچھ وہ حیرت ہی کچھ وہ حسرت ہی — خوب بنتی ہی انتظار سے آنکھہ
دید کا بھی ہی کیا برا لپکا — نہین رہتی ذرا قرار سے آنکھہ
اونکو دیکھا ہے جو یکدر آج — بھر گئی سرمہ غبار سے آنکھہ
تو وہ ناوک نظر کیجیے — کیون چرائی مری مزار سے آنکھہ
دو بدو یون ہی میکشی کا مزہ — جام سے لب ہے تو یار سے آنکھہ
اشک خونین سے گل کھلائے ہین — آج آئی ہی کس بہار سے آنکھہ
کیا بچے ناوک نظر سے دل — چوکتے ہی نہین شکار سے آنکھہ
بولے وہ شکوہ تغافل پر — ملی کس امیدوار سے آنکھہ
یار سے آنکھہ کیا ملاؤن مین — نہین ملتی ہی رازدار سے آنکھہ

نشہ تیرا اوتر کیا ای داغ
کھل گئی غفلت خمار سے آنکھہ

۲۴۴ ۲۱

یون شب عدہ ہی طالب بیدار کی آنکھہ — جسطرح سوی چمن مرغ گرفتار کی آنکھہ
کبھی لگتی ہی نہین نرگس بیمار کی آنکھہ — نرگس کبھی ہی چمن مین کبھی ہشیار کی آنکھہ
ہم نے کہا لائین تجھے نرگس بیمار کی آنکھہ — ... ڈالیگی مگر بلبل گلزار کی آنکھہ
... یہ پھیر ... یار کی آنکھہ — ... گر پھر گئی اغیار کی آنکھہ
نیند آئی ہی سر شام شب وصل او نہین — کیا ... طالع بیدار کی آنکھہ
شوق نظارہ گلشن ہی تو لیچل صیاد — ... مرغ گرفتار کی آنکھہ
قصد بسمل کی تماشی کا ہوا شوق ایسا — ... جوہر تری تلوار کی آنکھہ
زلف تڑپتی ہی تری ابرو پھڑکتا جو آ — ... تری شوخی رفتار کی آنکھہ

طور بیطور ہوئی دلکی خدا خیر کرے
بیطرح گھات مین ہے اوس بت عیار کی آنکھ

وہ تھی موسی ہی جنہین تاب نظارہ نہو
بان تجھپکیگی تری طالب دیدار کی آنکھ

ای دل صاف صفائی کی تو یہ معنی ہین
کبھی میلی نہو اوس آئنہ رخسار کے آنکھ

اشک خون دیکھکے آنکھین سے نکال ای ظالم
دکھنی آئی ہی تری طالب دیدار کی آنکھ

کیون نہ پر خون ہو ازل سی کہ بلا ہی مجکو
شیشہ بادہ کا دل ساغر سرشار کی آنکھ

جلوہ یارتی دو رنگ کہائے اپنے
ایک ظاہر مین تو ہی کافر و دیندار کی آنکھ

اللہ اللہ کشش حسن کہ ہمراہ نگاہ
کھچی جاتی ہی تری طالب دیدار کی آنکھ

ہوتی جاتی ہی سوا بوسہ لب کے قیمت
دیکھتے جاتی ہین وہ اپنی خریدار کی آنکھ

آگ عشق دل فرہاد کی بجھنی کی نہین
بنی دریا بھی اگر چشمہ کہسار کی آنکھ

گفتگو سی جو تھمی بات اشارون سی بڑہی
جب تھکی ہاتھ کی زبان اڑنکی بیمار کی آنکھ

ای صبا اوسکی گلی مین نہ اوڑا خاک سی
کہین میلی نہو اوس سرو زن دیوار کی آنکھ

دل چرایا ہی وہ اب آنکھ ملائین کیونکر
سامنی ہوتی ہی مشکل سی گنہگار کی آنکھ

۱۳۵

پیلی پڑتی ہی نکہت سی تری الفت ای داغ
کوئی چھپتی ہی محبت کی نظر یار کی آنکھ

۱۳۶

بان تو بنا ہی جاتی ہین عشق بتانکی ساتھ
زاہد نہیں لینیکے وہان کی دہانکی ساتھ

پھونکا نہ دام کو نہ جلایا قفس مرا
بجلی کی تھی یہان تو نہین فقط آشیانکی ساتھ

میری خبر تو لی کبھی منہ نہ اوس طرف
مجکو کدورتین ہین جو رہین آسمان کی ساتھ

جاتی خوب ناز و نزاکت کی تجکو چال
تم وہ قدم چلو اگر اس ناتوان کی ساتھ

انکو وہ ہین نگہ سی ہمین اپنی اگر بیان
سو مچھیان ہین بد و نزدل بدگمان کی ساتھ

وا ماندگی نے ایک جا بٹھا دیا
پھرتی تری تلاش میں کیا کیا وہ ساتھ

اے عشق باز آئی تو قسمت ہی پھیر دی ہم
تو بھی کہیں روانہ ہو تیری روانگی ساتھ

سب کو ہی تیری یاد کی لذت ہے جدا جدا
دل کی ہی دل کی ساتھ زبان کی زبان کی ساتھ

زاہد کو ایک قطرہ نہ دینا ہے پر مجھے
یاں خم کی خم ہے اور ادھر ہیں پیر مغاں کی ساتھ

مشتی ہیں آشیانہ خرابی کے سیر چرخ
کیا میری بیکسی بھی ہی تھی نشانی ساتھ

ہم ایک کوکے سنتے ہیں دو چار گالیاں
اک چھیڑ ہو گئی ہی تری پاسبانی ساتھ

اقرار حشر اسی دل مضطر نے بات میں
تھوڑا یقین بھی ہی ہیں ہم گمانی ساتھ

اللہ کرے کہ بند ہو داغ کی زبان
تعریف آپکی ہی اوسی خوش بیانی ساتھ

(۲۴۶) (۹)

دن گذارا ہے دل مجبور صدمات کے ساتھ
وہ مزے رات کی نادان لئی رانکی ساتھ

حفظ تسلیم ادب خلق تواضع تعظیم
کتنی تکلیف ہی اے شوق ملاقات کی ساتھ

بیقراری تو ٹھہرتی ہی ٹھہرتی جاتے
آگیا صبر مگر مرگ مفاجات کی ساتھ

چار دن بیٹھی جہاں پھر وہی رنگ اور ترنگ
کچھ عجب لطف ہی زندان خرابات کی ساتھ

لب تری ذکر سی پر مجھی یاد آتی ہیں
چشمۂ خضر کا مذکور ہی ظلمات کی ساتھ

رہنما بادیہ گردی کو ہوئی میرے دری
پاؤں چلتی ہیں شماری پہ پری ہاتکی ساتھ

جلوہ دیکھی جو بت غنچہ دہن کا صوفی
روح کیا سلب نہو جائی کرامات کی ساتھ

اپنی مذہب میں ہی پیر نکی عبادت ہی فرض
گذری جو کوئی گھڑی رند خوش اوقاتی ساتھ

دست تو اب گہر بار فلک دعا مانگ
داغ برسات ہی آئی ہی مناجات کی ساتھ

(۲۴۷) (۱۰)

یارب ہمین وہی عشق صنم اور زیادہ
کچھ تجھسے نہین مانگتی ہم اور زیادہ

دل لیکے یہ کہتے ہین کہ مانگ صنم اور زیادہ
مقدور نہین میری قسم اور زیادہ

ہستی ہوئی فکر عدم اور زیادہ
غم اور زیادہ ہی الم اور زیادہ

بہرتا نہین جب زخم کسی شکل سی قاتل
بہرتا ہون تری تیغ کا دم اور زیادہ

تھی بخت زلیخا مین خریداری یوسف
اورون نی لگائے نہ درم اور زیادہ

تلوار جو ہو جائی کمان خوب نہین ہی
ابرو مین ہین تان کے خم اور زیادہ

انسان کی خواہش کو بڑہاتی ہی سخاوت
کرتے ہین ستم اہل کرم اور زیادہ

یارب ہین مری سایہ بہت حسرت و ارمان
ہو وسعت صحرای عدم اور زیادہ

زندان سی بیابان مین تواضع ہوئی بیکس
کانٹون نی لیی میری قدم اور زیادہ

ہی دلمین کسی عالم تصویر کی تصویر
بس چہیڑ نکر ناخن خم اور زیادہ

دشمن کی طرف سی وہ ادہر بھولکی آئین
تاریک ہو تو ای شب غم اور زیادہ

القاب ہی پر ختم ہوا نامہ کرون کیا
چلتا نہین مطلب پہ قلم اور زیادہ

گر بیٹہی کرتی نسی طواف اوسکی گلی کا
جھگڑا ہی بس ای اہل حرم اور زیادہ

پونچہا ہون ادہر عرش سی ای ہمت عالی
اچہا ہی پڑی ٹہوکر پی قدم اور زیادہ

لی ای ہوا بیمار تمنای شفا کر
درمان ی ہوا درد و الم اور زیادہ

مبتاب نہ تابش کو ٹہہری تہی لب بام
بیتاب تہی موج لب یم اور زیادہ

دل پیچ مین تقدیر کی پابند ہیرو ہیر
طرہ ہی تری زلف کا خم اور زیادہ

رہبر نی ترا کوچہ دکہا کر مجہے چہوڑا
آگی نہ بڑہا چار قدم اور زیادہ

چہوٹا ہون اب گور مین ای غم ہی لحد مین
اب چہوٹ گیا تم مجہہ مین ہین غم اور زیادہ

بگڑی تھی ہوا آہ کی آخر شب وعدہ
نکلا مری نالونکا بہرم اور زیادہ

کیا صلح کرین دلکی تری تیر نظر سے
چھنتی ہی صفائی مین بہم اور زیادہ

دل بوسی پہ ٹھہرا تھا جگر پہین لیا کیون
کیا مفت مین لی ایک رقم اور زیادہ

پانی ہی امان کسنی تری تیغ نظر سے
قربان ہوے صید حرم اور زیادہ

وہ حال ہی میرا کہ عدو لیتے ہین ہمدلی
کرتا نہ خبردار ستم اور زیادہ

خط اونکا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

قاصد پہ گراعتبار کا لکھا ہی جہان حال
یا تا ہون وہان زور قلم اور زیادہ

صد شکر کہ نواب کی الطاف سے اے داغ
چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ

تمہین ہوتی بندی ہی طاعت زیادہ
بس اب خانہ آباد دولت زیادہ

محبت مین سو لطف دیکھی ہین لیکن
مزا دیکھئی ہے شکایت زیادہ

مریض محبت کی اچھی دوا کے
اوسی کل ہی ہی آج غفلت زیادہ

وہ تشریف لاتی ہی بولی کہ رخصت
نہین ہمکو ملنے کی فرصت زیادہ

الہی رہا میکو کیا ہو گیا ہے
محبت تو کم ہی عداوت زیادہ

عدم سی سب آتی ہین یان جاروبکو
نہین ہوتی منظور رخصت زیادہ

بنی حوض سے صحن میخانہ بہر کر
زیادہ برس ابر رحمت زیادہ

تم آئینہ دیکھو تو ہم بھی تو دیکھین
کہ ہی کونسا خوبصورت زیادہ

مری زندگی ہی مری جرم افزون
تری قہر ہے تیری رحمت زیادہ

کیا اوسکی آنکھون نے سیونکر ہے پیدا
کہ شوخی سی ہی ہی شرارت زیادہ

۲۴۹ بہکتے نہ تھے داغ یون گفتگو مین
۹ گڑبڑ گئے آج حضرت زیادہ

## ردیف یای تحتانی

مجکو جنت مین غم راحت ہوگی — گر یہی دل یہی قسمت ہوگی
اس بری حال پہ وہ کہتی ہین — رنج و غم کی یہی صورت ہوگی
جان دیدون تجھی پر ڈرتا ہون — کہ امانت مین خیانت ہوگی
تیری باتون مجھی ای رنج فزا — کبھی مرنیکی بھی فرصت ہوگی
یا مری داد ملے روز جزا — یا قیامت پہ قیامت ہوگی
کوچہ یار کوئی چھٹتا ہے — مین نہ نگار مری تربت ہوگی
جسکو کہتے ہین جہنم کی آگ — غیر کی گرمی صحبت ہوگی
اپنی مطلب کی تو سنلو مجھسے — یہ بجا نوکہ شکایت ہوگی

۲۵۰ ابکی میخانی سے اوشکرای داغ
کعبے جائینگے جو وحشت ہوگی

جب وہ بت ہمکلام ہوتا ہے — دل و دین کا پیام ہوتا ہی
دونسی ہوتا ہی سامنا جسدن — دور ہی سے سلام ہوتا ہی
دلکو روکو کہ چشم گریانکو — ایک ہی خوب کام ہوتا ہی
آپ ہین اور مجمع اغیار — روز دربار عام ہوتا ہی
رسیت سی تنگ ہین نہ پھیرو — دیکھیہ غصہ حرام ہوتا ہی

لیجیے موسی سی لن ترانی کی | ابتو کچھ منتی کلام ہوتا ہے

## ۲۵۱

داغ کا نام سنکے وہ بولے
آدمی کا یہ نام ہوتا ہے

اللہ اللہ ری پریشانی مری | زلف جانان بھی ہی دیوانی مری
کیا ٹھکانا مجھسے نازک طبع کا | ہو چکی جنت سے مہمانی مری
تیز ہے خنجر تو قاتل ناز نین | سخت دشواری ہی آسانی مری
روبرو اوس بدگمانی کی ذکر عشق | میرے آگے آئی نادانی مری
آجکل ہی اونکو تصویر و نسی شوق | کیا کبھی دیکھی ہی حیرانی مری
روسیاہی کام آئی روز حشر | شکل زاہد نے نہ پہچانی مری
بنگیا کعبہ وہی میرے لیئے | تک گئی جس در پہ پیشانی مری
ہای دل لیکر ترا ناز و غرور | وای دل دیکر پشیمانی مری
تر ہوا دامن مئی گلرنگ سے | رنگ لائی پاک دامانی مری
اس گرفتاری پر اپنی ہین نثار | لوہ کرتے ہین نگہبانی مری

## ۲۵۲

آگیا داغ اونکے دل مین یہ غرور
مشکل اسنے دنیا مین لاثانی مری

سنے لاکھ ہے تیغ جنگجو کی | رکھتے ہی نہین لگی محلو کی
جب ہاتون تھکے تو سب تبو نکے | جب دل نہ رہا تو آرزو کی
کہتے یہ تری چلی قیامت | تیغ سے کہ بھی ہی پیاس تو کی
جب ہاتھ ملے تو درد دل نے | اوٹھہ اوٹھکے اجل کی جستجو کی

مطلب کی کہی نہ ایک تم نے
چرچا بات ہی تیرے گفتگو کی

اونکے ہے عدو سے دوستانہ
بس بات کی ہمنے آرزو کی

پھر دشت دل ہے اور صحرا
لیں خار نے دھجیاں لہو کی

کچھ کم نہیں قدر نا امیدی
سنتے ہے یہ بھی مزا آرزو کی

ہم بادہ کشوں کی خاک سی بھی
آئیگی صدا سبو سبو کی

اللہ کو کیا جواب دونگا
عادت ہے بتوں سے گفتگو کی

کچھ ضبط ہماری خاطر اے چشم
کچھ شرم ہمارے آبرو کی

چھوڑا ستم فلک کے دل کا
اللہ رے تلاش کینہ جو کی

اس خانہ خراب دل میں اے داغ
مٹی ہے خراب آرزو کے

(۱۳)

تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

دل لیکے وہ اب جان طلب کرتے ہیں ہمسے
یہ ایسی دھری ہے کہ اوٹھائی نہیں جاتی

مے پی تو سہی توبہ بھی ہو جائیگی زاہد
کمبخت قیامت ابھی آئی نہیں جاتی

آلودہ نہ پی جائینگے اے ناصح ناداں
ہیرے کی کنی جان کی کھائی نہیں جاتی

بسمل ہے یہاں تک تری رفتار کا ظالم
آندھی سی مری خاک اوڑائی نہیں جاتی

ہے سیر سراہو کہ تہ تیغ ستم کی
اک پھانس کی تکلیف اٹھائی نہیں جاتی

کرتی ہے نشیمن پہ مری کوند کی بجلی
صیاد کی گھر آگ لگائی نہیں جاتی

ہر چند ہے انشائی محبت میں خرابی
یاروں سے مگر آنکھ چرائی نہیں جاتی

کی بیکلی دیوانہ دلمیں ہے کہ اک تمنا
وہ تا بزبان خوف سی لائی نہیں جاتی

| | | |
|---|---|---|
| اللہ ری تنگیِ دہن نازکِ لب | وعدی | نہین جاتی |
| اللہ مری فوج پہ تکبیر تو پڑہلو | اتنی ہی | ہین جاتی |
| یارب کوئی آفت تہا محبت کا پتنگا | وہ آگ لگو | ن جاتی |

۲۵۴ ای داغ کہا حال دل اوس ستمگر
نادان تری دل کی صفائی نہین ج

| | |
|---|---|
| اشک خون رنگ لائی جاتا ہی | داغ اپنی جہ |
| کس صفائی سی تیری دل کا غبار | مٹتے مٹتے |
| کتنا باوضع ہے خیال اوسکا | بیکسی مین ہی |
| دیکہنا رشک اوسکی محفل مین | ایک کو ایک کہا |
| ناامیدی سنائے جاتی ہے | شوق نقشہ جہا |
| ہمت اسی خاک ہان مدد اسی ضعیف | کوئی دامن بچا |
| وہ جدہر کو گئے اوٹہا یہ شور | وہ قیامت اوٹہی |
| دل وہ نعمت ہی تجہسا شیرین لب | نظرون نظرون مین کہا |
| آتش شوق کیا بجہے ناصح | تو پتنگے لگانے |
| غم نے اوسکے گہلا دیا مجہکو | مجکو مہمان کہا |

۲۵۵ اوسکا آنا تو درکنار ای داغ | دل ہی قابو سی ہی جاتا ہی

| | |
|---|---|
| سرخجالت مین کافر کیا آن نکلتی ہی | جان آن نکلتی ہی یان جان |
| سوجہن ہوتی ہین سو ندر ہوتی ہین | ہی اصل علی تجہین کیا شان |
| قسمت بدلتی کیا مال کو میرے ہی | جو مل نکلتی ہی میران نکلتی |

وعدہ نہ وفا کرتے سہر و سپہ یہ تا کبدین
تا حشر ٹھہر جاؤ کیون جان نکلتی ہے

یہ خانۂ دل جیسا سنسان نظر آیا
بستی کوئی یکدم ایسی ویران نکلتی ہے

آبادی دل کا ہی اسد رجہ خیال اپنو
حسرت بہی نکلتی ہو تو جان نکلتی ہے

چتون کے مٹینگے بل ابرو کے کہلینگے خم
پر دلکی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے

دلبرون ادائین بہی دلکش ہین جفائین بہی
اک آن ستمگرمین ہر آن نکلتی ہے

۲۵۶ — ۹

بیطرح کبہی جی مین ای داغ پلک اوسکی
یہ بہانس کوئی دلسے ناوان نکلتی ہے

داغ ہر چند جہان گرد ہی ہر جائی ہے
آپکے سر کی قسم آپکا شیدائی ہے

صورت وصل نہ تھی کوئی بجز بخش غیر
وہ جو بگڑے ہوئے آئے ہین تو بن آئی ہے

اور کیا خاک ملیگی دل بسمل کی مراد
جو تماشا ہی جہان کا وہ تماشائی ہے

شکوۂ ظلم پہ اول تو وہ خاموش ہوئے
پہر یہ جھنجلا کے کہا کیا مری رسوائی ہے

جب کبہی بیٹہے تنہائی خفقان آ چہلا ہے
ہمنے جا کر اوسی کوچے کی ہوا کہائی ہے

نہین معلوم کہ ہین کون بلا حضرت عشق
یون تو اپنی بہی زمانے سے شناسائی ہے

مژدہ اوسکو ہی جو ناکام ازل ہی تجھسے
حسرت اوسپر ہے جو کمبخت تمنائی ہے

نہ سنی ایک بہی ہمنے دم بوسہ انکی
یہ کہتی ہی رہے موت تری آئی ہے

۲۵۷ — ۹

داغ کو اب کسی سے ملاقات نہین
ہمنے برسون اسی کی ہوا کہائی ہے

ہائے قتل کی تدبیر سوز دان [illegible]
ہزار دان [illegible]

یہ زمین کی تو نہ ٹہری بلای جان ٹہری
یہ کسطرح سے زمین پہ آسمان ٹہری

ہماری خاک کی برباریان ذرا دیکھو
کہان کہان سی اوڑی اور کہان کہان ٹھہری

مری تڑپنی سی شبکا تمہین تو چین آیا
چلو تمہاری طبیعت تو مہربان ٹھہری

سر نیاز ہوا ٹھوکرون مین پامال
جبین عجز مری سنگ آستان ٹھہری

پڑہا دی جو اوسی چند حرف بیتابی
پیامبر کی دہن مین زبہر زبان ٹھہری

جب آیا چین ہمین آنی کر دیا بیچین
تری نگاہ ہماری مزاجدان ٹھہری

یہان یہ غم کہ چکا دل لگا سول اک بوسہ
وہان یہ فکر کہ قیمت بہت گران ٹھہری

۲۵۸
سبز رنگ دکھا بیگانہ داغ داغ جگر
مرزا بہار نہ ٹھہری کوئی خزان ٹھہری

۲۵۹
مجھسے دل خاک ملی دلسی ہی تو ملتا ہی
کوئی ملتی ہی سی ای عربدہ جو ملتا ہی

اسطرح دشمن جان سی نہین ملتا کوئی
کیا لپٹ کر تری خنجر سے گلو ملتا ہی

کیجیے اسی قسمت برگشتہ تلاش دشمن
دوست کو ڈہونڈہتی ہین ہم تو عدو ملتا ہی

لگیا دل ہی یکایک تری سو فار کا رنگ
ورنہ بیگانی سی برسون مین لہو ملتا ہی

پیغم کم ہا سہی کچہ ہمکو ملے یا نہ ملے
یہ بڑی دولت دنیا ہی کہ تو ملتا ہی

دیکھہ چلکر مری ساقی کی سخاوت زاہد
ایک ساغر کوئی مانگی تو سبو ملتا ہی

گل کھلا ہی عجب رنگ کی یہ شاخ ثمرہ
اسکو پانی کی جگہہ روز لہو ملتا ہی

ارمغان دیتی ہین ہم پیر مغان کو جاکر
کوئی اچہا جو ہمین ظرف وضو ملتا ہی

۲۶۰
خاک مین داغ ملاتی ہین جو غیرت تیری
مرہی کمبخت کو اسیون ہی سی تو ملتا ہی

چہوٹی ہزار مرتبہ قاتل کے ہاتہ سے
نکلے نہ ایکبار ہی ہمدل کے ولولے

ای قیس گر جہانی اوڑایا تو لطف کیا
اوٹھانہ پردہ صاحب محمل کی ہاتہ سی

ای اضطراب شوق یہ کیسا اثر کیا
تلوار چہوٹی پڑتی ہی قاتل کی ہاتہ سی

ہی خط جادہ راہ محبت مین تیغ تیز
کٹتی ہین پاؤن دوری منزل کی ہاتہ سی

بدلی شراب کی ہی مجہی زہر ہی قبول
اوس انجمن مین ساقی محفل کی ہاتہ سی

ٹہہرو ذرا الگ ہی الگ وار کر چلے
دامن بچای جاتی ہو بسمل کی ہاتہ سی

کوئی سمجہہ کی بات کہی تو جواب دین
دم ناک مین ہی ناصح جاہل کی ہاتہ سی

پونہچی نہ اہل فیض ہی نوبت سوال کی
خود ہاتہ وہ ملاتی ہین سائل کی ہاتہ سی

ای داغ دستگیر ہی وہ پیر دستگیر
ہی جانی ہاتہ مرشد کامل کے ہاتہ سی

بیوجہ اجتناب نی رسوا کیا مجہے
ظالم تری حجاب نی رسوا کیا مجہے

سینے جو آہ کی تو کہا اوسنی غیر سے
اس خانمان خراب نی رسوا کیا مجہے

کہدی ہی اونسی نشی مین سب دلکی آرزو
اک ساغر شراب نے رسوا کیا مجہے

یارون پہ کہل گیا اثر الفت نہان
اوس بت کی اضطراب نی رسوا کیا مجہے

اوس بدگمان سی پوچہہ کی تعبیر ہون خجل
میری بیان خواب نی رسوا کیا مجہے

محشر مین حال دل دم پرسش کہی بنا
کیا کیا مری جواب نی رسوا کیا مجہے

کچہہ اونکی مہر و لطف نے مشہور کر دیا
کچہہ رنجش و عتاب نی رسوا کیا مجہے

اس زلف خم بخم نی کیا شہرہ آپکا
اس دلکی پیچ و تاب نی رسوا کیا مجہے

ای داغ سب یہ حضرت دل کی سلوک ہین
جو کچہہ کیا جناب نے رسوا کیا مجہے

اُسکو منہ پر برا اور بھلا کہتا ہے
سچ ہی ہے یہ صاف جو ہوتا ہی صفا کہتا ہے

ہم اعجاز مسیحا کو برا کہتا ہے
اب ترا خضر کہاں ہوش ربا کہتا ہے

میری غم سائے پردہ ہی کے خفا کہتا ہے
کوئی سنتا ہی نہیں اسکی کہ یہ کیا کہتا ہے

حق ہی ہر اہل ستم ناصح کا طرفدار ہو نہیں
دل کی کہتا ہی جو اس دل کو برا کہتا ہے

ہر دم اپنا دم آخر کی سناتا ہے خبر
ہر نفس ہر نفس احوال فنا کہتا ہے

چل چکی خوب ستمگر تری خنجر کی زبان
دہن زخم کی سنتو کہ یہ کیا کہتا ہے

غیر اچھے جو زمانے کے بنے کہلائیں
ہیں برا ہون کہ جہان مجکو بھلا کہتا ہے

زہر تری شربت دیدار کی تاثیر عجیب
زہر کہتا ہی کوئی کوئی دوا کہتا ہے

دیکھنا میری بت ہوش ربا کا جلوہ
دیکھکر شیخ جسے صل علیٰ کہتا ہے

شور محشر تری مستون پہ بہت چلایا
یہ بھی جانا نہ کسی نے کہ یہ کیا کہتا ہے

ہند سے تا بدکن وقائع ہی شہرت تیری
امتو کہاں رہا ترا بخت رسا کہتا ہے

۲۶۲ ۱۳

اس انجمن سے بہت بیوفا رہو کے چلے
سرور ہو کے ہم آئے خمار ہو کے چلے

بتونکے کوچے سے ہم دلفگار ہو کے چلے
شکار کرنیکو آئے شکار ہو کے چلے

کہان ہے تیری سر شک روانیں اے قاتل
کہ خوب تیغ تری آبدار ہو کے چلے

تری نگاہ بت مست ہی سنبھل کے ذرا
سمند ناز وادا پر سوار ہو کے چلے

ٹھہر گئے وہ جہان سر و باغ تھی کیا
اگر چلے تو نسیم بہار ہو کے چلے

نہیں ہی باد کو صرصر تو اتنی بیباکی
نگاہ مست میں خوشکوار ہو کے چلے

الٰہی جائینگے کس گھر سے حشت ناک
بہشت سے بھی اگر بیقرار ہو کے چلے

پیامبر بھی تو انسان ہی فرشتہ نہین — الٰہی صبر دل بیقرار ہو کے چلے
وہ تفتہ دل ہون جو دریا مین ڈوبکے لوٹے — تو موج بحر یقین ہے غبار ہو کے چلے
کسیکی آنکھ مین وہ انتظار ہو کے رہے — کسیکے دلسے شکیب و قرار ہو کے چلے
خبر نہو جنہین وہ کشتۂ تغافل ہون — جو حشر بھی مرے سوی مزار ہو کے چلے
گلے لگا کے اونہین عذر پھر کیا مینے — مری گلی سے وہ جب شرمسار ہو کے چلے

۲۶۳ — ۱۵

نگاہ یار کی پھرتی ہی بزم سے ای داغ — رقیب بھی مرے یار ونکے یار ہو کے چلے

طبیعت کوئی دن مین بھر جائیگی — پڑھی ہی ہے یوندہی اور مر جائیگی
رہینگی دم مرگ تک خواہشین — یہ نیت کوئی آج بھر جائیگی
رہے پیروی ہجر ہو یا وصال — کہ اک بات آخر ٹھہر جائیگی
نہ تھی یہ خبر ہمکو پلٹی بہار — ادہر آئیگی اور ادہر جائیگی
محبت مین ای دل نہ دور سر پہ کھیل — وہ بازی نہین یہ کہ ہر جائیگی
کہون گو نہ مین حشر کو تیرے ظلم — یہ خلق خدا کیا مکر جائیگی
خدا کے لیے آج اقرار کر — کہ پھر بات کل حشر پہ جائیگی
نہ گذری شب ہجر سمجھے تھے ہم — تڑپتے پھڑکتے گذر جائیگی
مرا حال بہتر ہے اونسے کہو — ڈریئے جو سچی خبر جائیگی
نہ جانے کوئی میری میت کے ساتھ — مری بیکسی نوحہ گر جائیگی
رہیگا ترا جلوہ مد نظر — جہان تک ہماری نظر جائیگی
شب وعدہ آجاؤ ورنہ قضا — مرے سر پہ احسان دھر جائیگی

نہ چھوڑیگی دامن کبھی دشت خاک
صبا ہمسے اوڑکر کدہر جائیگی

صبا اوس گلی سی مری خاک کو
جب آئیگی برباد کر جائیگی

۲۶۴

دیا دل تو اے داغ اندیشہ کیا
گذرنی جو ہوگے گذر جائیگی

۱۳

دشمنو نسی دوستی غیرونسی یاری چاہیے
حاکم کل چاہے بنی تو ناکساری چاہیے

عشق مین کچہ پاس کچہ امیدواری چاہیے
کچہ دل چاہیے کچہ بیقراری چاہیے

جنکو عشق و سن کر دعوی ہین اونکی واسطے
دل ہمارا چاہیے صورت تمہاری چاہیے

وعدہ تو کر لو زبان سی پھر وفا کرنا نہ تم
نا امیدونکی لیی امیدواری چاہیے

اس تغافل اس دیا سی کب تلک پردہ رہے
اب نرالی کوئی طرز پردہ داری چاہیے

چار صرف آرزو ہی سن لیں ساری رات تم
اور قصہ کی لیی تو عمر ساری چاہیے

دیکھہ منہ پھیر کر نکہو اپنی وفا کا اعتبار
مرگ عاشق پر تمہاری اشکباری چاہیے

کھل گیا جب راز تو اخفا کیی ہی فائدہ
ہو گیا پردہ تو پھر کیا پردہ داری چاہیے

مست و بیخود ہے مجھے اپنی نہین تجکو خبر
او تغافل کیش کچہ تو ہوشیاری چاہیے

چارہ گر مشکل ہی میرے داغ سودا کا علاج
جائی پیدا ہن یاد بہاری چاہیے

ای فلک مشکل ہی کچہ رہجائین ہم انجام کار
اس مرقع مین کوئی صورت ہماری چاہیے

مل گیا ہمکو وفا و عشق و الفت کا صلہ
بندہ پرور آپکی بس یادگاری چاہیے

۲۶۵

دل پہ کچہ قابو نہین ہی داغ تو ہی جای شکر
عاشقونکی واسطے بی اختیاری چاہیے

حسرت ناکی اس بزم سی چلنی والی
ماتھہ ملتی ہی اوی عطر... نے والے

وہ کسی گور غریباں پہ تو آئی یہ صدا
تھم ذرا اور دش نازسی چلنی والے

دیکھیے کیا ہو الٰہی مری نامی کا جواب
پاس اونکی ہین بہت نامہ و پیغامی والے

ان جفاؤن پہ وفا کوئی نکرتا لیکن
دل بدلتا نہین او آنکہ بدلنی والے

شرم آلودہ نگاہین تو کرینگی بسمل
اب کوئی آن ہین یہ تیر ہین چلنی والے

دل فی حسرت سی کہا تیر جو اوسکا نکلا
دیکھہ اسطرح نکلتے ہین نکلنی والے

دل بیتاب وہ آتی ہین خبر آئی ہے
صبر کر صبر ذرا میرے مچلنی والے

امتحان تیغ جفا کا جو اونہین منظور
بچ بچا کر ابھی ٹلجاتی ہین ٹلنی والے

(۶۶) گر مے صحبت اغیار کی شکوی پہ کہا
آپ ای داغ ہمیشہ کی ہین جلنی والے (۹)

جفا کرتا ہے تو بدلے وفا کے
خدا کو مان ای بندے خدا کے

کسیکے عشق نی کی دلمین گرمی
کہلے رہتے ہین بندا اونکی قبا کے

پریشان کر دیا دل نے اوجھکر
کہلے جاتے ہین بل زلف دوتا کے

ہوا ہون کشتۂ یاے نگارین
مرا خون سر ہوا رنگ حنا کے

نہ خوش ہوای تو ہمکو سنا کر
ڈرو سو کارخانے ہین خدا کے

ہوئی جاتی ہین کیون نیچی نگاہین
کہو تو کیا ہے قربان اس ادا کے

وہ روئی دیکھکر میت کو میرے
پونچھے آنسو ذرا اس غمزا کے

او لجہنا زلف سی لڑنا نگہ سے
نئے ہین حضرت دل ہی بلا کے

(۶۷) مری مشکل ہوئی ای داغ آسان
تصدق اپنے ہین مشکل کشا کے (۱۰)

جنون مین تن پہ لباس غبار باقی ہے
کسی طرح پس کفن کو بھی تار باقی ہے

ابھی نزاکت رفتار یار باقی ہے
ابھی زمانہ ناپائدار باقی ہے

خزان ہی دیکھ کے دشت ہی چھائی ہے
ابھی نظارہ فصل بہار باقی ہے

نہ دیکھی عیش گذشتہ کی پھر کبھی صورت
غلط کہ گردش لیل و نہار باقی ہے

وہ چشمہ زار کا سلتے ہی ماجرا کہدے
ابھی تو شرح دل بیقرار باقی ہے

خرام ناز نے تھوڑی تباہی کی ہے مین
وہ دیکھیے تو کسیکا مزار باقی ہے

رہی نہ بہر عدو دلمین کینہ جو کے جگہ
جو ہم نہین تو ہمارا غبار باقی ہے

جو یہ نہین ہی تو کچھ بھی خلش نہین باقی
جو عشق ہے تو غم بیشمار باقی ہے

امید وصل چلی جائے بان ان دان
بہت ابھی تو شب انتظار باقی ہے

جنونکے ہاتھ سے تار نفس بچائے خدا
رہا سہا بھی لے دیکے تار باقی ہے

صبا اوڑا نہ سکی آسمان مثانہ سکا
کہ دلمین اونکے ہمارا غبار باقی ہے

کروڑ گانمین بہی ترا ایک ہی لہو پانی
جو دم ہین دم مری تیغ یار باقی ہے

صفائیون سے مجھے خاک مین ملاتے ہو
صفائیون پہ بھی اتنا بخار باقی ہے

بیان سوز جگر پر یہ آپ گھبرائے
نکالنا ابھی دل کا غبار باقی ہے

مریض عشق کی کیا پوچھتے ہو یہ پوچھو
کہ زندہ کوئی بھی بیمار دار باقی ہے

کہ دینگے عمر مہارش کو بیمین ای ظالم
اگر بقا ہے تو کل اختیار باقی ہے

پھرا کی لوٹ لے ظالم نگاہ ناز سے تو
کہ دلمین بایہ صبر و قرار باقی ہے

دم اخیر ہے ای داغ توبہ کر توبہ
کہ روسیاہ ابھی استغفار باقی ہے

کچھ بھی الفت نی تری دلمین نچھوڑا باقی
رگہی ایک تمنا ہی تمنا باقی

دم اولجھتا ہی جو سینے مین تو دلمین شاید
رہگیا اوسکی مژہ کا کوئی کانٹا باقی

گو وہ دل اونکا نہین کرتی ہین ظاہر لیکن
پر غلیمت ہی کہ اتنا ہی سہارا باقی

سنگ مین لعل بنا عشق کی نیرنگی سے
خون فرہاد کا تھا کوئی جو قطرا باقی

صبح اون مست نگاہونکا نپوچھو عالم
جن مین تہا رات کا کچھ نشہ صہبا باقی

دیکھکر تیرگی گور کو مین چونک پڑا
سمجھے جانا کہ انہی ہی شب یلدا باقی

بسملونکو جو تری للکی راہ ظلمات
ہیشۂ خضر مین پانی نہ رہیگا باقی

عاقبت کثرت عصیان نے مری گہبراکر
رہگیا کاتب اعمال کو لکھنا باقی

میری تحریر کی انداز تو دیکھو گویا
کوئی مطلب نرہا ہی نرہیگا باقی

(۲۶۹) جیتے جی عشق و محبت کو مٹا دیا ہی داغ (۹)
کیون رہی بعد فنا منت کا جھگڑا باقی

کبھی کچھ درد رہتا ہی کبھی کچھ سوز رہتا ہے
ہماری دل پہ صدمہ اک نہ اک ہر روز رہتا ہے

نگاہین اونکی جادو ہی قیامت ہوتی جاتی ہے
انکی کونسا فتنہ سبق آموز رہتا ہے

دل اپنا چین سے رہتا نہین اک آن بھر بھی مین
مگر دلمین تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہے

جو مین ہون عشق مین مضطر وہ ہی میری دہی مضطر
زیادہ مجھسے آشفتہ مراد السوز رہتا ہے

خوشی ہی عید ہی اضیار ہین جلسے ہین بانو مین
وہان تو رات دن نوروز ہی نوروز رہتا ہے

مصاحب ہے یہی اک ہیچ مین سکو خدا کہی
مرا ہمدم مرا مونس غم جانسوز رہتا ہے

رقیب و سیہ بھی رات بہر پہرتا ہی سر گردان
خدا جانی کہان وہ شمع شب افروز رہتا ہے

کبھی کچھ غم اوٹھایا ہو تو جانین آپ کیا جانین
کہ کس کس غم مین آلودہ یہ غم اندوز رہتا ہے

۱۲

تصور میں کسیکی واسطے نیند آتی نہیں مجکو
عجب بیدار اپنا طالع خفتہ رہتا ہی

کیا صبا اب چہ دل آرامی تو آتی ہے
تجکو اپنی دل گمشتہ کی بو آتی ہی

صاف ہی سینہ ہمارا کہ دل پر بغض
کیا صفائی تجھی اے آئینہ رو آتی ہی

کیا تو نی کبھی غیر کا شکوہ ہمسے
بات کرنے ہی مین اے عربدہ جو آتی ہی

ہو رسا آہ تو کیا جانی کہانتک پہنچی
تا رسائی مین تو یہ عرش کو چھو آتی ہی

تیری تلوار نی ہی چال اوزائی تیری
کھنچکے آتی ہی یہ جب تا بہ گلو آتی ہی

دشمنی ختم ہوئی ایک وفا دشمن پر
دوستی تجکو تو اے میری عدو آتی ہی

تلخی موت کو فرہاد کی رہ کیا جانے
منہ سی شیرین کی اب دودہ کی بو آتی ہی

یاد آتی ہی وہ نین جبین دیکھکے موج
لہر سی دل مین ہماری لب جو آتی ہی

شجر خشک تو ہر سال ہری ہوتی ہین
جا کر اے عمر جوانی کہین تو آتی ہی

دل اگر صاف نہو پاک نہوگا انسان
یونتو ابلیس کو بھی شرم و حیا آتی ہی

جانتا ہون کہ یہی دشمن جان ہی میرا
اوسکی خنجر سی مجھی خون کی بو آتی ہی

۱۳

محفل یار مین اے واعظ سوا حسرت کے
کب ہمین کیفیت جام و سبو آتی ہے

۹

طلب ہی جا ہی و ما نوسی اشنا نو تی
بری بنی ہی خدا خیر کرے بیگانو تی

خدا کری ابھی اے باغبان نگہبانی
تری چمن کو لگی آگ آشیانون کی

ہر جا پہ تربت کی یہ کیفیت مصور کھینچکر
غرابیان ہین محبت مین نوجوانون کی

قدم قدم ہی تری چال کا نیا انداز
ہو کر نا ایک روش ہی سب آسمانون کی

او نہین تو کھیل تلون مزاجیان لیکن
یہان تو روز ہی شامت ہے آسمانون کی

کسی لحاظ سی نالہ نہین کیا ہمنے
وگرنہ کون سی بنیاد آسمانون کی

عجب نہین ہے کہ ہنگامۂ قیامت کو
ملی نہ قبر اگر ہمسی نے نشانون کی

سمجھ ہارتا نہین جنت کو کسلیے صیاد
کہ باغ خلد مین کثرت ہے آشیانون کی

۲۰۲
یہ زہد آپکا اے داغ سب ہے مکر و فریب
ہزار پیپے بھرے تھے لاکھ دانون کی

دل مرا لیلی مریجان وفا تمنی تو کی
انہی مجھی چشم وفا تمنی جفا تمنی تو کی

بیگنا ہونکو سزا دیتے ہو اللہ اللہ
بیخطا کہتی ہو ہان ہان کہ خطا تمنی کی

کوئی بیچارہ بلا سی ہو پریشان خاطر
رخ پر نور پہ وا زلف دوتا تمنی تو کی

ہمنی جو کی وہ بری کی یہ تو بیجا ہے لیکن
تمتو اچھی ہو چلو ہمسے وفا تمنی تو کی

غم دیا رنج دیا داغ دیا درد دیا
خوب بیمار محبت کی دوا تمنی تو کی

جانتی ہی نہین دشنام کا انجام ہے کیا
بات اک پہلی پہل نام خدا تمنی تو کی

ہمنی جانا تہا کہ وہ پھول چڑہانی آئے
قبر عاشق پہ قیامت ہی بپا تمنی تو کی

رشک دشمن نے اونہا ہمسی ہمین تم نادان
دوستی ورنہ حقیقت مین ادا تمنی تو کی

۲۰۳
چار دن بی نہین رام بنایا اے داغ
بیوفاؤن پہ یونہین جان فدا تمنی تو کی

جفا کی ان بتون نی یا وفا کی
نئی شوخی ہے چشم فتنہ زا کی

تغافل یون کیا گویا حیا کی
ہمارا دیکھنا جانے کس سے

ہیمقدر روح کھنچتے ہے دوا کی

شب اندوہ و غم کا پوچھنا کیا
بنا کی جو دے دم پر بنا کی

تم اتنے ہو کہ دو گے ہمکو تعذیر
نہین کی تو بھی ہان ہمنے خطا کی

منا وان داغ ہجران دل ہی کیونکر
وہ پوچھینگے نشانی میری لیا کی

جواب قتل کیا قاتل نے سوچا
کہ اوسکو عید ہے روز جزا کی

کہا! اونکی جفا کا کچھ نہ باعث
مگر اتنا کہنے سے کیون ونا کی

لگی ہے سینے سے دشمن کی تصویر
وہ کہولین کیا گرہ ہند قبا کی

لڑے ہین غیر سے غصہ ہی مجھپر
کوئی پوچھے تو نے کیا خطا کی

الٰہی وصل کی ہے رات دی ڈال
مجھے کوئی گھڑی روز جزا کی

رہی ہیان صلح پر ہی جنگ باہم
طبیعت اونسے مل مل کر لڑا کی

ابھی اقرار اسکا ہو چکا تھا
ادھر دیکھو تو پھر ہمسی جیا کی

۱۳ پھر اوس بت پر فدا ہین حضرت داغ
قسم کھائی متی کیجے مین خدا کی

منصفی دنیا سے ساری اوٹھگئی
ای ہتوا ایمانداری اوٹھگئی

دل سے وہ بے اختیاری اوٹھگئی
اب تمنا ہی تمہاری اوٹھگئی

وہ سوم مین میری کب آئی کسیکے
بیٹھکر مخلوق ساری اوٹھگئی

وای دشمن ہوگیا سارا جہان
ہائے رسم دوستداری اوٹھگئی

بی طرح پھیلا ہی اونکی زلفونکا جال
اب امید رستگاری اوٹھگئی

رہگئے اکہون کلیجا تھام کر
آنکہ جس جانب تمہاری اوٹھگئی

جب سے ہاتھ اوس بت کا ہاتھ
خود بخود گردن ہماری اوٹھگئی

آئی بن ٹھن کر مرے ماتم مین وہ جسکا رسم سوگواری اوٹھگئی
عشق نے بیباک آخر کردیا اب وہ شرم آہ وزاری اوٹھگئی
دور مین اوس چشم مست ناز کے لذت پرہیزگاری اوٹھگئی
ہی عجب اس نازکے پربار ناز تجھ سے یہ تلوار بھاری اوٹھگئی
ہم کھنچے ایسے کہ آخر اونکو بہے اب توقع ہی ہماری اوٹھگئی

۲۷۵ کس سے رکھیے داغ چشم دوستی
اوٹھگئی یارون سے یاری اوٹھگئی ۱۷

ای فلک دی ہمکو پورا غم تو کھانیکی لیی وہ بھی حصہ کردیا ساری زمانی کی لیی
باغ مین جاتی ہین وہ تو گل کھلانیکی لیی سیر ہیان سرو وصنوبر کی سنانی کی لیی
سرگذشت اپنی فسانہ ہی زمانیکی لیی گم ہوئی تھی ہم جہان سی یاد آنی کی لیی
ماجرا ہی دل ہی کیا یارب کہ جسکا ہی یہ شوق لب مری مشتاق ہین میری فسانیکی لیی
غنچۂ دلکی عوض تازہ ہوئی داغ جنون کیا بہار آئی تھی دیوانہ بنانیکی لیی
پاس اپنی دلکی رہی ہو یہی میرا بھی دل اک خوشی کو چاہیی اک غم اوٹھانیکی لیی
بس ہاہی جبمین تو وہ نازنین نازک مزاج اب کہانسی لائیی دل چوٹ کھانیکی لیی
بعد محشر کیا یہ بت بیکار ہی رہجائینگی اک نہ اک فتنہ ہی لازم ہر زبانیکی لیی
زاہد صد سالہ آیا میکدی مین بھول کر لا شراب کہنہ ساقی اس پرانیکی لیی
قتل دشمن کا نہین مشکل بہت آسان ہی چاہیی اک دوست مجھسا دوستانیکی لیی
چار حرف آرزوی دل ہین یونتو مختصر گر بڑہاؤ مین تو قصہ بھی بڑہانیکی لیی
تجھے بیجا اک وفا چھتے ہین اپنی آگئی تجھے خوبی کونسی چھوڑی زمانیکی لیی

آگیا کچھ یاد دل بھر آیا آنسو گر پڑے
ہم نہ روتی تھی تمہاری مسکراہٹ کی لیے

کثرت غم سے مری دل میں جگہ ملتی نہیں
عیش رستہ ڈھونڈتا پھرتا ہی آہٹ کی لیے

مر گئی تو مر گئی ہم عشق میں ناصح کو کیا
موت آہٹ کی لیے ہی جان جاہٹ کی لیے

اونکی چتون سی عیان ہی چاہتا ہی اونکا دل
رشک لیلی ہم نہیں مجنون بناہٹ کی لیے

۲۷ داغ جنت کو سدھارا آپ دوسری کو مبارک ہے
۹ دور رہا ہی یا نواہی کیسوں اٹکا نکی لیے

بیمثل کیا اوس بت کافر کو خدا نے
سمجھے کہ نہ سمجھے کوئی مانی کہ نہ مانی

مایوس ہوئی ہم تو ہوئی خیر یہی نا تمام
معمور کیا باب قبول اپنی دعا نی

اسی حشر کچھ انصاف ہی ہوگا کہ نہ ہوگا
بیفائدہ آیا ہی جو سوتون کو جگانی

اس باغمین ہی رنگ شہادت ہی کی رونق
جو گل نی کہا منہ پہ وہی دل مین جنانی

جب دل مین تمہاری ہی نہیں گھر تو ہمارا
کیا پوچھتی ہو خانہ خرابون کی ٹھکانی

انداز کہی دیتی ہین کشتی کی تمہارے
لوٹا ہی اسی نازنی مارا ہے ادا نی

مرتی ہین تری کو چی مین پامال محبت
گھر دیکھ لیا گلشن جنت مین قضا نی

اوڑتی تری تلوار سی مری دامن کیطرح
ای چرخ تجھی چھوڑ دیا دست دعا نی

۲۷ میخانہ ہی اور داغ ہی اور شیشہ می ہے
۱۱ سوتا ہی رکے خشت خم بادہ سرہانے

یہ بیٹھنا نہین وہ کہ جسمین خوشی ہو
فقط دلمین حسرت ہی حسرت بھری ہی

کہا تجھکو سودا نی زلف پری ہے
یہ اوٹتی نہین ایسی قسمت دھری ہی

اشاری دہن آنکھونکی جان بخشی ہی
غرا اعجاز ہی یا کہ افسون گری ہی

نہ آگے گئی اس سی وہ خشم خود بین
مگر آئنہ حد اسکندری ہی

اوسی دیکھکر دلمین قائل ہو ناصح
مگر بات کیا ہی سخن پروری ہی

ہوئی طور مبطور الفت مین دل کی
قضا اک نہ اک روز آگے دھری ہی

گوارا نہین دل کی شرکت بھی ہمکو
محبت مین یا نتک طبیعت بری ہی

کہان اسمین تیری سی محشر خرامی
لتاڑا ہوا تیر آلبک دری ہی

صبا بنکئی چور بادی چمن مین
کہ غنچے کی مٹھی جو زر سے بھری ہی

دلاسا بھی دیتی نہین عاشقونکو
یہ کیا دلدہی ہے یہ کیا دلبری ہی

۲۷۸

ملا داغ سے آج وہ ماہ پیکر
مبارک قران سعد و مشتری ہے

سرو وہ سر ہی کہ جو دلدار کی در تک پہنچے
دل وہ آئینہ ہی جو اوسکی نظر تک پہنچے

ناتوانی نی رکھا اونسی شب وعدہ جدا
ہم چلے شام سی رستہ تو سحر تک پہنچے

دلکو تھامون کہ تری بزم مین کنسو پوچھے
ہاتھ جب دلسی اوٹھی دیدۂ تر تک پہنچے

شعبدی چال نی تیری تری آنکھونکو سکھائے
فتنی رفتار سی اوٹھے اوٹھکی نظر تک پہنچے

دونون ہاتھونسی کیا دیج مجھی قاتل نے
جب بھی کہتا ہی دکھی دو دو پہر تک پہنچے

اوسکی ہمراہ گیا ہی دل پر پیچ و ملال
یا الٰہی وہ سلامت کمین گھر تک پہنچے

زلف آہستہ چھٹیگی مرا جی ڈرتا ہی
دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کدھر تک پہنچے

پس دیوار چمن کہدی قفس ای صیاد
مین نہ پہونچون مرا نالہ گل تر تک پہنچے

کسطرح لیگا بلائین کوئی آسودہ حال
کچھ نہ پہونچی تری گیسو ہی کمر تک پہنچے

لپٹ جا مری چھاتی سی کہ ای بحر جمال
کبھی شاید کہ ہی تو عاشق کی بھر تک پہنچے

۲۰۹ شوق ہی داد خدا ذوق ہی امداد خدا
داغ کیونکر نہ شہ جن و بشر تک پہونچی ۱۸

جانا تہارا ہی موت ہی آرام جدائی — وان تیرکی کو رہیو فی شام جدائی
حسرت ہی کہ جو شخص پی وصل ہو مشتاق — دی نامہ بر آکر اسے پیغام جدائی
پاس اپنی تو سرمایہ الفت ہی تو یہ ہی — اک درہم داغ جگر انعام جدائی
ہی عالم دوری مین بڑا لطف تصور — اسواسطے ہون بندہ بیدام جدائی
ملجائی کوئی عاشق دیرینہ تو پوچہون — کس طرح بسر کرتی ہین ایام جدائی
معشوق تو کیا تجھسے حذر کرتی ہین عاشق — ای داغ ترا نام ہی پیغام جدائی

## قطعہ

کل داغ سی پوچہا یہ حسینی کہ بتا تو — کیا حال ہی ای سبل صمصام جدائی
سرشار ہی کیون بادہ اندوہ مین غافل — گردون نی پلایا تجھے کیا جام جدائی
آنکھون سی برستی ہین در اشک تمنا — سینہ ہی ترا مخزن آلام جدائی
کیون نی لیہ تہا ہاتھ ہی کیون چشم ہی پرنم — ہی تجھسے جدا کونسا آرام جدائی
آخر دہ دلی کو جدائے نہ سمجہ تو — ہونا ہی وصال یکدن ایام جدائی
ہان صبر ہی درکار کہ اوس عربدہ جو پر — حسرت نہ کہلی وصل کی ہنگام جدائی
یہ سنکے کہا ہاں نہ پوچہو یہ نہ پوچہو — کچہ اور کرو ذکر نہ لو نام جدائی
کیا صدر قلق کیا ہی کہا غم ہجران — ہی سبح کا مذکور نہ یان نام جدائی
ہیہات کہ ہی واقف اسرار محبت — جنجلائی کہا وصل و الزام جدائی
ہم پوچہنے حال خطا وار گئے تہے — گویا کر دیا ہمنے یہ پیغام جدائی

اک نالہ کیا مرغ گرفتار کی صورت
مطلع یہ پڑہا اوسنی تہ دام جدائی

(۲۸۰)
اللہ نہ دے گردش ایام جدائی
کم صبح قیامت سی نہین شام جدائی
(۹)

کٹتے یون خواہش دل تمام و بحر بڑہتی ہی
جسطرح ہو کی قلم شاخ شجر بڑہتی ہی

قطع امید سی امید مگر بڑہتی ہے
کہ او دہر گہٹتی ہی الفت تو ادہر بڑہتی ہی

تول میزان نظر مین نظر دشمن و دوست
کسطرف کم ہو تری چاہ کدہر بڑہتی ہی

جلوۂ تابش خورشید سی گہٹتی ہی نگاہ
اوس مہ حسن کی دیکہی ہی نظر بڑہتی ہی

دیکہیے خوب گہٹا کر جو شب ہجران کو
روز محشر سی یہ دو چار پہر بڑہتی ہی

چشم قاتل کو مگر سنگ فسان ہی سمجہا
اور بہی برش شمشیر نظر بڑہتی ہی

یہ نہو گا کہ تجہی اسکی عوض دون یہ بہی
دل فقط بوسی کی قیمت ہی جگر بڑہتی ہی

اسقدر بہی جو نہوتی تو نہوتی ثابت
زلف کی تار سی کچہ اونکی کمر بڑہتی ہی

(۲۸۱)
کوی سفاک مین بجوف چلا ہے دیکہو
کہہ سے یہ داغ بہی کمبخت مگر بڑہتی ہی
(۱۱)

صبر آنا تو محبت مین بہت مشکل ہے
موت بہی تو نہین اسکو یہ وہ کافر دل ہی

ہجر ہی آفت جان وصل بلائی دل ہی
آدمی کی لیی ہر طرح غرض مشکل ہی

شمع چپ آینہ حیران ہی عاشق ششدر
واہ کیا عالم تصویر تری محفل ہی

سہنی جو راز کہ خلوت مین کہا تہا اوس سے
آج افشا وہ رقیبون مین سر محفل ہی

تجکو ای قیس ہے کیون ناقہ و محمل کی تلاش
دل مین لیلی ہو تری خیمہ ل ہی ترا محمل ہی

حشر کی دن تو ملوگی یہ کیا ہے سوال
سو چکے دیر مین ظالم فی کہا مشکل ہی

جمع ہین کسقدر آشفتہ خدا خیر کرے
اوسکی ہر ہر شکن زلف مین اک کاکل ہی

وہ زمانہ ہی گیا آپ کی دیکھے کا
کہ تلاشین تہین زنہار نہین کہین ہی دل ہی

صفحۂ دہر پہ یہ ہستی موہوم مگر
حرف ہی تو ہی غلط نقش ہی تو باطل ہی

ای غم یار کوئی اپنا ٹھکانا کرلے
دل تو پر درد ہی تو درد کی کیون شامل ہی

۲۸۲
ہمکو قسمت نی دیا داغ تمنا ای دل
وہ ہی ملتا ہی جس انعام کی جو قابل ہی
۱۵

ہون تو دیوانہ مگر خالی نہین تدبیر سے
مینی باندہا ہی جنونکو حلقۂ زنجیر سے

مجرمانِ عشق کو کیا خوف ہی تعذیر سے
کٹ سکا کب رشتۂ الفت تہی شمشیر سے

بچکے کیون چلتا ہی خاک عاشق دلگیر سے
آدمی اکسیر کا بنتا ہی اس اکسیر سے

گر تری وحشت زدہ کچہ بہی بلا مین تا تہم
شور محشر چیخ اوٹہی نالۂ زنجیر سے

جب بہلا وان شست سے ناوک چلا سیدہا دل
یہ شکار اوڑکر لپٹ جاتا ہی نوک تیر سے

سورۂ یوسف سنون کیا کان ہر کو اعظو
کان اونہی بہر دہی ہین لذت تقریر سے

ہر خطا وار آپکی احسان کا مارا مر گیا
عفو کرنا جرم کا بڑہ کر ہوا تعذیر سے

علم ہی اللہ پہ باندی مقصود بہی
کتنا بچ بچکر گیا نالہ مرا تاثیر سے

سمجہے نامی کو مری کاتب وفرط قہر مین
کچہ عجب انداز کی تقریر تہی تحریر سے

پہنی صورت کی پہنائین جنون نی بیر بان
پڑ گئی تار گریبان یا تون مین زنجیر سے

کیا کرین کچہ بس نہین تیری جدائی مین ہمدم
عمر تہوڑی مانگ لیتی آسمان پیر سے

طبع نازک مین تلون اسقدر کاہیکو تہا
یہ اوڑا یا رنگ میری رنگ کی تغییر سے

دی کی بسمل اس تن بیجس کو جنبش ہو گئی
آگیا دم مجہ مین گویا بر بش شمشیر سے

شکر ہی ایدل کہ اونکو غصہ آکر رہگیا
آیا تہا موت نی پر بچگئی تقدیر سے

۲۰۳
کسقدر ہی داغ مہر و لطف کا دنیا مین کال
مرگئے عشاق تو اس قحط عالمگیر سے

چارہ گر ہم ہو تمہین ہینگے کیا تدبیر سے
عقل دیوانی نہین باندہین بہی زنجیر سے

بڑہگئی وحشت زیادہ چارہ و تدبیر سے
اور دو فی پانون اپنی کہل گئی زنجیر سے

جب لڑی ہین وہ نگاہین عاشق دلگیر سے
چبہگئی ہین برچہیان سی کہبگئی ہین تیر سے

فکر ہی لکہینگے کسیر نامۂ اعمال خلق
کونسا کاغذ بچا ہیان شوق کی تحریر سے

تو نی رکہا ہی کہا لکا ہمکو ایجوش جنون
جائینگے کس گہر نکلکر خانۂ زنجیر سے

کچہ توقع کچہ یقین کچہ یاس کچہ وہم و گمان
انتظار یار کی ہی کیفیت تاخیر سے

ہی کلام لطف مین بہی اکطرحکی نوک جہوک
میٹہی چہریان چلتی ہین شیرینی تقریر سے

بیقرار یکا برا ہو منفعل قاتل سی ہون
اک جگہہ ٹہہرا نہین بچ بچ گیا ہر تیر سے

پڑگئی کیونکر الٰہی دلمین اوس تیکی گرہ
بچ رہا تہا کونسا عقدہ مری تقدیر سے

ہی تم عیسی صدا قاتل کی مجکو وقت نبض
جان آجاتی ہی ہر دم نعرۂ تکبیر سے

ہر سخن مین گرچہ سو پہلو بچاتا ہون مگر
آرزو مین تیکی پڑتی ہین مری تقریر سے

کر رسائی چاہتی ہی اور تو اپنا عروج
ای دعا ملجا کسی اوجکی ہوئی تقدیر سے

۲۰۴
داغ جلنے کی بہی کافی ہی اوسکی بزم مین
کاٹ ڈالی کوئی پروانی کا سر گلگیر سے

چہوڑا ہی ساتہیون نے پس گام روان مجہی
لیجائی دیکہیی مری قسمت کہان مجہے

شب کو نہ آئی تم نہ دل بدگمان مجہی
وان لیگیا کہ موت ہی جانا کہان مجہے

چکر مین مثل سنگ فلاخن ہون ہی ابھی — پہینکے مری نصیب گردش کہان مجھی
کیا درد دل کہون کہ سراپا ہون درد مند — آتی نہین بات سوای فغان مجھی
پڑتی ہی اونکی آنکہ سر بزم جب کہین — جاتی ہین اک نگاہ پہ سو سو گمان مجھی
ہوتی نہ وہ گلی تو بہلتا نہ دل مرا — ملتا اگر زمین کے عوض آسمان مجھی
افسانہ کہکے اوسکو سلاؤن تمام رات — لوکر ہی رکہلے کاش ترا پاسبان مجھی
دل خط مین رکہدیا ہی تو کیا فائدہ ہوا — قاصد کا ہی سوال کہ دی تو زبان مجھی

۳۸۵
ای داغ اوسکی بانہ سی گر ہون شہید مین
وہ مہت بہی ہون زندگے جاودان مجھے

ہر اہری مجلو صنم غیر کی دیجاتی ہی — وصل مین اونکی نئی چیز چلی جاتی ہی
کبہی اقرار ہی تجکو کبہی انکار وصال — بات تیری نہ اوٹہائی نہ دہری جاتی ہی
اللہ اللہ ری گرانباری غم بعد فنا — کہ مری خاک سی آندی بہی دبی جاتی ہی
حشر تک شکوۂ اغیار رہیگا نا لم — آج کی آج کوئی یہ خطگی جاتی ہی
چارہ گر رکہنہ مری زخم جگر پر مرہم — کہ مری لذت ایذا طلبی جاتی ہی
رہی ہی بیکسی آپنیکا نہین اونکا مزاج — اب بہلا کوئی طبیعت کی کبی جاتی ہی
اک ترا نام کہ ہر دم ہی وظیفہ مجکو — اک مری بات کہ برسون مین بنی جاتی ہی
چہیڑ ناز لف پریشانکا بلا تہا ایدل — آئی شامت تری اب کوئی گہڑی جاتی ہی

۳۸۶
میرا جانا خدائی بہی چاہا ای داغ
غم تو ہوتا ہی مگر عمر کٹی جاتی ہی

باہیر مسالہ لگی ہی در پر لگی ہوئی — چہاسو سبیل ہی سر کوچہ لگی ہوئی

یہ کسکی لو ہی اسی دل مضطر لگی ہوئی
اک آگ سی ہی سینی کی اندر لگی ہوئی

دل کیا کہلی مرا کہ تری زلف کی طرح
مضبوط اک گرہ ہی گرہ پر لگی ہوئی

رکھی قدم سنبھل کے رہ عشق مین وہی
آگی ہی جسکو ہو کبھی ٹھوکر لگی ہوئی

یون کون جانی درد محبت کو بھلا
وہ جانی جسکی چوٹ ہو دل پر لگی ہوئی

یارب ہو دل کی خیر کہ بیڈھب کچھ آجکل
ہی گھات مین نگاہ ستمگر لگی ہوئی

میرا ہی سا ہو حال تمہارا ابھی ناصحو
چپٹیگ تمہین بھی عشق کی ہوگر لگی ہوئی

گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا
ہی موت سبکی ساتھ مقرر لگی ہوئی

کوی عدم سی آئی نہ اس قید خانہ مین
قید حیات ساتھ نہو گر لگی ہوئی

بیشک ہی کچھ لگاؤ جو کرتا ہی یہ گریز
زاہد سی دخت رز سے مقرر لگی ہوئی

ناقوس بتکدہ مین تو کبھی مین ہی اذان
ہی یاد میری دوست کی گھر گھر لگی ہوئی

وہان گالیون پہ منہ ہی ہمیشہ کھلا ہوا
یان مہر خامشی مری لب پر لگی ہوئی

جب مینی آہ کی ہی قیامت اٹھائی ہی
آواز پر ہی شورش محشر لگی ہوئی

کیا دل بیقراری بدلسی جو اک طرف
کروٹ مری رہی سر بستر لگی ہوئی

ٹھہری کبھی نہ اوس صف مژگان کی دبر
ہو سامنی اگر صف محشر لگی ہوئی

تھوڑی ہی نظر گذر کی ملی ہمکو ساقیا
ہی اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوئی

۲۸۷
مین آشنا نہین بت نا آشنا سے داغ
تہمت یہ مفت کی ہی مری سر لگی ہوئی

۹

کہنے دیتی نہین کچھ منہ سی محبت تیری
لب پہ سر ہجانی ہی آئی شکایت تیری

اب ترا ہی دل بیتاب خدا حافظ ہی
کر چکی ہم تو محبت مین حفاظت تیری

دیکھیے کرتی ہی رسوای زمانہ کیا کیا
مجکو یہ چاہ مری تجکو یہ صورت تیری

پوچھتی ہین وہ مری بات تو یون پوچھتی ہیر
کہتی ہین کون ہی تو کیا ہی حقیقت تیری

یاد سب کچھ ہین مجھی ہجر کی صدمی ظالم
بھول جاتا ہون مگر یکبگی صورت تیری

عدم آباد کو جاتی ہین بشر خالی ہاتھ
مجکو ہی ناز کہ لیجاؤنگا حسرت تیری

یار غمخوار مری حال کو سب پوچھتی ہین
اور ہیر پوچھگی سب کہتی ہین منت تیری

ہی رقیبونکی زبان پر ہی ستم کا شکوہ
تو بھی مجبور ہی جاتی نہین عادت تیری

۲۸۸ کوچہ یار مین بھی ہی نہین لگتا اسی داغ
دیکھیے جائیگی کس روز یہ وحشت تیری ۹

وصل کی سب ہی وہی عادت پرہیز رہی
مہربانی ہی تمہاری ستم آمیز رہی

دام پھیلائی تری زلف دلاویز رہی
تیغ کھینچے ہوئی مجھپر نگہ تیز رہی

اک اشارہ مین یہ تا ملک عدم جا پہونچا
تو سن عمر کو کیا حاجت مہمیز رہی

وای بربادی قسمت کہ گلی مین تیرے
خاک ہو کر بھی رہی ہم تو ہوا نیز رہی

کون تھا گرم عنان آج کہ جو خاک مری
شوق پابوس مین گرد سم شبدیز رہی

کوئی دیوانہ رہا کوئی رہا سودائی
بو تری زلف کی کیا کیا نہ جنون خیز رہی

لعنت خلد کو بھی منہ نہ لگایا اونہی
تیری بیمار کو جو عادت پرہیز رہی

گالیان دیتی ہو پھر خود خطا کرتی ہو
اس پہ بھی تیز ہوئی اوس پہ بھی یہ تیز رہی

۲۸۹ تو کہ تیغ ہی بہ طبیعت مین تمہاری اے داغ
بات پر بات مری اونکی نہ کبھی تیز رہی ۱۵

تو نہ ہی دل ہی دل بیقرار رہے
مجکو بچا لیا مری پروردگار نے

پامال کر دیا فلک بدشعار نے
سیکھے تری چلن روش روزگار نے

ایسی مری لی مری پای فگار نے
گھر دلمین کر لیا خلش نوک خار نے

سنتے تھے ایک عمر میں طوفان نوح کو
ہمکو دکھا دیا مژۂ اشکبار نے

سو حسرتین ہلین ہین مری سماتہ خاکمین
مٹی بھی دی تو اونکو اسی خاکسار نے

مینے تو جان دی تھی بھلائی سی موت کے
بدنام کر دیا اوسے ہر سوگوار نے

مجھسے ہی یہ گلہ کسی وعدہ خلاف کو
جھوٹا بنا دیا ہے تری اعتبار نے

دیکھی ہی ہمنی آج وہ ظرف وضو مین ہند
جوپی کی چھوڑ دی تھی کسی بادہ خوار نے

وہ بات ہی نہین وہ ملاقات ہی نہین
نادان جب اوبھار دیا تجکو چار نے

کتنی ہین مجھسی وصل مین کیون تجکو یاد نہو
رو رو کی پیٹ پیٹ کی وہ در گذار نے

سب بھیر چھٹگئی مری جاتی ہی حشر مین
میدان کر دیا نفس شعلہ بار نے

وہ اور مجکو خط مین لکھی شکوہ رقیب
بیٹی پڑہائی ہی یہ کسی ہوشیار نے

قسمین ہزار دو نہ بتا ینگے ہم کبھی
مانگی ہے جو دو عادل امیدوار نے

غیرونکو آج بزم مین اوسکی رولا دیا
نے اختیار نالہ نے اختیار نے

۲۹۰

ای داغ ہای داغ ہی عہد شباب کا
کیا داغ کہائی تیری دل داغدار نے

۹

محبت کا اثر جاتا کہان ہی
بہار اور دو سحر جاتا کہان ہی

دل بیتاب سینے سے نکلکر
چلا ہی تو کدہر جاتا کہان ہی

عدم کہتی ہین اوس کو چپکوائی دل
ادہر آ بیخبر جاتا کہان ہی

کہون کیا منہ سی ہین تیری وہین ہے
جو ہوتا تو کدہر جاتا کہان ہی

تری جاتی ہی مرجاؤنگا ظالم — مجھے تو چھوڑ کر جاتا کہان ہی
کہان جاتا ہی قاصد اوسکو روکو تک — خدا جانی کہ مرجاتا کہان ہی
ہماری ہاتہ سی دامن بچا کر — اری بیداد گر جاتا کہان ہی
تری چوری ہی مجہسی ہی نظر مین — چرا کر تو نظر جاتا کہان ہی

۲۹۱ — اگرچہ پا شکستہ مین ہم ای داغ
۹ — مگر قصد سفر جاتا کہان ہے

چلی ہو لیلی دل ہمراہ تم آنا یہان پہر ہی — کرم کرنا ہماری حال پر ای مہربان پہر ہی
ابہی سمجہی نہین تم ہاجرای دل کی کیفیت — سنا کینگے تمہین ہم اکدن یہ داستان پہر ہی
عدو کی عیش ہی لیکن عدو جان نہین تجہسا — غنیمت ہی ہزارون دشمنون نہین آسمان پہر ہی
غش آیا ہاتہ کانپی تیغ گی ٹکڑی ہوئی آخر — کہو تو سخت جانونکا کروں امتحان پہر ہی
مری شوق شہادت نے تنکایا بازوئے قاتل — وہان زخم سی یہ شور تہا اک ہاتہ ہان پہر ہی
نکل آیا ہی خط سبز چند تیری روی گلگوں پر — نکلتی ہی مگر اک بات تجہمین دستان پہر ہی
چلا مین ہو کی خائف کوئی جاتا نہین تو روتی ہی — لگی کسنی قضا جاتا ہی تو آئی کہان پہر ہی
دیی ہین امتحان کیا کیا کوئی انصاف سی دیکہے — رہا وہ ہیروت ہای ہمسی بدگمان پہر ہی

۲۹۲ — مجہے ہی داغ کیا ارمان ایام گذشتہ کا
۹ — وہ دلدادہ ابہی آتی ہی کہین عمر روان پہر ہی

عشق کا لطف عشق ہی تو شتا ہے — غم جو اوشتا ہی ہمسی اوشتا ہی
ستمزاد اونکی قدر مہی اوشتا ہی — ہر قدم کس ستم سی اوشتا ہی
ہر ادا کیا فساد تا صد ہے — ہر ستم کیا ستم سی اوشتا ہی

اوسکی کافر نگہ کیا اوٹھتی ہی — شور دیر و حرم سی اوٹھتا ہی
ظلم تیرا اوٹھا ہی جلتے ہین — جبتک اسی یار ہمسے اوٹھتا ہی
کس سی اوٹھتا ہی صدمہ الفت — یہ ہمارے ہی دم سی اوٹھتا ہی
ہمپہ کیجیے جفا و فا آمیز — کہ ستم ہی کرم سے اوٹھتا ہی
کو قیامت اوٹھی مگر یہہ دل — کوئی بیت الصنم سے اوٹھتا ہی

۲۹۳ — کرنہ ٹھکانی وہ تو پھر اے داغ — کون خواب عدم سے اوٹھتا ہے — ۹

گمان تند خو کیا جانے کیا ہی — ہماری آرزو کیا جانی کیا ہی
اسی کچھ جانتی ہین دوست تیرے — محبت کو عدو کیا جانی کیا ہی
ہمارے اور اونکی دل ہی دل مین — ہمیشہ گفتگو کیا جانی کیا ہی
ستم مین کیا تامل شبخکو لیکن — لحاظ اسی کینہ جو کیا جانی کیا ہی
بھرون کیا اوسکی آگی مین دم سرد — اسی وہ شعلہ خو کیا جانی کیا ہی
رواں آنکھون سے یہ خون جگر ہے — کہ ہی دل کا لہو کیا جانی کیا ہی
قمر ہے یا کہ ہے مہر درخشان — تمہارا روی نکو کیا جانی کیا ہی
کہون کیا تجھسے ناصح لذت عشق — اسی کمبخت تو کیا جانی کیا ہی

۲۹۴ — جہان مین داغ نے دیکھا ہی کسکو — یہ تکتا چار سو کیا جانے کیا ہے — ۱۵

کمال اب تیر سینے سے کہان پر الم نکلے — جو یہ نکلے تو دل نکلی جو دل نکلی
تمنا بسمل کی اک لاش مین کیا اسی ستم نکلی — قیامت تک یہ نکلی گر نہایت کر

خدا ہی حشر کے دن التجا تیری زبانوں میں
مری منہ سی نہیں نکلی تری منہ سی قسم نکلی

مری دلسی کرنی پوہی شبِ فرقت کی بیتابی
یہی فریاد تھی لب پر کہ یارب جلد دم نکلی

ہوئی مغرور رو جب آہ میری بے اثر دیکھی
کسیکا اسطرح یارب دنیا میں بھرم نکلی

مبارک ہو یہ گھر غیروں کو تمکو پاسبانوں کو
ہمارا کیا ارادا ہی نکالا تمنے ہم نکلی

نہ اوٹھی مرکی بھی لیسی تری کوچہ میں ہمدم نے
محبت میں اگر نکلے تو ہم ثابت قدم نکلی

نہ گذرا بی خلش یا دشنۂ مژگانِ قاتل کی
گڑو بی نشترِ غم دلسی جب خارِ الم نکلی

رہِ الفت کو اک سیدھا سا رستہ سمجھتے جانا تھا
مگر دیکھا تو اس رستی میں صدہا پیچ و خم نکلی

سمجھکر رحم دل تمکو دیا تھا ہمنے دل اپنا
مگر تم تو بلا نکلے غضب نکلی ستم نکلی

نہ نکلا دل ہی سینہ ہی سے پیکان ہی جدا نکلا
اگر نکلے تو دونوں آشنا ہوکر بہم نکلی

برا ہو اس محبت کا کہ اسنی جان ہی کھویا
نکلا دل اوس سے مگر ہی اجل کا بس دم نکلی

دمِ پرسش جو دیکھا اوس بت سفاک کو ہمنے
صفِ محشر سی دل پگڑی ہوی گھبرا کے ہم نکلی

کہیں کیا دل میں کیا آیا کہیں کیا منہ سے کیا نکلا
کبھی جو چلتی پھرتی ہم سو بت الصنم نکلی

۲۹۵

گئی ہیں رنج و غم اے داغ بعد مرگ ساتھ اپنی
اگر نکلی تو یہ اپنی رفیقان عدم نکلے

۹

دلیہ نکلتی نہیں اوس بزم میں اغیار بھی
لیچلی ہای کہاں حسرتِ دیدار مجھے

ایسی باتونسی تو بہتر ہی خموشی واعظ
کہ تری صندنی کیا اور گنہگار مجھے

ہمت ہی دل زار تری حالت پر
کاش ہو جائی تری جان کا آزار مجھے

اپنی قاتل ہی نہیں خونکا دعوی مجھکو
بلکہ خود جرمِ محبت پہ ہی اقرار مجھے

ہو گئی کثرتِ عصیان ہی سے ہیچ مدان
ہی یہ احسان ملا لین جو گنہگار مجھے

مانگتا ہی مری جبنی کی دعائین ظالم
جان کر جی سی خفا جان سی بیزار مجھے

بوئی ہین تیری محبت نے ہزارون کانٹے
دل ملا ہی کہ ملا وادی پر خار مجھے

ہمنشین تجسے وہ ہین خاک کہون خلوت مین
آج جو اوسنے کہا ہی سر بازار مجھے

۲۹۶ دل مرا لیکے وہ پچھتائی ہین دلمین داغ
نظر آتی ہے میری چشم خریدار مجھے ۹

بلا سی نامی گو ثابت اگر نہین رکھتی
وہ تیری منہ پہ تو کچھ نامہ بر نہین رکھتی

برا ئیان نہ تری یاد آئین اس باعث
ہم اپنی حال زبون پر نظر نہین رکھتی

گلی مین یار کی جانا ہی جان سی جانا
جو پانون رکھتی ہین وہ تن پہ سر نہین رکھتی

پسند آئی ہمین جبسی اونکی طرز خرام
قدم زمین پہ سر رہگذر نہین رکھتی

ہزار حیف ہوئی بیقرار جنکے لیے
وہ ہاتھ بھی دل بیتاب پر نہین رکھتی

جو ہوگی ہمپہ عنایت تو کیا غضب ہوگا
اگر کیا لبشر سی محبت لبشر نہین رکھتی

رہا اگر نہ مجھی ہوش عشق مین نہ رہا
تمہارا دل ہی کہان تم خبر نہین رکھتی

لبشر ہین اہل ہوس بھی مگر یہ سوز کہان
جگر تو رکھتی ہین داغ جگر نہین رکھتی

۲۹۷ اوٹھا مین اونکی تم کس طرح سی ہم ای داغ
کہ دلمین تاب و توان اسقدر نہین رکھتی ۱۳

دی اوس بوسہ لب نے مجھی شکر کے مزے
کہا کی دشنام لبی قند مکرر کی مزی

لب شیرین سی ہم ذبح جو تکبیر سنی
مجکو شربت ہوئی زہرابہ خنجر کی مزی

چھیڑ کر نشتر مژگانسی کہان جاتی ہو
دیکھتے جاؤ ہمارے دل مضطر کی مزی

دل ترا آئی کسی پر تو ہمین ہو انصاف
عشق دنیا مین چکھا دی تجھی محشر کی مزی

کچھ پیا خون جگر دل کا لہو کچھ کھایا — پھکتی پھرتی ہین بنگلہ ہین بنی گھر گھر کی مزی
دل کی ستانون سی جنگل مین لرزتی ہی صبا — یاد آتی ہین جو غربت مین بھی گھر کی مزی
جستجو زہر کی گر حاصل مطلوب نہو — آب حیوان نی کہی تلخ سکندر کی مزی
باغ مین جلکی دکھادی روش مستانہ — کبک طاؤس اوڑا لین تری ٹھوکر کی مزی
زیست کی لطف جو کچھ خضر و مسیحا سی بچی — وہ لہی ہمنی تری عشق مین مر مر کی مزی
جنکو ہی جان عزیز اونکو نہین لذت عشق — خضر کیا جانی تری برش خنجر کے مزی
جلوہ طور تو مین کہ نہین سکتا زاہد — پوچہ آنکھو لنی مری اوس رخ انور کی مزی
کاش بک کر ہی چہٹین قیدی ہر روز اسکے — مجکو صیاد ستمگار پڑین زر کی مزی

۹۸ — داغ اس چاٹ پہ ہی تشنہ لب و تشنہ دہن
کہ ملین ساقی کوثر مجھے کوثر کے مزے — ۹

دوست خوش ہونی لگی دوست کے مرجانی سی — غم کا یہ کال پڑا ہی مری غم کہانی سی
کہسن دیکہی ہنسی ایسی تو ٹہنڈی مٹی — بجہگیا اوسی ناصح مری بہڑکانی سی
وعدہ وصل کی تکرار سے ہمکو مارا — فیصلہ خوب ہوا بات کی بڑہ جانی سی
تو و فراموش کیا یاد نی تیری اچہا — رہ گئی اپنی مصیبت مجھی یاد آنی سی
یہی دشمن ہی کی صورت مین سی ای تقدیر — کام کیا اوسکی تصور کو یہان آنے سی
مجرم عشق کی ارمان نرالے دیکہے — جرم کا حوصلہ بڑہتا ہی سزا پانی سی
خون بہا کی ہی صبت فکر مری قتل کی بعد — اب دعا کیجیے کیا فائدہ گہبرانی سی
پند کو دیکہہ ذرا اہا ہا تو کر کے دلیر — بجہ گئی آگ زیادہ تری سمجہانی سی

کیجیے فکر سخن جاک وہ دل ہی نہ رہا

۲۵۵ داغ فرصت ہی نہین روز کی غم کہانی ہی ۱۵

اگ چلی باد صبا کیا کسی مستانی ہی — جھونکی آج چلی آتی ہی میخانی ہی
چور ہو جاون مگر جاؤن نہ میخانی ہی — عہد شیشے سی تو پیمان ہی پیمانی ہی
روح کس مست کی پیاسی گئی میخانی سے — مے اوڑی جاتی ہی ساقی تری پیمانی ہی
فکر ہی دوست کو احوال سناؤن کیونکر — ٹکڑی ہوتا ہی کلیجا مری افسانی ہی
گر پڑا ہون نگہ مست سی چکر کھا کر — ساقیا پہلے اوٹھا تو مجھی پیمانی ہی
وہی وحشت ہی وہی خار وہی ویرانہ — دشت کس بات مین اچھا مرے کاشانے ہی
سختیان کھینچنی کی ہو گئی عادت مجکو — بت چلی آئین نہ کھنچکر کہین تنجانی ہی
ڈر ہی تاثیر نکر جائی کسی کی فریاد — کان بھر لیجیے پہلے مری افسانی ہی
دل برباد مین آباد ہوئی عشق و جنون — کوئی بستی نہین بہتر مری ویرانی ہی
شکل ثابت نظر آتی نہین عمامی کی — شیخ نی بدلی ہی پگڑی کسی مستانی ہی
کر دیا صاف اگ دلنی ہمین الفت مین — ہاتھ پر ہاتھ دھری بیٹھی ہین بیگانی ہی
جانشین قیس کر سب وحشی صحرا ہو جائین — دشت آباد نہو گر ترے دیوانی ہی
نگہ مست تری گر ہی پڑی دلپہ مری — لغزش پا نہ سنبھالی گئی مستانی ہی
اوسکی بیدادنی چھوڑی نہین عالم مین جگہ — نالی گھبرائی ہوی پھرتی ہین ویرانی ہی

۳۰۰ ایک جلو مین ہت داغ بہک اوٹھتی تھی ۱۱
آج سنتے ہین نکالی گئے میخانے سے

آتش شوق کو کب دلسی جدا رکھا ہے — اس لگی کو تو کلیجے سے لگا رکھا ہی
ڈیکدیے لینے کو تڑپی سانس لگا رکھا ہی — ورنہ بیمار غم ہجر مین کیا رکھا ہی

ناامیدان وفا کا یونہین دل رکھتی ہیز
آپنی خاک مین جسطرح ملا رکھا ہی

کہانی ہی وعدہ فردا پہ قسم کیا جہیٹ ہے
آج اس حرف تسلی نی اثار کیا ہی

اسقدر تو ہی ترا پردہ نشین پاس حجاب
کہ تری درد کو بہی دل مین جہپا رکھا ہی

تہی کدر تو کدورت نی رکہا تہا برباد
صاف ہوا تو صفائی نی سٹا رکہا ہی

## قطعہ

دل گم گشتہ کی مذکور پہ ایسی بگڑے
کہ بڑی دیر سی منہ تمنے بنا رکھا ہی

شانہ ہی گل ہی کہ دل ہی مجہی معلوم نہین
دیکہہ لو زلف گرہ گیر مین کیا رکھا ہی

## قطعہ

ستم ایجاد کا انداز ستم تو دیکہو
امتحان عشق و ہوس کا یہ نیا رکھا ہی

ہر گہڑی عاشق مضطر سی وہ ملتی ہی شبیہ
نقشہ بگڑی ہوئی صورت کا بنا رکھا ہی

شکوہ ہجر سی ای داغ اثر کی کہ
آپنی نام شکایت کا وہ ار رکھا ہی ۱۳

رنج و قلق کہ صدمہ و ایذا اوٹہایے
دلکو مٹہا کے سینی مین کیا کیا اوٹہایے

کس کس کا داغ ای ستم آرا اوٹہایے
دلکا اوٹہایے کہ جگر کا اوٹہایے

ہم ہی جگر کو تہام لین دلکو سنبہال لین
تہم تہم کی رخسی زلف چلیپا اوٹہایے

عادت نجابتی کہ جہ قیامت ہی کیون نہ آئی
ملنے کی بعد پہر کوئی جہگڑا اوٹہایے

دام بلای زلف سی باندہا ہی سلسلہ
دل چاہتا ہی پہر کوئی جہگڑا اوٹہایے

یون خاک مین ملایگی اس چشم شوق کو
پلکون سی اوسکا نقش کف پا اوٹہایے

ہم ہی بہری ہوئی ہین کہ ہی چہپنہ شکی تہ
بہتر ہین نکالیے اچہا اوٹہایے

چہ شعبدہ اوٹہایے پورا اوٹہایے

اے آپکے ناتوانے دل بیقرار الامان بلا
طاقت نہین کہ دلسی تمنا اوٹھایئے

الفت کا داغ تک بھی نہ تجھکے رقیب کو
دولت یہ وہ نہین جسی ہیجا اوٹھایئے

اندازہ کر یہ کہ جان نہین چھوڑنیکی آپ
تاکید یہ کہ ناز ہمارا اوٹھایئے

ہر چند کوہ ہی بھی گران تر ہی بار عشق
ہمت یہ کہہ رہی ہو کہ تنہا اوٹھایئے

۳۰۲

وہ داغ دردمند جو کل تک مریض تہا
آج آکی آپ اوسکا جنازہ اوٹھایئے

غیر کو اوس بزم مین تو قیر پہر پیدا ہوئی
دلکو میری کاش اسی تقدیر پہر پیدا ہوئی

دیکہتی ہین وہ جو پہر پہر کر مرے جانب مگر
آہ بی تاثیر مین تاثیر پہر پیدا ہوئی

جذبہ دل مین مری سختی نہین تو کیسے
اونکی آنی مین یہان تاخیر پہر پیدا ہوئی

دیکہہ تو قاتل مری شوق شہادت کی تڑپ
کم ہوئی تھی جو تری شمشیر پہر پیدا ہوئی

بعد مجنون دیکہکر وحشت مری کہتی ہر خلق
اک بلا یہ زیر چرخ پیر پہر پیدا ہوئی

ہوگئی تھی گم جو اک مدت سی دلکی آرزو
سنکے تیری پیار کی تقریر پہر پیدا ہوئی

۳۰۳

از سر نو ہوگا پروانہ اسیر عشق داغ
موج دود شمع سے زنجیر پہر پیدا ہوئی

گالیون مین ادا نکالی ہے
بات مین بات کیا نکالی ہی

دیکی دل فگار بیٹی بس کیسی
ابتدا انتہا نکالی ہی

تمسے کیا شکوہ ہی گلہ اوس ہی
جسنی رسم وفا نکالی ہی

دردمندونکو قتل کرتے ہو
واہ اچہی دوا نکالے ہی

شب غم کا گذارنا کیا تہا
گہر سی اپنی بلا نکالے ہی

نام نکلا بہان مین پردہ نشین — یہ کہان کی حیا نکالی ہی
دل جو واپس طلب کیا تو کہا — یہ نئی التجا نکالی ہی
بات کیسی وہ ہو گئی ہین خفا — منہ پہ ہیں یا ذرا نکالی ہی

۳۰۴
داغ معجز بیان ہے یا اپنا
طرز سب سے جدا نکالی ہے

۹

حبس ہی جا بجا ہون و قدر جفا کونسی ہے — موت کی کوئی بتائی تو دوا کونسی ہی
شجکو مشکل دل بیتاب بتا کونسی ہے — ایسی ملتی ہوئی وہ تیغ ادا کونسی ہی
خاک ہو کر کسی کو چین ہمین جانا تھا — آج کیا جانی کہ ہر کی ہوا کونسی ہی
گو چہ یار سی دیتا ہی جو واعظ تفضیل — ایسی جنت مین نرالی وہ فضا کونسی ہی
گو برا ہون مگر اچھا ہون کہ چاہا تمکو — میری تقصیر ہی کیا میری خطا کونسی ہی
ناز کرتی ہین وہ ہر ناز پہ یہ کہہ کہکر — اسکو کہتی ہین ادا اور ادا کونسی ہی
اف نہ کی ہمنے تہ تیغ جفا ای ظالم — اس ہی بڑھکر رہ تسلیم و رضا کونسی ہی
موت ہی زندگی ہجر اجل شک رقیب — اور عشاق کی مرنی کو قضا کونسی ہی

۳۰۵
کیا کہونگا جو کہا اوسنی کیا چاہا کیسے
بات ای داغ محبت کی سوا کونسی ہی

۹

ناز الفت کا ندارد ہی تہ تیغ جفا — یہ ہمین کچہ جانتی ہین یہ ہمین سی پوچہی
اسنے جو دی ہین سبھ سب کہلیا ایکلی — اس دل غمگین سے اس جان حزین سی پوچہی
بیخودی کا باعث اپنی ہی بیخودی کچہ — یہ حقیقت اپنی چشم سرمگین سی پوچہی
داد کوئی دی سکی کیا اس غلام زندگی — کیا زمین کرد پہ بستی ہی زمین سی پوچہی

آپکا حال گذشتہ مین کہونگا ٹھیک ٹھیک
یاد ہی مجکو یہ افسانہ کہین سے پوچھیے

گاہ کہتا ہون کہ کچھ دریافت کیجی حال دل
گاہ کہتا ہون کہ کیا اوسکے تئین سے پوچھیے

اوسنسی پوچھی وصل کی صورت تو فرمانے لگی
پوچھیے اسکو تو صورت آفرین سے پوچھیے

نیک و بد سمجھنے زمانیکا بتا یا بھی تو کیا
آپکا جیسے یقین ہے یہ اونہین سے پوچھیے

۳۰۶

جانتا ہی دل ہی داغ عشق کا اسی داغ لطف
یہہ فروغ روسیاہی اسس نگین سے پوچھیے

۱۱

رنج صحت سے جو واقف دل شیدا ہوجائے
داغ ارمان بنے درد تمنا ہوجائے

زندہ دل خاک یہہ نام تمنا ہوجائے
سخت مشکل ہے کہ مرکر کوئی پیدا ہوجائے

کچھ نہو تیری محبت مین پر اتنا ہوجائی
کہ تری بدخرگی مجکو گوارا ہوجائے

ہون وہ ناکام تمنا جو اجل چاہے نہین
موت آکر مری بالین پہ مسیحا ہوجائے

تیری اندازدہ کافر ہین بت ہوش ربا
آدمی کیا جو فرشتہ ہو تو شیدا ہوجائے

قابل رحم ہے اوس شخص کی رسوائی بھی
پردی پردی ہی مین کمبخت جو رسوا ہوجائے

ہائی کمبخت وہ کسی بت کا دم نظارہ
آنکھہ بھر کر ہمین دیکھے تو پریشان ہوجائے

ساتھہ قاصد کے چلا ہی دل بیتاب اپنا
کہین ایسا تو نہو راہ مین جہگڑا ہوجائے

بزم مین آپ بھی ہین دوست بھی ہین دشمن بھی
امتحان آج جو ہونا ہے ہمارا ہوجائی

آسمان سی بھی شکایت کرونگین کیا خوب
میرا چلا جانا تو منہ آپ کا چایا ہوجائے

۳۰۷

دشمن جان نہنی آپ مسیحا ہی سہے
داغ رنجور کسیکے سے اچھا ہوجائے

۹

کچھ خوب نہ یہ غیرت شمشاد کرینگے
بندہ نکو غلامی سے بجو آزاد کرینگے

ایجاد ہستم ہے ہمین برباد کرینگے
گر تمین ان ایسی ہے وہ ایجاد کرینگے

بیٹھینگے نہ خاموش ہم ایجاد ستمگار
تھک جائینگے نالون سے تو فریاد کرینگے

آتی ہے ہمین حضرت دل ایسی یقین ہے
یہ خوب ہی مٹی مری برباد کرینگے

مانا کہ عداوت ہی سہی غیر سے لیکن
اتنی بھی نہین آپ کہ بیداد کرینگے

گشتہ رکب جہان کا ہی تو کانٹا ہی جگر کا
کہکے مجھے اے دل ناشاد کرینگے

نالون سے مری دیکھیے اب آفت قیامت
چہیہ اتنا کسے آپ بھی کیا یاد کرینگے

خاموش رہے وہ گلہ غیر سنکر
مینی تو یہ جانا تھا کچھ ارشاد کرینگے

۳۱۱ گذری ہی شب وعدہ اول سے ہماری داغ
۱۲ یا آئینگے خود یا وہ مجھے یاد کرینگے

وصل کی شب ہمین سب رنج کا غم بھول گئے
یار کرکے تھا جو ہمین سب کو وہ ہم بھول گئے

اک ادا تم سے وفا کے بدلے
وہ ادا آپ کی جفا کے بدلے

وعدہ وصل کی شب تم نے کیا تھا جو ہمین
وان بھی کہکے کہین پھر جاؤ گے کھا کے بدلے

آپ نے ظلم بہت کرکے ہمین یاد کیا
ہیچ تو یہ ہے کہ ہم ظلم بھول گئے

نہ تمنای ستم ہمین نہ وہان مشق جفا
وہ ہمین بھول گئی ہم انہین بھول گئے

کچھ عجب طور کی بیخودی شوق مین راہ
دو قدم ٹھیک چلی چار قدم بھول گئے

لکھنے بیٹھے تھے اوہنین حال پریشانی کا
حرف مطلب کو اوٹھاتے ہی قلم بھول گئے

میری قسمت ہی پڑی کچھ غلطی روز حساب
سب کہین کاتب اعمال رقم بھول گئے

مجھپہ احسان کیا وعدہ فراموشی نے
اسکی عادت سے وہ انداز ستم بھول گئے

لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے مین
اک رقم یاد ہے ایک رقم بھول گئے

برش تیغ قضا مین بھی عجب لذت ہی
زندگانی کے مزے اہل عدم بھول گئے

۳۰۹
عشق کی راہ مین جب کافر و دیندار آئے
سب کی سب داغ رہ و رسم حرم بھول گئے

کل تک تو دام زلف مین ہو دل رہا گئے
بھول آئی پھینک اہ بھی نہین آج کیا ہوا

کچھ کم نہ تھی خرام سے گردش نگاہ کی
بیٹھی رہی وہ تو بھی تو فتنی اٹھا کیے

قسمت بگڑ دی آپ نے عادت بگاڑ دی
دل مانتا نہین کہ رہون ہم خفا کیے

مدت پیام بر کو بنایا ہے قصد خوان
برسون ترا جواب ہم اوس سے سنا کیے

ہان جذبہ شوق لا ادھی بے پردہ کھینچکر
جاتا ہی کوئی منہ کو چھپائے حیا کیے

پہونچی کسیطرح سے نہ تا منزل مراد
بازو مین ہر لگا کے ہم اکثر اوڑا کیے

رکھا تھا دل مین ہمنے کہ جانے نہ پائینگے
وہ خواب مین تو سب سے چھپکر ملا کیے

بگڑی جو ذکر غیر پہ ہم اوسنے دہر لیا
کوئی جواب سب نہ بن آیا بنا کیے

۳۱۰
اے داغ ہنسنے ہاتھہ دعا سے اوٹھا لیا
تقدیر کا ملیگا بغیر التجا کیے

بہم دشمن بھی یکجا ہون تو الفت ہو ہی جاتی ہے
یہ ہی مل بیٹھنا ایسا محبت ہو ہی جاتی ہے

مصیبت کر کسی پر ہو مصیبت کا ہے خوگر ہو
اگر کیسا ہے مضطر ہو قناعت ہو ہی جاتی ہے

حیا گر منہ چھپاتے ہے ادا پردہ اوٹھاتے ہے
یہ شوخے کب بٹھاتی ہے قیامت ہو ہی جاتی ہے

پریوش کوئی ایسا ہو کہ اوسپہ دم نکلتا ہو

جو ثابت عشق اعدا ہو تو نفرت ہوتے جاتی ہے

تجھے کب سہہ اے بدخو کہون کچھ گرتے سہلو

ابھی قابو سے بے قابو طبیعت ہوتے جاتی ہے

بہا ہے رنج کا دفتر رکے کیونکر دل مضطر

جفاے یار کی اکثر شکایت ہوتے جاتی ہے

نہیں ہے عمر بھر کسکے یہ ہے دل کے غلط تخمے

عداوت کیا نہین ہوتے عداوت ہو ہی جاتی ہے

ہوا کیا وصل سے حاصل جیا ہے درمیان حائل

ہمارے واسطے نازل مصیبت ہوتے جاتی ہے

نزکہہ تو داغ کو نالان سمجہ تو وہ بھی ہے انسان

کہان باتون سے اے نادان کدورت ہو ہی جاتی ہے

وہ نکلے راہ پر نہین آتی
نظر آتے نظر نہین آتی

دلبرون پر طبیعت آتی ہے
اسطرح اسقدر نہین آتی

کوچۂ یار ہے مین بیٹہے رہی
او قیامت ادہر نہین آتے

ضمن بحرم رہا کہ عشق رہا
غیب کی کچہ خبر نہین آتی

لاابالی اوس نگاہ شوخی چوٹ
آتے جاتے نظر نہین آتے

کو طبیعت ہے لاسکی ہرجائی
پر مرے راہ پر نہین آتے

قتل پر اپنے باندہ دیتے ہم
ہاتہ اوسکے کمر نہین آتے

دل کے لینے کی گھات ہے کچھ اور — یہ تجھے مفت بر نہیں آتے
حال معلوم ہے قیامت کا — بات کہنے میں پر نہیں آتی
آگئی آتی تھی یاد بھی تیرے — اب کبھی بھول کر نہیں آتی
مرگ عاشق پہ کسقدر آسان — نوبت چارہ گر نہیں آتی
حضرت داغ اور اولے حال کہیں — موت کہکر مگر نہیں آتی

۳۱۲

گل ترے ہو گئے چمن میں داغ — تجھپہ رونق مگر نہیں آتے

۱۱

یوں مٹا جیسے اوس دہلی سے — کہاں دہلی نشان نام و نشان دہلی
لیگئے لوٹ کے اب شوکت و شان دہلی — پوربی پہلے اوڑاتی تھی زبان دہلی
دلی والون کی لیے تازہ بنی گی جنت — لیگئے سر پہ ملک تحفہ مکان دہلی
رشک شمشاد تھا ہر خوش قد و ہر خوش رفتار — سرو آزاد تھا ہر ایک جوان دہلی
عارض صاف تھا ہر ایک مصفا بازار — چشم پر جلوہ تھی ایک ایک دکان دہلی
گرم ہنگامہ ہوئے لال رخان پنجاب — گل کھلائے ہین نئی تو نے خزان دہلی
اس سے بڑھکر کوئی محشر مین نہین طول حساب — بس یہی ہوگا کہ ہم اور بیان دہلی
دی دیا فوج کو انعام مین جنکام نے سب — گنج قارون سی فرون گنج نہان دہلی
یا خدا مسجد جامع کا رہے نام بلند — کعبے والی کہین وہ آئی اذان دہلی
آسمان پر سے بھی نوحے کی صدا آتی ہے — کیا فرشتے بھی ہوئے مرثیہ خوان دہلی

۳۱۳

نہیں دغالب و آزردہ سے پھر لوگ کہان — داغ اب یہ ہین غنیمت ہمہ دان دہلی

۹

غضب ہی جسکو وہ کافر نگاہ مین رکھی
خدا نگاہ سے اوسکو نگاہ مین رکھی

برا ہون مین تو مجھے رکھیے اپنی چشم نظر
برے کو پاسبان انسان کی نگاہ مین رکھی

بنایا یار نگاہی پہر اوسپہ نظر
کہ دل خراب ہوئے تک نگاہ مین رکھی

جو شیخ دیکھلے اکبار کیفیت میخانہ
تو ہو دل کرنہ قدم خانقاہ مین رکھی

اوسی سے تو دل بیتاب تسکین پاتی ہے
جو گیسو باندھ سے دل کو نباہ مین رکھی

یہ فقر و فاقہ کی خوبی نہین ہی ای زاہد
کہ تیس روز سے اگر ایک ماہ مین رکھی

سر نیاز ہوا اس راہ مین قدم نہ سا
جبین سے پاؤن سے جا کر نہ راہ مین رکھی

تلاش دیر و حرم مین عبث نہ کیجو نکر مو
ترا خدا ہے دل داغ خواہ مین رکھی

۳۱۴

خدا کی عشق مین ای داغ ہمت کی یاری
شباب ہمنے ملا کر گناہ مین رکھی

شوخی مین اونکی چھیڑ ہی کچھ اضطراب کے
کھسکر گئے وفا کسی خانہ خراب کے

اوس روی بی نقاب کا جلوہ ہوا نقاب
نکلی ہی رنگ رنگ سی صورت حجاب کے

جنبش مین یون ہین وہ لب نازک نفس کے ساتھ
جیسے ہلی نسیم سے پتی گلاب کے

غصے نے اور رنگ ترا شوخ کر دیا
اچھی بنی لگاڑ مین صورت عتاب کے

گو چپ ہی پر یہ جنبش لب کہہ رہی صاف
قاصد کی منہ مین پہرتی ہی شوخی جواب کے

تم اور آرزو مرے ملنے کے روز حشر
مین اور گفتگو ستم بیحساب کے

اے اشک ڈوب مرنی تری تاثیر دیکھلی
اولٹی ہنسی اوڑی مرے چشم پر آب کے

در پردہ وحشی حسن نے بی پردہ کر دیا
ٹوٹے گرہ تراق سے بند نقاب کے

ای دل کمی کرے نہ کہین طول مدعا
لیتے ہے کل خبر مجھے روز حساب کے

پھرتا تھا چرخ دل مین کدورت بھری ہوئی
اب خاک جہان کر مری مٹی خراب کے

کرآگ میکشی کی سزا ہے تو یا خدا
دوزخ مین ایک نہر بہا دی شراب کے

محشر مین توبہ توڑ کے مین پیت جاؤنگا
زاہد سے مجھسے شرط ہوئی تھی ثواب کے

۳۱۵ اے داغ آہ کی تو غضب کو نسا کیا
ایسی بری لگے دل خانہ خراب کے ۹

کیا شب ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہی
اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے

نہین معلوم کہ ہی منزل مقصود کہان
عرش تک کی تو خبر آہ رسا لاتی ہے

ہم گرفتار ہین خود شوق گرفتاری مین
ہمکو کیا پیچ مین وہ زلف دوتا لاتی ہے

کون مرنیکو تری کو چہ مین خود آتا ہے
پر یہ بیتابی دل ہے کہ اوڑا لاتی ہے

کوچۂ یار مین یہ حسرت دیدار مجھے
روز لیجا کے نئے سیر دکھا لاتی ہے

پارہ ابکو در جانان سے اوڑا کر لیجائی
خاک لاتی ہے اگر خاک صبا لاتی ہے

بہتر یہ کہ پاکر رستے مین پامال وہی مردیکو
اپنی باتھون پہ جسے خلق خدا لاتی ہے

جب کہین جان سی مین ہو کی خفا جاتا ہون
منتون سے مجھے تقدیر منا لاتی ہے

۳۱۶ مجھکو اسی داغ کئی دنسے وہ یہ کہتے ہین
تجکو کمبخت یہان تیری قضا لاتی ہے ۹

بیدرد ہین جو درد کسیکا نہین رکھتے
ایسی بھی ہین یارب کہ تمنا نہین رکھتے

عبرت یہی کہتی ہے نہو عشق مین کثرت
ہم حضرت دل کا بھی سہارا نہین رکھتے

تم زندہ ہمین چھوڑ کے گھر جاؤ نہ شب کو
مردی کو بھی مہمان کی تنہا نہین رکھتے

پروانہ و بلبل کو تو سب کہتی ہین عاشق
کیا قدر ہے تم نام ہمارا نہین رکھتے

سچ ہے کہ یونہین ڈوب گئین اپنی ذاتین — ہم تم سے کب بیٹھ کا دعوی نہین رکھتے
[illegible] — [illegible]
[illegible] — ہم تم سے کب بیٹھ کا دعوی نہین رکھتے
[illegible] — اخلاص [illegible]

۳۱۷ — اے داغ یہ کلام کی مستی و جرأت
تم اسمین جو اندیشہ فردا نہین رکھتے

۹

تو قیامت کی چال کرتا ہے — سب سے چلے پامال کرتا ہے
تجھسے جو عرض حال کرتا ہے — ہیچ تو یہ ہی کمال کرتا ہے
اوسکی انداز دیکھیے کیا ہون — تازہ جسکا خیال کرتا ہے
دل کو اس عاجزی سے دیتا ہون — کونسی جانی سوال کرتا ہے
تیغ کرتی ہے خون ای قاتل — مفت تو ہاتھ لال کرتا ہے
نہین گھٹتا یہ داغ دل یارب — بدر کو تو ہلال کرتا ہے
یہ ستم کب نصیب ہوتے تھے — مجھکو ظالم نہال کرتا ہے
در دلدار تک نہین جاتا — نامہ بر انتقال کرتا ہے

۳۱۸ — داغ سے اور مدعے اونسے
وہ تمہارا خیال کرتا ہے

۱۲

محو سا ہی زمانی مین کوئی سوختہ جان ہے — ہی برق جہان جو نفس شعلہ فشان ہے
زاہد بخدا اسکو یہان عشق بتان ہے — یہ ضد سہی تری سہی سب جو نہین یہی ہے تو یہان ہے
کیا بزم سخنگار مین اندیشہ یہان ہے — قاصد نگہ یاس سے ہر سو نگران ہے

سنتی ہین خوشی سبھی ہی زمانہ مین کوئی چیز — ہم ڈھونڈھتی پھرتی ہین کہ ہر ہی یہ کہان ہے
کس شکل چھپاؤن تجھی اے راز محبت — جو دل مین نہان ہی وہی نظرونسی عیان ہے
رکھتے ہی دم ذبح کہین عرض وفا پر — یہ آپکا خنجر تو نہین میری زبان ہے
دی مجکو خم بادہ مرے قد کے برابر — اے پیر مغان وزن مین کم رطل گران ہے
دل مینے دیا تھا جسی دلدار سمجھکر — کیون تم وہی معشوق ہوا مجکو گمان ہے
قاتل تری خنجر مین نہین مورچہ اصلا — اک اک نگہ تیز کا بسمل کے نشان ہے
واعظ وہ قضا کیا ہی زمانی سی نرالی — فردوس بھی اک باغ ہی جنت بھی مکان ہے
شوخی ہی ہے لازم نگہ ناز و ادا مین — یہ تیر کا پیکان ہی یہ برچھی کی سنان ہے

۳۱ — کیا پوچھتی ہو داغ کا تم ہمسے ٹھکانا
آوارہ و سرگشتہ ہی کیا جانے کہان ہی

سودا ہی جو دل کی خریدار سی اولجھی — سلجھی ہوی ہمسے نہ کبھی یار سی اولجھی
آنکھونسی لڑی گیسو خمدار سی اولجھی — یہ حضرت دل روز ہی دوچار سی اولجھی
ہوتی نہ دیا شک نی اظہار تمنا — ہر بات مین ہم اپنی ہی گفتار سی اولجھی
اولجھاوسی اولجھا ہین اس عشق مین ایسا — دلدار سی انکی تھی کہ اغیار سی اولجھی
کیا سیر ہوشیاری سی لڑی گردل صد چاک — ایک ایک گرفتار گرفتار سی اولجھی
انکی تو کسی چشم فسونساز سے اٹکے — اولجھی تو کسی طرۂ طرار سی اولجھی
کیون آنکہ لڑی کیون ہوا اس دل کی حقیقت — آفت مین پھنسی مجھسی رکے یار سی اولجھی
آفی نہ دیا اونکو تو شوخی نی مری سات — ہر گام پہ وہ تیز ہی رفتار سی اولجھی
قاتل جو ظفر جان جہان تو ہے مرون — تار رگ گردان تری تلوار سے اولجھی

محشر میں سزا عشق کی مجرم کو کہاں ہے
معلوم ہو جو تیری گنہگار سے اولجھی

چوری سی ہی پونچی نہ تری گھر میں کبھی ہم
برسوں یونہیں خار سر دیوار سے اولجھی

۳۲۹ کہلاتے نہیں تم داغ اولجھتی ہے طبیعت
۹ ایسے کسی عیار سے مکار سے اولجھے

یہ بات کیا دم رفتار ہوتی آتی ہے
کہ اپنے سائے سی تکرار ہوتی آتی ہے

شب وصال قیامت تھی جب سنی کہا
وہ دیکھ صبح نمودار ہوتے آتی ہے

کچھ اور تو مری ہمراہ بس نہیں چلتا
نگاہ جانب اغیار ہوتی آتی ہے

تمہاری کوچہ میں کیا تازہ گل کھلا کوئی
صبا جب آتی ہے گلزار ہوتی آتی ہے

یہ کس غضب کی ہے آمد تری خدا کی پناہ
نگاہ ناز سی تلوار ہوتے آتی ہے

ازل کی دشمنی ہے مٹی خراب عاشق کی
یہ مشت خاک یونہیں خوار ہوتی آتی ہے

الٰہی خیر ہو وہ خشمناک آتے ہیں
کچھ اپنی آپ ہی گفتار ہوتی آتی ہے

چرا کی بھاگ گئی دل پھر آپ پوچھتے ہیں
یہ دھوم کیا سر بازار ہوتے آتی ہے

۳۲۱ نہیں نے داغ نرالی نہیں اولجھن تم
۹ یونہیں سلف سی مری یار ہوتی آتی ہے

غمزہ ناز جو غصے سی کبھی پھرتی ہے
دل پہ تلوار کبھی پہ چھری پھرتی ہے

موت آتی ہے قیامت کو بہانا تک آتی
پیچھی پیچھی کسی دامن کی لگی پھرتی ہے

[illegible] ہوئی کسکی گلی سی یارب
کہ نسیم سحری ہمسے اوڑی پھرتی ہے

[illegible] آرام نی آرام کہیں
مجھکو کھینچی مری راحت طلبی پھرتی ہے

غیر کی [illegible] خوشی کیسے کر ہو
آپ کیا پھرتے ہیں تقدیر مری پھرتی ہے

ہی مری قتل سی قاتل کی خوشی کوبھی خوشی
موجبین کرتی ہوئی ہو نمین ہنسی پہرتی ہی
جی دہڑکتا ہی کہ مین تجھسی کہون یا نکہون
بات اک دلمین مری رشک پری پہرتی ہی
ہوگیا رشک لف داغ جگر سے ایسا
آہ سوزان مری سینی مین جلی پہرتی ہی

۲۲۲ داغ آوارہ کا تابوت مین لاشہ نرہا
۱۲ ڈہونڈتی خلق بیابان مین پڑی پہرتی ہی

ہان لگ گئی کارگر ہوگئی
مری آہ تیری نظر ہوگئی
ہمین مرگئی صدمہ رشک سے
بڑی خیر اے فتنہ گر ہوگئی
بنا حلقہ زلف آغوش شوق
گرفتار اونکی کمر ہوگئی
ملے ٹھوکرون ہی مین اہل نیاز
ہماری جبین سنگ در ہوگئی
ئے محبت کے کوچی مین خضر
خدا جانے کیونکر بسر ہوگئی
تم ہوگیا راز دل کہل گیا
چہپاتی چہپاتی خبر ہوگئی
نہ تہی شوق نے قتل مین
اودہر ہی سے کچہ در گذر ہوگئی
دل کہتے ہون مجہ کو تو کیا کیجیے
مہان بات کی واں خبر ہوگئی
وہان ہوٹے وعدی پہ لب ہلگیا
توقع یہان کسقدر ہوگئی
دکہادیجیے ای ہان تجہی روز حشر
کہ ہماری خدائی اودہر ہوگئی
کبہی یاس ہوتی نہ اپنی امید
تغافل سے تیری مگر ہوگئی

۲۲۳ یہان صبح پیری ہی ہیلی ہی داغ
۱۳ جوانی چرا سحر ہوگئی

ذرا سینہ اشوق میرا جلیے
ہوش سچ کی واسطے کیا ہی

محو ہی فلک سامان عشرت ہی سہی
اپنی آنکھون کو تماشا چاہیے

چھوڑ سکے کیا اپنی وحشت کا علاج
تیری کوچے مین بھی صحرا چاہیے

دل مین قاتل کی رکاوٹ ہی تو ہو
خنجر اپنے دم سی اپھا چاہیے

تو تری نظرون سی کل گرہی پڑین
آج تو کوئی ہمسارا چاہیے

یہ کیجیے تیغ تبسم سے ہلاک
جو رہی ابھونکا اچھا چاہیے

شہر طرف ہی تیری بیمارون کا شور
ہر گلی مین اک مسیحا چاہیے

کچھ مون نہ چھپائی میکشون کی سرپر
کچھ گنہگارون کا پردا چاہیے

تمہیری جلوے کا تو کیا کہنا مگر
دیکھنے والے کو دیکھا چاہیے

یہ کاش دیکر کچھ گرہ سے ہو نجات
شیخ کو زاہد دین و دنیا چاہیے

از اول کی جانب ہی تغافل کیون ہوا
قرضدارون پر تقاضا چاہیے

آج کا وعدہ فردا پہ ہی جمتے نہین
کہتے ہین وہ وقت دیکھا چاہیے

پھر اک غزل کیون نہین دیتے تسلی داغ کو
اوس سے لیکے گر تمنا چاہیے

۳۲۴

نالہ شوق نے اثر نہوئے
تمکو پردے مین کیا لگن نہوئے

ہمنے تقلید خضہ کی لیکن
چلتے پھرتے ہی توبہ شکنی نہوئی

سو برس گنتی ہو شام ہی غیب وصل
کیا کروگے اگر عجلت نہوئی

دل ویران مین غم رہا قائم
کبھی یہ شے ادہر اودہر نہوئی

ماتم عید مین تمہین دیکھا
ورنہ یہ عید کسکے گھر نہوئی

شب فرقت کے جاگنے والے
کیسے سوئے کہ پھر خبر نہوئی

ئے بیگانگی طبیعت سے کہ اودھر سے ہے ادھر ہے
زاکت سے قول اوسنے دیا ہاتھ کی ہاتھ کو خبر ہے
وعدہ اوسنے کیا وفا نکیا دل کو تسکین ہوئی کہ نہ ہوئی
حال وہ کیا جو حشر مین نکہا بات وہ کیا جو وقت پر ہوئی
کسکے جلوے نے کردیا محجوب آنکھ کے سامنے اندھیری ہوئی
کبھی اوسنے امید الفت ہے کبھی یہ فکر ہے اگر نہ ہوئی
عشق مین ذوق اپنا اپنا ہے دل مین کیفیت جگر نہ ہوئی
ہے بہت طول مدعا افسوس ساری دنیا بیا بسر نہ ہوئی
نہین معلوم کسکے دلمین رہے کبھی ظاہر ترے کمر نہ ہوئی
غیر محفوظ ہے ہر آفت سے شدنی ہی تو عمر بسر نہ ہوئی
نہین سرکار عشق پر الزام مین بُرا اتہامری بسر نہ ہوئی
خاک میخانہ تھی اسی قابل یہ زمین آسمان پر نہ ہوئی
دل ہی باتین بہت رہین شب غم بات کرنیمین ہی سحر نہ ہوئی
دل جلے دفن ہو گئے جسمین ابر سے وہ زمین تر نہ ہوئے

کیا تلون مزاج ہوا ہے داغ
چار دن بھی کہین بسر نہ ہوئے

مجھی ای اہل کعبہ یاد کیا میخانہ آتا ہی
نہ دلمین غیر آتا ہی نہ صاحبخانہ آتا ہی
ترا پیتا تو ٹوٹتا اور تا جو بیتا بانہ آتا ہی
ادھر دیوانہ جاتا ہی اودھر مستانہ آتا ہی
نظر چار و نطرف ویرانہ ہی ویرانہ آتا ہی
یہ مرغ نامہ بر آتا ہی یا پروانہ آتا ہی

ی فلک سا مار معمی نسو پوچھتا ہی کسیسی ناصح
ہوسکے کہ ذلہ آفت ہی نگہ چہ ہوا کچھ رہے
ل وہ نازک ہین تو کیا اپنی سی خنجر نہین سکتا
ترا کوچہ ہی وہ دار الشفا بیمار وحشت کے
دم تقریر نالی حلق مین پھر ان پھوٹے ہین
رخ روشن کی آگی شمع رکھکر وہ کیتی ہین
جگر تک آتی آتی سو جگہہ گرتا ہوا آیا
کبھی چاہنا کبھی رکنا کبھی ملنا کبھی کھنچنا
وہ شوخی شرارت ہیجائی فتنہ پردازی
سکندر رائتی سی جام سی جم خوش نہوتا
بھری کیا آنکھہ مین آنسو پڑی کیا حلق مین ہچکی
ٹپک پڑتا ہی خود جو اس شجر مین دانہ آتا ہی
الٰہی خیر مجھسے آشنا بیگانہ آتا ہی
تجھی کچھ ننگ ہی اسی ہمت مردانہ آتا ہی
پری آتی ہی بجاتا ہی جو دیوانہ آتا ہی
زبان تک ٹکڑے ہو ہو کر مرا افسانہ آتا ہی
اودھر جاتا ہی دیکھین یا ادھر پروانہ آتا ہی
ترا تیر نظر آتا ہی یا مستانہ آتا ہی
تری خنجر کو ہر انداز معشوقانہ آتا ہی
تجھی کچھ اور ہی اسی نرگس مستانہ آتا ہی
کوئی میکش کو دیکھی ہا جب پیمانہ آتا ہی
قفس مین یہ میسر مجکو آب و دانہ آتا ہی

۳۲۶

وہی جھگڑا اسی فرقت کا وہی قصہ ہی الفت کا
تجھے اسی داغ کوئی اور بھی افسانا آتا ہی

۹

بسطح ظاہر کرون حسرت جو مکنون دلمین ہے
جسطرح غنچی مین بو ہی آرزو یون دلمین ہے
دعوت مژگان کرون مہمانی پیکان کرون
آہ مین کیا کیا کرون اک قطرۂ خون دلمین ہے
یا تو ایسی تمکنت یا ہمسے وحشت اسقدر
یا جنون سر مین ہوا یا کوئی مجنون دلمین ہے
دیکھتے رہجاؤگی گر کوئی لیکا چل گیا
جو تمہاری آنکھہ مین ہی پان وہ افسون دلمین ہے
کیا کہونگے اہل محشر میری داغونکا شمار
عشق کی دولت ہے گویا گنج قارون دلمین ہے
آرزوی عیش ہی کیا ہو جو مست جرعہ
جو نہین ہی تجھمین ہی اسی نخوت وافزون دلمین ہے

اس محبت کا برا ہو ایک کو راحت نہیں — دل مکدر سینہ میں ہے جان محزون دلمیں ہے
کس مصیبت میں پڑا ہوں میں دم تحریر شوق — وہ سما سکتا نہیں خط میں جو مضمون دلمیں ہے

۳۲ — ہاں مدد ای جوش وحشت جلبلی گریٹ ناہی داغ
خار صحرا یا نون میں ہی شوق ہامون دلمیں ہے

کچھ تو لی زلف نی کچھ تب نے سیاہی تیری — بٹلئی بخت سیہ خوب تباہی تیری
دم اظہار محبت ٹھہرای نالہ دل — اولٹی ہو جائی نہ کمبخت گواہی تیری
یون تو ای ابر بتا ہی نہین مانتا تیرا — توبہ کرتی ہی جھلکتی ہی سیاہی تیری
جب کسی دار پہ منصور نی اپنے نہی کہی — سینے تا روز جزا بات نباہی تیری
عمر بھر تو نی بھلائی کبھی چاہی تیری — بھیتی جی مینی برائی کبھی چاہی تیری
دونون ہاتھون سی جگر تھام لیا ناصح نی — مینے فریاد جو کی واد جو چاہی تیری
ڈرتی ڈرتی وہ مرا حال طبیعت کہنا — پردی پردی مین وہ دزدیدہ نگاہی تیری
ناصحا کہدی محبت مین خدا لگتی کچھ — مدعی لاکھ پہ بھاری ہی گواہی تیری
نظر آئی نہ مجھی بعد فنا شکل عذاب — اتنی گہری تو ہوای قبر سیاہی تیری
سچ تو یہ ہی کہ برا حال برا ہوتا ہے — غیر نے مجھسے کہا ہی تباہی تیری

۳۲۰ — ہمنی ای داغ شفارش مین کمی کونسی کی
پر برائی تری تقدیر نے چاہی تیری

صبر کیا ای مجھے سالن مشکل آئے — تو تو انسان ہے تہمینہ پہ اگر دل آئی
کسقدر تھی نگہ شوق کو قاتل کی تلاش — جب نظر مجھکو فرشتے دم بسمل آئی
ہائی وہ جان بچا نیکا زمانہ نہ رہا — اتنوا اس بات کا رونا ہی کہین دل آئی

تو جانتا ہے کہ تجھ سا نہیں دیکھا تجھ کو
دل ہمیں ہی آئی تو اغیار کی تا مل آئی

ہیں عشق ہو تجھ سا بھی نہ الفت نکرین
ایسا آنا ہی تھا مجھ پیر ہی مرا دل آئی

ہیں مزا کہ ہے ہی غیر کی گھر میں نا تم
ہم اگر آپ میں آئے تو بمشکل آئی

ہے یہ رہ میں نہ بلکہ بڑی خیر ہوئی
لوٹ جو دیکھ کے شب کو تری محفل آئی

کیا ہمیں کہتے کہ میں ہاں کی وہاں کیا آہ کیا
یار کہتی ہیں مبارک ہو تمہیں مل آئی

۳۲ جلسہ ۵ داغ بہت حسن و شجاعت پہ غرور
میرے نواب بہادر کے مقابل آئے ۵

سنبھال تو ہی بچائی دو ملی باہیں مجھے
بٹھائی دیتی ہی اک اک قدم پہ پاس مجھے

بٹھائی ہے بنا بنا کے سبک نگاہیں مجھے
نہ لی اور ہیں کہیں ظالم مری حواس مجھے

وہ چشم مست جو گاہے میں گل ہی لرزتی ہے
اشارہ کرتی ہی ابھل کر اک گلاس مجھے

وہ شکل بجلی ہی چمکی جو عکس کاجل سے
بلا بلا کی بڑھاتی ہی اپنے پاس مجھے

غضب ہیں گیسوے جنت کی رہنمی والے
اودھر ہی ہو گئی سب دیکھکر اودھر مجھے

رقیب ہی سر محفل علام ہوتے ہیں
سمجھ لیا ہی ستمگر نے بدحواس مجھے

دیا ہی زہر مری بیقراری نے تنگ آکر
دوا تھ خوب ملی ہی جو آئی راس مجھے

بنا دیا غم فرقت نے سنگدل ایسا
کہ موت ہی نہیں آتی کبھی ہراس مجھے

۳۳ صنم پرست کو ای داغ شیخ کیا سمجھے
جو برہمن ہو وہ جانے خدا شناس مجھے ۹

کون محرم ہے الٰہی شب غم ہوتا ہے
اتنا پہلو میں مرے درد بھی کم ہوتا ہے

کیفیت خاص ہی گویا مری مجبوری کی
حال جو یار کا ہنگام قسم ہوتا ہے

کس تبسم سے ملی جاتی ہین آنکھین دیکھو
کس مسرت سے مری موت کا غم ہوتا ہی

رشک ہی اپنی خط شوق پہ مجکو کہ رہا
وہ ہی مضمون مری دشمن کو رقم ہوتا ہی

غیر کا دل کہین تلوونکی تلی تو نی ملا
فتنہ ہر ایک ترا نقش قدم ہوتا ہی

حشر مین پوچھتی پھرتی ہین وہ ایک ایک سے
یان کہین بھی کسی عاشق پہ ستم ہوتا ہی

یاد آجاتی ہین جب زخم محبت کی مزے
شربت خضر بھی حق مین مری سم ہوتا ہی

خانہ غیر کی زیبایش و آرایش کیا
سوچ لیجے کہین دوزخ بھی ارم ہوتا ہی

۳۱

رکھیا چھیڑ کے مین قصہ غم جب یہ سنا
داغ اس سر کی قسم مجکو الم ہوتا ہی

۹

چوٹ دل کی وہین اوبھر آئی
جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی

جاشب ہجر وہ سحر آئی
تو ہی جانیگی پھر اگر آئی

آئینہ کیون ہوا جمال ترا
اپنی صورت نہ مجھے نظر آئی

صبح سے تمکو آرہی ہے ہنسی
خواب مین کسکے چشم تر آئی

ستی شب وصل کسقدر کوتاہ
شام گذری کہ بس سحر آئی

اب کہان تک سناؤن قصہ غیر
میری آنکھون مین نیند بھر آئی

تمسے تو واسطہ ہی کچھ نرہا
اب طبیعت رقیب پر آئی

میرے مرقد پہ مجھے کہتے ہین
کیون تجھے نیند اسقدر آئی

۳۲

صدمہ پونچا جگر کا دل تک داغ
ایک کی چوٹ ایک پر آئے

مطلب کی تم سنو تو ذرا کوئی کچھ کہی
جب بی بسی خفا ہو تو بھلا کوئی کچھ کہی

سوچا جواب کیا مری حاضر جواب نے
تاکید ہی کر روز جسنا کوئی کچھ کہے

ہم آپ چھیڑ چھیڑ کی کہاتی ہین گالیان
کانونکو پڑ گیا ہی مزا کوئی کچھ کہے

بندی ہین ہم تو عشق کی ای شیخ و برہمن
پروا نہین ہمین بخدا کوئی کچھ کہے

لمبخت نامراد تو مدت سی ہی خطاب
جی چاہتا ہی اس سی سوا کوئی کچھ کہے

ناصح کہی سنی پہ ہمارا نہین عمل
جو جی مین آگیا وہ کیا کوئی کچھ کہے

۳۳ ۱۷
ای داغ او سکی بزم مین ہم کل کہلا بھیجی
اسکا ہی انتظار ذرا کوئی کچھ کہے

مری کو چھیڑ مین وہ کن تو خیر لنی جا بجا ٹھہرے
بڑھی بڑھکر تہمی دم بھر چلی چلکر ذرا ٹھہرے

تغافل ہی ٹھہری آج قاتل منصلا ٹھہری
نہین تلوار تو خنجر کوئی چلتا ہوا ٹھہری

تسلی دلکو جو دیتی ہین کہیں لوگ ہین یا رب
جگر ہی جب نہ ٹھہری تو جگر پر یا تہ کیا ٹھہری

مسیح و خضر گو یکتا ہین دونو ہمتو جب جا ملیر
جو دل گرتا ہوا سنبھلے جو دم جاتا ہوا ٹھہری

اوڑا جاتا ہی مطلب کیا لکہو نمین خط مین ای قاصد
پریشانی ٹھہرنی دی تو دل مین مدعا ٹھہری

بہار نخیزان دیکہی ہی کب تو نی دکہا دین سم
جو اوسکی طبع مین ای باغبان رنگ و فا ٹھہری

کلیجہ چیر دیتی ہی ستم کا شرمین بہر عشق کا دعوے
مرا ذمہ نری آگی جو کوئی بیخطا ٹھہری

نری افغان گئی تی آسمان پر مجکو پہونچایا
زمین پر وہ نہ ٹھہری جو تمہاری خاک پا ٹھہری

وہی انسان پورا ہی اوسکی ہمتو قائل ہین
بھلون مین جو بھلا ٹھہری برون مین جو برا ٹھہری

مزا جیسا نہین دیتا ہی اور دعوی دیتا ہین
تمہارا مجکو تو غنچہ جیکہ پہ ہون ہنسا دیتی

ابھی مہلت ہی ناصح کی ذرا ٹھہرا ای ٹھہرا
جو ہوا ہی ہوا ہی ہوا ٹھہری

ابھی ہلتا ہی آہ نارسا دم فرصت ہی
تمہارے آگی نکلی عرش اعلی پر دعا ٹھہری

تری آنکھین ہین ایسی ناک لین اپنے ٹھہر نیکو
ٹھہرتی ہی اگر تو چشم دشمن مین ہیا ٹھہری

متاع شوق ہی ہر جا یہ الفت ہی کہتی ہن
اگر لیجی تو کچہ سودا ہمارا آپ کا ٹھہری

شب وعدہ جب اوسنے شکوہ تاخیر کرتا ہون
تو کہتی ہین کہ ہم انسان کیا ٹھہری ہوا ٹھہری

رہا روز جزا کی بعد کا غم سو محشر مین
کہ دنکو تو یہ ٹھہری رات کو کیا جانی کیا ٹھہری

۳۳۴

قسم ہی اوسکی یہ مرضی نہین ہی داور محشر
کہ مجرم داغ ٹھہری اور دشمن بیخطا ٹھہری

شوق دیدار و فکر سر بہی ہے
اب ادہر بہی ہی دل اودہر بہی ہے

تجکو عشاق پر نظر بہی ہے
مرتی جینیکی کچہ خبر بہی ہے

قتل کر چارہ گر جو صحت ہو
سر اگر ہی تو درد سر بہی ہے

چشم سفاک اسطرف بہی نگاہ
دلکی پہلو ہی مین جگر بہی ہے

کیا کرون برق ہی جو تو ای آہ
تجہین کمبخت کچہ اثر بہی ہے

اوسکے انداز سن لیے قاصد
عشوہ گر ہی تو فتنہ گر بہی ہے

کسکے خط پوچہتا پہرا گہر
کوئی دنیا مین نامہ بر بہی ہے

کیسے گہبرائی وہ جو مینے کہا
لگتا ہی دل مرا خبر بہی ہے

دولت وصل ہو یہ حال کہان
نفع کی ساتہ ہی ضرر بہی ہے

دل ہمارا طریق الفت مین
راہزن بہی ہی راہبر بہی ہے

۳۳۵

تو ہی ای داغ اور کیا یار
خانہ آباد تیرے گھر تین سے

کہ یہان بہی ہین سیکڑون آباد رہے

طبع آزاد اگر ہو تو آزاد کی ساتھ
ایک ہی پا نہیں گلشن مین تماشا رہی

عکس خسار سی جہانی مصور تصویر
دیکھ لی جگ تو بہزاد نہ بہزاد رہی

اوپکی چشم مین مژگان کیہی کیونکر نکلین
جو نہ آزاد کرے اور نہ آزاد رہی

کوئی دیوانہ رہی تیکے پلٹ جانیکا
آنکہ تا وہ نہ رہی لب پہ جو ارشاد رہی

ہجر مین وہ ناکام تمنا جو اثر باتہ بہی آے
مجھسے دنیا مین چھپائی مری فریاد رہی

اونسی شہرت نہ تمہی مجھسے طبیعت نرکے
جا بجا دل یہ کہی ای دل ناشاد رہی

خلد مین بہی نہ لگا دل تری دیوانونکا
یاد رہی وان رہی ویران رہی برباد رہی

رنج وہ رنج ہی جسمین نہ تجھکو بہولین
عیش وہ عیش ہی جسمین نہ خدا یاد رہی

## داغ آزاد متش وہی کہا ی بندہ نواز
## آپ کا بندہ رہے اور پھر آزاد رہی

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے
نالہ رکتا ہوا آتی ہوئی فریاد رہی

کی گئی جبین ہی تو ای ستم ایجاد رہے
تیری سینی مین جو میرا دل ناشاد رہی

وعدہ حشر پہ کیا صبر ہو تم کہدوگی
ایسی ہنگامہ جانکاہ مین کیا یاد رہی

کوئی مشتاق شہادت نکہین سرہو جاے
بس بہت حق مین ہر اک شخص کے جلاد رہی

کہدیا بہیش قفس اپنی وفاداری نی
لطف صیاد سی ہم رات ن آزاد رہی

دیکہلی سیر حرم حضرت خدا بہی ہوے
آپکا کعبہ مرا بت کدہ آباد رہی

پہ رہا عرش تو ای حوصلہ دل دیکہا
مین نہ کہتا تہا کہ سینی ہی مین فریاد رہی

خال آیا جو مری سنکو لب آیا
کوئی دن کاش یہ مہر لب فرہاد رہی

باہم اک وعدہ فردا پہ نوشتہ ہوجاے
گر مری موت کی عادت ہی بھی یاد رہی

اس دل تنگ مین کس کس کو جگہ دون یارب
غم رہی دم رہی فریاد رہی یاد رہی

دل غم عشق سی دنرات گھلا جاتا ہی
کہین محروم نہ ظالم تری بیداد رہی

تنگ آیا تو مری منہ سی شکایت نکلی
لب پر آئی ہوئی کیونکر ستم ایجاد رہی

۳۳۷ — ۱۱

کہنے اسی داغ محبت سی کیا ہے انکار
یہ سخن یاد رہے یاد رہے یاد رہے

منا لیتی ہین ہر مظلوم کو وہ عذر خواہی سے
گنہگارونکو نفرت ہوگئی ہی بیگناہی سے

جفا کی بعد وہ اچھی ڈری قہر الہی سے
مجھی کہتی ہین جلدی تو بہ کیجی داد خواہی سے

نہ اوٹھین کوچہ قاتل سی لاشین ناتوانونکی
فلک تنکی ہی چنوائی نسیم صبحگاہی سے

شہادت دشمنونکی سنگ ہی شوق شہادتکو
مرا محضر بنائین دوست اپنی ہی گواہی سے

سیہ کاریسی میری کاتب اعمال حیران ہی
کہ اسکا نامۂ اعمال لکھین کس سیاہی سے

نہ دہوا آب مصنوعی داغ پیشانی کو اسی ڈر سے
ارے نادان یہ دہبا مٹیگا رو سیاہی سے

گرانبار محبت دفن ہین یہ زمین اکثر
الہی کس طرح یہ بوجھ اوٹھا پشت ماہی سے

سراسیمہ پریشان مضطرب آشفتہ و حیران
مرا قاصد تو آیا لیکن آیا کس تباہی سے

شہ درویش خونی لطف پایا دین و دنیا کا
یہ دولت لی گدائی سی وہ دولت بادشاہی سے

نبی ہی سرمہ چشم ملایک دیکھنا رتبہ
اوڑی ہی گرد راہ عشق مین جبہای سے

۳۳۸ — ۵

مبارکباد دوستونکو آئین بہین بزم مسرت مین
جناب داغ اچھی ہوگئے فضل الہی سے

ترسی وعدہ پہ جیتی ہو نہ قرار ہے نہ قیام ہے
کبھی شام ہی کبھی صبح ہے کبھی صبح ہے کبھی شام ہے

مراد کر اونسے جو آگیا کہ جہان مین ایک ہے باوفا

تو کہا کہ مین نہین جانتا مراد وہی ہے سلام ہے

رہین کوئی دم جو لڑائیان یونہین اون نگاہونسی درمیان

تو ہماری دل کا بھی مہربان کوئی پل مین قصہ تمام ہے

کبھی دیکھہ تو سر رہگذر کہ تڑپتے کتنے ہین خاک پر

نہ چل ایسی چال تو فتنہ گر کوئی یہ بھی طرز خرام ہے

اوسے آج دیکھلے جلوہ گر مجھے آئی قدرت حق نظر

کہ یہ شمس ہے کہ یہ ہے قمر کہ وہ حور وش لب بام ہے

وہ ستم سے ہاتھ اوٹھائی کیون وہ کسیکا دل نہ دکھائی کیون

کوئی آسمین مری بچائی کیون اوسی اپنی کام سے کام ہے

ہوئین مدتین کہ نہین خبر وہ کدھر ہین اور ہین ہم کدھر

نہ ہے نامہ بر نہ پیامبر نہ سلام ہے نہ پیام ہے

دل اوسکا ہمسکو نہ یاس ہو یہی نامراد ہو دیکھلو ۵

## ۲۳۹ جسے داغ کہتے ہین ای بتو اسی روسیاہ کا نام ہے

[illegible] دیکھہ لیے طور تمہاری ہنسی
دن مصیبت کی گذاری سو گذاری ہنسی

[illegible] ہمدمی تری زلف پریشان کی قسم
کام بگڑی ہوئی ہر چند سنواری ہنسی

[illegible] سے واللہ نہین ہوتی ہے
جان و دل آپکی صدقے مین اوتاری ہنسی

پاس [illegible] کر یہ دکھایا تھے
سر پہ دیکھی خفگی جلتی ہوئی ساری ہنسی

[illegible] کیا کیا [illegible]
[illegible] محبت کی ہماری ہنسی

تنگی گوشۂ زندانکی جو ہم خوگر تھے
گور مین بھی نہ کبھی پانون پساری ہمنی

کچھ تو پایا ہی محبت کی مصیبت مین مزا
عیش و آرام کہی ترک جو ساری ہمنی

۳۴۰

مطلب اسی داغ نہین پیر و حرم سی ہمکو
بستر اپنا تو کیا سب سے کنارے ہمنے

۲۴

بھلا ہو پیر مغان کا ادہر نگاہ ملے
فقیر ہین کوئی چلو خدا کی راہ ملی

کہان تہی رات کو ہمسی ذرا نگاہ ملے
تلاش مین ہو کہ جہوٹا کوئی گواہ ملی

قریب میکدہ مجکو جو خانقاہ ملے
گلے ثواب کی کیا کیا مرا گناہ ملی

وہ روز حشر ہی دنیا نہین کہ راہ ملے
کہان چہپوگی جو دو چار داد خواہ ملی

مری خرابی مین آکر وہ چوکڈی بہولے
کہ پھر نہ خانہ خرابی کو گھر کی راہ ملی

ترا دل آئی کسی پر تو عرش ہلجائے
اثر تلاش مین ہی اسطرح کی آہ ملی

تمہاری کوچہ مین ہر روز وہ قیامت ہے
کہ سایہ ڈہونڈہ رہا ہے کہین پناہ ملی

ترا غرور سمایا ہے اسقدر دل مین
نگاہ بہی نہ ملاؤن جو بادشاہ ملی

سر برہنۂ مجنون پہ آسمان ہی تاج
نہ کبہی سر پہ جو فغفور کی کلاہ ملی

فلک کی طرح جہانمین نہ کیجیے سہو و زل
اوسیکی قدر ہی نعمت جو گاہ گاہ ملے

تمہاری حسن سے کیا رتبہ ماہ کنعان کو
وہی تو چاند جسے دو بنے کو چاہ ملی

سب اہل حشر جب اپنی کہی کو پائینگے
بڑا مزا ہو جو مجہکو مرا گناہ ملی

کرون مین عرض اگر جانکی امان پاؤن
کہون یہی کہ ترے ہجر سے پناہ ملی

یہ ہی نہ تھی لڑائی یہ ہے مرکا ملاپ
کہ تجسے آنکہ لڑی اور پھر نگاہ ملی

ہوا ہی دور جگر سے یہ گہر مرا تابک
کہ موت ڈہونڈہتی پہرتی ہی کوئی راہ ملی

نہ اسکو صبر نہ تاثیر کا پتا یارب
جہاد یا ہی تجھی خاک مین یہ آہ ملی

بلا سی دعوی الفت نہ پیش کرتی ہم
نہ ہوتی ہیر جو دشمن سی وہ گواہ ملی

نہر نہ آہ مری جان لیکے چلتے ہو
مسافر ایسے جو مسافر کو زاد راہ ملی

مثل سنی ہی کہ ملتی سی کوئی ملتا ہی
ملو تو آنکھ ملی دل ملے نگاہ ملے

قمر کو جامہ شب تو بصر کو پردہ چشم
کہی لباس تری نور کو سیاہ ملی

اثر کہان سی ملی جب یہ پھوٹ ہو باہم
الگ الگ رہی دونون نہ حرف آہ ملی

لگا کی پانون مین اوسکی اوڑا دون قاصد کو
اگر مجھے تری توسن کی گرد راہ ملی

اس انقلاب مین دنیا ہو نذر لون جو مشک اور کافور
تو یہ سفید ملے اور وہ سیاہ ملی

۳۴ نوید بخشش عصیان اوسے سنا دینا
جو شرمسار کہین داغ روسیاہ ملی ۱۸

امی پریشانی دل حسن ہی کچہ غم مین رہے
زلف برہم کی ادا خاطر برہم مین رہے

رشک نی آگ لگا دی تپش و غم مین رہے
زخم دشمن مین ہی ہم کہ مہنم مین رہے

چہین لین حشر کی دن تمسی نہ حورین مجکو
اونکو حسرت ہی کہ یہ ہمکو ملی ہم مین رہے

مرگ دشمن کی دعا مانگ کی پچتایا لوگون
کہین ایسا نہو وہ غیر کی ماتم مین رہے

عاشق [illegible] دوالہ دشیدا وہ ہی
رات دن لالہ خوشی سی جو تری غم مین رہے

واعظ ارمان کرون کیا بہت مشکل ہی
آدمی بنکی کوئی جنت آدم مین رہے

غیر کا غم اوسی اشکو غمین ڈبو دی رہے
جو نزاکت سی گڑی بہر ہی نہ نعنم مین رہے

عقدہ بند بتا کہولدی نظارہ شب وصل
یہ گرہ کاش تری گیسو پر خم مین رہے

وعدہ وصل یہ ہر اک کو لگائی رہیے
کر زمانہ اسی دکہو کی مین اپنی دم مین رہے

حور کی واسطی پریان نہ چھینگی زاہد
اوسکی امید کہ جو دوسری عالم مین ہی

جمع ہو تیر کی داغ جگر ہے چھٹکر
کچھ سیاہی تو مری دیدۂ پرنم مین ہی

نغمۂ عیش سی یاد آگئی نالے ہمکو
بزم شادی مین ہی تو ہی تو ماتم مین ہی

گردش چشم بلا شوخی رفتار غضب
ایسی چلتے ہوئے فتنی اسی عالم مین ہی

تیری اوتری ہوئی مہندی جو اوسی تہ لگی
ید بیضا کا نشان پنجۂ مریم مین ہی

مجھسے مینوش کو پلوا و یہ ہیرا وہ سہ
بوند پانی کی اگر کوثر و زمزم مین ہی

تیری چھینٹیوں سی فلک تازہ رہا کتب پہول
آگ لگجائی گل داغ جو شبنم مین ہی

دلمین مہمان دل آزار بہت رہتی ہین
کوئی ایسا نہین جو دل کی طرح ہم مین ہی

مجرم عشق کو کیا حکم ہے ای داور حشر
داغ جنت مین رہے یا کہ جہنم مین رہے

ہر بات ہی شوخ فتنہ گر کی
شوخی ہے مزاج مین نظر کی

تاثیر ہوئی ہی کس نظر کی
وہ آنکہ نہین ہی نامہ بر کی

بیچین ہے جان ہر شب کی
چٹکی ہی غضب تری نظر کی

آنا نہ شب وصال ای مرگ
مہمان ہے عمر رات بھر کی

مقبول نہو دعای عاشق
ہر دم ہی یہی دعا اثر کی

رویا ہی مجھی کو خواب مین بھی
جب آنکہ لگی ہی نوحہ گر کی

خاطر سی تری عدو کی خاطر
گو اپنے خلاف تھی مگر کی

زانو پہ ترے رہا تھا جیسے
لیتا ہون بلائین اپنی سر کی

کیون آئی صبا تری گلی مین
پھرنی والی ہے گھر گھر کی

کچھ کہتی ہی اپنی بدگمانی — سنتی ہی انہون فی نامہ بر کی
سب اوسکی نظر کو دیکھتی ہین — تعریف کرین مرے جگر کی
امید سزا مین رات دن ہین — گنتا ہون خطائین عمر بھر کی
اب میری عوض اوسی سنبھالو — ملتی نہین نبض چارہ گر کی
رہتی ہی ہر نگ شمع مردہ — وہ آہ کہان تہی اثر کی
کیا بات ہی میر ہو اسے کہیے — رکتی ہی زبان نامہ بر کی
تلوار تبھی کو ہنے مری آہ — وہ بھی ظالم ترے کمر کی
کچھ صبر کیے سے بن نہ آیا — یون بھی تو بہت دنون بسر کی
کیون رحم نہ آئی بیکسی پر — جب مجھسی گئی رہی کد ہر کی
ای شمع ہمارا ساتھ دینا — تکلیف ہے اور دو پہر کی
انسان و ملک ہین سب دعاگو — پہر ہی تو کمی نہین اثر کی

## ۳۴۳ ای داغ وہ لطف کیا کرینگے — احسان کیا جفا اگر کے

شوق مین ایک فتنہ قامت کے — ہم گلے لگگئے قیامت کی
دل مین مضمون یاس حسرت کے — بنگئے نقش لوح تربت کی
یہ بھی احسان ہی جو وعدے ہون — دوسرے تیسری قیامت کی
کسنے کو سا بھے کہ بھر دعا — ہاتھ اوٹھی ہی میری خلقت کی
بتکدہ ٹوٹ کر بنے کعبہ — کمر خانی مین اوسکی قدرت کی
کچھ عدو کو تو کچھ فلک کو ملے — حصے ہو جائین میری قسمت کی

یاد رہجائیگی جفا تیرے — دن گذر جائینگے مصیبت کی
اوسنی پوچھا مزاج کیسا ہے — رنگ اب دیکھنا طبیعت کی
اک تری دل پہ اختیار نہین — سب ہے قبضی مین دست قدرت کی
رشک ہی دیکھیے ستم تیری — بعد میری ہون کسکی قسمت کی
وہ نزاکت سی تم گئے چل کر — لو قدم گڑ گئے قیامت کی
اونکو لطف عدم کہان جو غیر — ہو رہی بعد مرگ تربت کی
کان رکھکر اگر وہ سن لیتی — بوسی لیتا لب شکایت کی
ہم تری جور سہ اٹھا لینگے — ای ستمگر علاوہ فرقت کی
دل ترا چھین کر عدو کو دیا — ہتکھنڈی ہین یہ دست قدرت کی
آئنہ دیکھکر یہ پھر کہی — دو نہین ہوتے ایک صورت کی
آئی تیشے سے یہ صدا پیہم — کوہکن کام ہین یہ فرصت کی
اپنی بدلے رقیب کو بھیجا — یہ نئے ڈھنگ ہین عیارت کی

داغ سادہ سرانہ دیکھو گے — گل ہزارون ہین ایک صورت کے

۱۸

وہ قیامت توڑتی ہین پوچھکر کیا حال ہے — پرسش دل ہی نہین پرسش اعمال ہی
بدنصیبی کو نکلنا اس سی اک اشکال ہے — میری ماتھی کی لکیرین کس بلا کا جال ہی
راہ مین لیتا ہی تیری تیر کو میرا جگر — پیشوائی نام اسکا ہی یہ استقبال ہی
جگمگی ہی انکی بیلی کسی مشتاق کے — مین نہ تونگا کہ عارض پر تمہارے خال ہی
داغ عصیان جذب کر لیتا ہی اشک شرم کو — دامن تر ہی مرا نامہ پر میری رومال ہی

خون دل رگ رگ سی پانیکی طرح بہنی لگا — سرخ آنسو کیا پسینا اشک ہمارا لال ہی
سمجھاوا سی ناصح خبر کیا عشق کی انجام کے — کوئی کاہن ہی منجم ہی کہ تو رمال ہی
تنگ آئی ہین دل بیمار سے بیمار دار — مجھسے بدتر یہ مہینی والونکا میری حال ہی
پس گئے ہین بوتوالا کہون گردش فلاک سے — جس پہ نا شق ہی قیامت وہ ترا پامال ہی
ہین سراپا درد ہون اللہ ہی اسکا دوا — شکل انگشت شہادت تن پہ اک تل ہی
ایک ہین سو مدعی اک تم ہزارون جانثار — عشق کا یہ حال دیکھا حسن کا وہ حال ہی
حضرت ناصح چلی ہین نذر دینی یون اوسے — دل بغل مین اور خالی ہاتھ پر رومال ہی
نامہ برا ونکا تو وعدہ اور تیرا اعتبار — مکر ہی فقرہ ہی عیاری ہی تم ہی چال ہی
سینے اونسی عرض کی آنا جنازی پر مرے — پہلی تو بولی دعا جیسا پھر کہا اشکال ہی
وہ بہنتی ہی رہی اور لیکیی دل جہین کر — ہم کہتی ہی رہی دیکھو پرایا مال ہی
بولتی ہو موت کی معنی پہ تم لفظ وصال — اور سہی تو اک محل پر اسکا استعمال ہی
غیر تیری فیض ہی مسعود عالم ہو گیا — جسنے دیکھا بول اوٹھا ہای کیا اقبال ہی

۱۵ — فرض ہی کیا یہ کہ ہر مردی پہ ہوتا ہو عذاب — بلکہ ہستی ہی عدم مین داغ تو خوشحال ہی — ۱۶

سیاتا جرم و عالات سزا کی لیے — ستم کی لطف اوتہانی مزی جفا کی لیی
خدا کرے تجھے کا امیدوار وصال — دعائین مانگتی ہین ترک مدعا کی لیی
جو یہ لباس ہو تجھسا ہی جامہ زیب بہی ہو — بنا نہ دامن محشر تری قبا کی لیی
ہری خبر کو وہ آئین تو جانیا مین کہین — مرغ قبلے کہتی ہین کیا حکم ہی قضا کی لیی
برا نہ ہو جو محشر مین ہم کریں شکوہ — دو لفظون ہی کہی چپ ہو خدا کی لیی

غرض جہان سی کیا ای فلک مری ہوتے
غریب خانہ ہی موجود ہر بلا کی لیی

اثر تو لوٹ لیا بات بات نی تیرے
رہا نہ کچھ بھی مری عرض مدعا کی لیی

زبان جلائی کیی قطع ہاتھ سونٹ سیی
یہ بندوبست ہوئی ہین مری دعا کی لیی

مری مزار کو تو وہ کیا ہی تیرون سی
بہانہ یہ ہی کہ روزن کیی ہوا کی لیی

رقیب سی بھی تو برسون مین بات کرتی ہیز
یہ فکر ہی او نہین افزایش جفا کی لیی

شریر آنکہ نگہ بیقرار چتون شوخ
تم اپنی شکل تو پیدا کرو حیا کی لیی

صفت کمار تبہ یہان ذات سی سوا دیکھا
دعا ہی تجھسے زیادہ تری وفا کی لیی

ملی تو حشر مین لیلون زبان ناصح سے
عجیب چیز ہی یہ طول مدعا کی لیی

کسی زبانی مین گستاخ ہم بھی تھی اتبو
زبان ہی بہر ستایش دل التجا کی لیی

نہین ضرور کہ او سکی کوئی خطا ہی کری
بہانہ چاہیی کیا ظلم نا روا کے لیی

نیا ستم ہی ستمگر نی قتل پر میرے
کیا ہی جمع رقیبونکو مرحبا کی لیی

تری کہی سی ہم ای داغ چھوڑ دینگی عشق
خدا کی واسطے دیتا ہی کیون خدا کی لیی

گر ایک بھی ستم مین وہ مان جائینگے
ہم ای پیام بر تری قربان جائینگی

کیجیگا قتل ہمکو تو قربان جائینگے
پرسش کی ساتہ آپکی احسان جائینگی

مجنون کا حال سنکی پریشان ہو گئی
میری اگر سنوگی تو او سان جائینگی

کافر ہو گر رقیب تو وہ حور وش بہشتی
جنت مین تو تمام مسلمان جائینگی

روز جزا کا خوف دلایا تو کیا کہا
ان دہمکیونکو آپکی ہم مان جائینگی

پروا نہین وہ غیر کی گھر جائین غم یہ ہی
ہمراہ اونکی سب مری ارمان جائینگی

ہر چند آج کل ہی زیادہ ہی سادگی
تیور یہ کہہ رہی ہین کہ مہمان جائینگے

جائین لباس غیر مین ہم نیکی داد خواہ
پر کیا کرین وہ حشر مین پہچان جائینگے

تنہا وہ کیا خیال مین میری نہ آئینگے
دیکھون کہان تک اونکی نگہان جائینگے

مین لاکھ پہلو دبنسی کرون عرض مدعا
پہچانتی کی بات وہ پہچان جائینگے

۳۴ ای داغ ابتدای محبت مین کیا گلہ
وہ جانتے نہین ہین تہین جان جائیگی ۲۱

یہہ تو بہین مری مرقد پہ گذرنیوالے
کیا گذرتی ہی تری جان پہ مرنیوالی

مرحبا ای دل دین لیکی مکر نیوالے
ہاتہہ کانون پہ مری نام سی دہر نیوالی

منزل عیش نہین ہی یہ سرای فانی
رانکی رات ٹہہر جائین ٹہہر نیوالی

گلشت داغ محبت سی کہلا ہی گلزار
سیر کرتی ہین مری دلمین گذر نیوالی

داغ دل داغ جگر نقش جفا نقش وفا
یہ نشانی سے رہینگے یہ اوہر نیوالی

ناتوان وہ ہون مری نقش مین بر تی ہی رنگ
رنگ ہر پیکر تصویر مین بہر نیوالی

غنچہ گل مین دہر کیا ہی بتا ای بلبل
جمع ہین چند ورق وہ بہی بکہر نیوالی

رند میخوار ہی پتے ہین پلا کر ورنہ
اپنی دوزخ کو بہرا کرتی ہین بہر نیوالی

بہی اقرار بہی قول بہی وعدہ پہتا
اوہ دغا باز فسون ساز مکر نیوالی

مدفن اہل وفا پر یہ دعا کی اوسنی
حشر کی دن بہی نہ پیدا ہون یہ مر نیوالی

آہ و افغان سی گئی صبر و تحمل پہلے
چلنے والون سی بہی آگی ہین بڑہ نیوالی

چارہ گر لاکہہ کا منہ خاک سی بہرا ہی بحال
مشک نرغمو نمین مری بہرتی ہین بہر نیوالی

کہولتا کوئی نہ چوری سی تری نگہ کی
ہنسی دیکہی ہی نہین گانٹہہ کتر نیوالی

بدگمان ہون نظر آئی جو وہ زلف سیاہ
وہم مین ڈالتی ہین خواب مین ڈرنیوالی

آپ محشر مین نہین قول کی سچی کیا خوب
اوگلیان اوٹھینگی وہ آئی مکرنیوالی

نہ ملی روز قیامت بھی حیات جاوید
ہمنی دیکھی بہت اوس شوخ پہ مرنیوالی

گالیان غیر کو دیتا ہون سنو تم خاموش
مین بھی دیکھون تو بڑی بات نکرنیوالی

عمر بھر عالم ہستی مین جو معدوم رہی
حضرت خضر سے دیکھی نہین مرنیوالی

دختر رز ہی بہت تیز مزاج ای زاہد
تیرا کیا منہ ہی اسی بھرتی ہین بھرنیوالی

عمر بھر حسن خدا اور رہا کرتا ہے
دو گھڑی بعد بگڑتی ہین سنورنیوالی

۳۴۸ داغ کہتی ہین جنہین دیکھی وہ بیٹھی ہین ۱۸
آپکی جان سی دور آپ پہ مرنیوالے

دیکھتا جا ادہر اوقہر سے ڈرنیوالے
نیچے نظرین کیی محشر مین گذرنیوالی

راہ دیکھینگے نہ دنیا سی گذرنیوالے
ہمتو جاتی ہین ٹھہر جائین ٹھہرنیوالی

قلزم عشق سی ای خضر نہین خوف نہین
بیٹھکر تہ مین اوبھرتی ہین اوبھرنیوالی

اس گذرگاہ سی پونہچین تو کہین منزل تک
جیسی گذریگی گذارینگی گذرنیوالی

منہ نہ پھیرا جگر و دل فی صف مژگان سے
سچ تو یہ وہ بھی بڑی ہوتی ہین مرنیوالی

ہوکی لبریز نہ چھلکیگا مرا ساغر دل
میکدی سو ہون اگر لاکھ ہون بھرنیوالی

ایک تو حسن بلا اوس پہ بناوٹ آفت
گھر بگاڑینگے ہزارونکی سنورنیوالی

کیا جہان گذران مین بھی لگی ہی گذری
مول لیجاتی ہین غم یان ہی گذرنیوالی

قتل ہونگی تری باتہونسی خوشی اسکی ہر
آج اترائی ہوئی پھرتی ہین مرنیوالی

تیری گیسوی پریشان نکرین سودائی
سر نہو جائین کسیکے یہ بکھرنیوالی

آہ کی سات فلک سی یہ ندا نہین آئین
جلنے سایہ طوبےٰ مین ٹھہر نیوالی

حشر مین لطف ہو جب اونسی ہمدم و دمساز
وہ کہین کون ہو تم ہم کہین مر نیوالی

کشتی نوح سی ہی کو دیدون طوفان مین
دین سہارا جو مجھے پار اوتر نیوالی

خوشنوائی نی رکھا ہمکو اسیرای صیاد
ہمسی اچھی رہی صدقی مین اوتر نیوالی

کیا تری کاکل شبگوں کی بلا مین لینگی
بوالہوس تیرکی بخت سی ڈر نیوالی

ہی وہی قہر وہی جبر وہی کبر وغرور
بت خدا ہین مگر انصاف نکر نیوالی

غسل میت کی شہید و نکو تری کیا حاجت
بی نہائی بہی نکہرتے ہین نکہر نیوالی

## حضرت داغ جہان بیٹھگئے بیٹھگئے
## اور ہونگے ترے محفل سے ادہر نیوالے

۳۴۹

دل دی تو اس مزاج کا پروردگار دے
جو رنج کی گھڑی بہی خوشی سی گذار دے

کس طرح چین مجکو دل بیقرار دے
تم اختیار دو نہ خدا اختیار دے

او ترک جو تن سی سر تو رہی سرفراز یان
ایسا ہو کہ وہ بہی دل سی اوتار دے

دل اوس نگاہ ناز سی ہمنے لڑا دیا
آگے نصیب ہی جسے پروردگار دے

سنتے ہو دستان می جانتی ہو جو بات
ہو بات کام زانو خدا اعتبار دے

دل چاہتا ہی صفت ملی لقد داغ عشق
اس بدچلن کو کوئی نہ کوڑی اودہار دے

لیجاؤن جب بہشت مین دوڑ حور وش پرے
پہلے فرشتہ دور سے پردہ پکار دے

جنت بغیر حور کی درکار ہے مجھے
دنیا مین دیکہلون جو خدا استعار دے

فرقت مین آب و دانہ ہین یون حرام ہے
جسطرح منہ کو قفل کوئی روزہ دار دے

جز بیکسی نہین ہی نصیب جہنمین
کس ہی کمون کہ کوئی اجل کو پکار دے

۲۵۰

کیون نازاد ٹھاؤن داغ کسی پر جفا کی مین
مجکو اگر مزا ستر روزگار دے

شرکت غم بھی نہین چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کی رہی یا شب فرقت میری

دل یہ کہتا ہی نبیگی ہمین تربت میری
اک زمین ہی میری سینی ہین کدورت میری

مرگیا مین تو نجانو کہ بلا سے چھوٹے
بندہ پرور یہ محبت ہی محبت میری

دل بری شی ہی کہ اغیار سی مین کہتا ہون
تمہین للہ بتانو کوئی صورت میری

مین نہ کہتا تھا کہ لی لیجیی دل گھلتا ہے
ولکہیی آپکی غفلت ہی کہ غفلت میری

دھوم ہی زیر زمین کشتہ ناز آیا ہی
ہوگئی عید شہیدونکو زیارت میری

اپنی سمائی کسی یہ کہتا ہون کہ تو ہنس بول
کچھ تو بہلے غم ہجران مین طبیعت میری

سر سی پہلی وہ زبان کاٹ لیا کرتی ہین
کہ خدا سی نکری کوئی شکایت میری

کیا کہونگا اگر اوس بت نی کہا محشر مین
داد ور حشر تری ہاتھ ہی عزت میری

خوب تقدیر کی خوبی نی کیا ہی برباد
جا بجا مجکو لیی پھرتی ہی شہرت میری

جب تری چال کا انداز صبا مین دیکھا
بسگئی خاک مری مشگئی تربت میری

ناتوان دیکھکر افسوس نہ آیا مجپر
وہ خفا ہین کہ اوراہی ہی نزاکت میری

شوق کہتا ہی ابھی عرض تمنا کیجے
دل یہ کہتا ہی کہ پڑتی نہین ہمت میری

حشر مین تجسا جفا کار خدا سا منصف
دل سا انصاف طلب اور شہادت میری

کیا جدائی کا اثر ہے کہ شب تنہائی
میری تصویر سی ملتی نہین صورت میری

جب کوئی حلقہ زنان مین نیا لیتا ہی
وہ اشارہ سی بتادیتی ہین تربت میری

اوسکی تیوری سی جدا ہو نہ ادا مین جانب
مین نہ نکلونگا یہ نکلیگی جو حسرت میری

شوق کی چھیڑ تو وہ آج تمنا کی خلش
بھر گئی کیا دل اغیار مین حسرت میری

بخشے جائینگے سیہ کار بروز جزا
کہین جنت مین نہ پونچھی شب فرقت میری

جسطرح تو مرے آغوش سی نکلا ای شوخ
یونہین ہاتھونسی نکلتی ہی طبیعت میری

قرض بیجائیگی روزی رمضان مین مجکو
حضرت شیخ جو کر لینگے ضمانت میری

۳۵

کہین دنیا مین نہین اسکا ٹھکانا ای داغ
چھوڑ کر مجکو کہان جائی مصیبت میری

۲۱

رحم آیا جو وہی دیکھکے حالت میری
غم یہ کہتا ہی کہ اب دیکھیے فرصت میری

دوست کیون عشق مین کرتی ہین شکایت میرے
سمجھے کیا زور کسیکا ہی طبیعت میری

کون جائیگا ترا چاہنے والا مجکو
حشر کی روز بدل جائیگی صورت میری

بھیا ہوتی ہین مہمان کہین ایسی ہی
کہ نکالی سی نکلتی نہین حسرت میری

کیا فلک ٹوٹ پڑا بعد فنا ہی مجھپر
بیٹھی جاتی ہی دبی جاتی ہی تربت میری

مرے آئینہ اس غم مین نہ چشم پر آب
کسنی سکتے ہین کہا دی ہی صورت میری

آو سیکھین گر غیر کی الفت ہی تمہین
چھپکے کیون سیکھتے ہو طرز محبت میری

وہ جو رتغافل وہ تغافل اونکا
دل ہی دل اور طبیعت ہی طبیعت میری

مجکو دو خانہ دو قرطاس جو کچھ لکھ جاؤن
لکھ چکے کاتب اعمال حقیقت میری

صبح شبی آج وہ تیور ہی نہین ہین اونکی
آئینہ دیکھکے دیکھی ہی جو صورت میری

سر پہ لی تیر و کمان کوئی چلا آتا ہی
خود چھپی یا کہ چھپائی مجھی تربت میری

قبر پر سون نہ بلا کر تن بیجان اسی زاہد
توبہ کرتی ہی یہ لجاتی ہی نیت میری

اور سیاہ ہون جیسا گے ہو بی بوتل ہاتھ
مجلس وعظ مین کیون کر کئی خلوت میری

تم نہین خبر سہی غیر نہین چرخ سہی
اک نہ اک فتنہ لگا رکہتی ہی قسمت میری

بنگئی جی پہ کچہ ایسی کہ آئے تو بہ
سانس لینی سی بگڑتی ہی طبیعت میری

پیر گردون ہی مگر پیر مغان ای ساقی
نہ سفارش تری مقبول نہ منت میری

وہ دبی پانون چلین حشر کی دڑسی توبہ
فکر ہی چال اوڑالی نہ قیامت میری

تا دم مرگ محبت مین دعائین دونگا
واہ کیا شی ہی سلامت رہے قسمت میری

کونسا لب ہی کہ جسپر نہین شکوہ تیرا
کونسا دل ہی کہ جسمین نہین حسرت میری

اپنی تصویر پہ نازان ہو تمہارا کیا ہی
آنکہ نرگس کی دہن غنچی کا حیرت میری

۲۵۴ موت آئی ہوئی ٹلجائی یہ آئی نہ رہے ۱۲
الامان داغ قیامت ہی طبیعت میری

آب بقائی گرچہ بہت روک تھام کے
پیری چلی نہ خضر علیہ السلام کی

ساقی نہ رسم ترک ہو شرب مدام کی
پہلے چھڑک زمین پہ قاضی کی نام کی

کیا جانی خط مین کیا ہی کہ قاصد کا ہی یہ حال
پوچہی جو صبح کی تو کہی تو نے شام کی

جس خط پہ یہ لگائی اوسیکا ملا جواب
اک مہر میری پاس ہی دشمن کی نام کی

اللہ ری غرور کہ آئینہ دیکہکر
اپنی ہی عکس سی ہی شکایت سلام کی

ہو گرچہ بادشاہ رقیب سیاہ رو
خالق مگر بنائی نہ صورت غلام کی

صبح شب وصال بجائی دیا نہین
فرصت نہ آسمان کو ملی اتمام کی

افسانۂ فراق مین گذری شب وصال
جب صبح ہو گئی تو کہانی تمام کی

رکہنا الگ بچا کی رقیبون سی ای فلک
آزار میری حق کا جفا میری نام کی

میری ہی یاد ہی انہین تیرا ہی ذکر ہی
دل اپنی کام کا زبان اپنی کام کی

یہ چھیڑ دیکھنا کہ دم شکوۂ فراق — تائید ہو رہی ہی ہماری کلام سے

۲۵۳

ہی داغ قتل ہو کی ملا رشب شہید — ہوئی ہی اب نیاز وہان میری نام کی

ہر ایک بی نمود کی اوس سی نمود ہی — موجود ہی وہی جو عدیم الوجود ہی

کیا قبر نا توان کی تری بی نمود ہے — افسوس فاتحہ ہی نہ جسکی درود ہی

اوس شعلہ رو کی رخ پہ جو خط کی نمود ہے — کیا آتش خلیل کا یارب یہ دود ہی

پوشیدہ اوسکا حسن ہوا کب نقاب سے — پردہ مین بی ہزار طرحکی نمود ہی

روز سخت لین مری آہون نے چھینکیان — رنگ اسلیے فلک کا ازل سی کبود ہی

کیا دل دیا اگر ندیا جو ہر قبول — ایسی بی ہین کہ جنکو زیان ہی نمود ہی

گو ناخن ہلال بڑہاتا رہے فلک — مشکل کسیکی عقدۂ دل کی کشود ہی

اس ہاتہ نی لنائی ہین کس کسطرح کی گہر — مژگان چشم تر ہی عجب دست جود ہی

توبہ کا در کہلا ہی نہ گر چھکے میکشی — ای شیخ یہ طریقہ شرب الیہود ہی

وہ ہو کا مذہب کہ سبلی عداوت تھی اب نہین — ایسی محل ہین ہوتی ہین معنی بود ہی

وہ سر ہے سرفراز جو ای داغ تا بہ زیست — ۱۵ — در گاہ نے نیاز مین صرف سجود ہے

بعد سیری کیون نہ ہو دل یار آنیکو تھی — وہ جمین ہی مشکیا جسمین بہار آنیکو تھی

موت میری پاس ہو انکار آنیکو تھی — آنی تقدیری جو بیقرار آنیکو تھی

[illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]

سنکی آمد آمد وسکی قبر مین یہ حال تہا
بھر رفتہ بہر مری زیر مزار آنیکو تہی

کوکہن کی پاس جاتا ہو نہ مجنونکا غبار
ایک آندہی آج سوی کو ہسار آنیکو تہی

آسمان بہر تارہاہی مضطرب وعدہ کی رات
کونسی مجہ تک خوشی پروردگار آنیکو تہی

صبر آتا دیکہکر ظالم نے بہر تڑپا دیا
میری قابو مین طبیعت اہکی بار آنیکو تہی

لوگ سمجہانی لگی یہ دن نہین تکرار کا
گفتگو اونسی مری روز شمار آنیکو تہی

صبر وتسکین وتحمل یہ تو سب جانیکو تہی
یاد تیری دلمین ای غفلت شعار آنیکو تہی

نالہ کرنا تو قیامت تہا کہ پہلی آہ مین
آسمان پر سی فرشتونکی پکار آنیکو تہی

غیر کا مذکور کر بیٹہے وہ کچہ یاد آگیا
وصل مین لذت دم بوس وکنار آنیکو تہی

فتنہ محشر فی آکر حشر برپا کر دیا
نیند آنکہون مین مری زیر مزار آنیکو تہی

ہای زاہد چل دیا تو بزم می سی تشنہ کام
تیری دعوت کو شراب خوشگوار آنیکو تہی

۳۵۵

ہی گران جنس وفا ہی داغ کیا ہر ایک سے
اب روپی کو بہی نہین ملتی جو یار آنی کو تہی

۲۶

وہ آئی خندہ پیشانی نہین سے
ملی کیا کوئی اوس پردہ نشین سے

شفا ہو عیسی گردون نشین سے
کسیکا رشک حور ونکو لے آئے

شب وعدہ مدد کر ای نزاکت
قسم ٹوٹے نہ میری جان مین سے

سنا یا کچہ کہین سے کچہ کہین سے
ہوا کر لیگے یان خرمن سے

مری لاشے پر اوسنے مسکرا کر — ملین آنکھین عدو کی آستین سی
نگاہ گرم کو جب برق جانون — کر ملجائے اس آہ آتشین سی
اثر تک دسترس کیونکر ہو یارب — دعائی ہاتھ باندھی ہین نہین سی
اونہون نی دل لیا ہی صفت وہ بھی — بڑی محبت سی نفرت سی نہین سی
رہا اسمین ہمیشہ دست وحشت — گریبان کم نہین ہی آستین سی
بنایا مجکو اور ایسا بنایا — کہے کیا کوئی صورت آفرین سی
فرشتے کیا لکھین اوسکی برائی — اوڑی ہین ہوش زلف عنبرین سی
تمہین بیداد گر اللہ کی شان — جفا کی داد مین چاہون تمہین سی
تمہاری گھر مین ہی اوسکا ٹھکانا — گیا گذرا ہو جو دنیا و دین سی
گئے ہین اور یہ کہتے گئے ہین — بہل جاؤگے اپنی ہمنشین سی
قیامت کا تو وعدہ اور سپر انکار — کلیجا پک گیا تیری نہین سی
عدو کی بات آیت جانتے ہو — خدا محفوظ رکھے اس یقین سی
مری بربادیون کے مشورت کو — فلک چپ چپکے ملتا ہی زمین سی
لگا دو تیر بھی انکار کے ساتھ — چلیگا کام کیا خالی نہین سی
ہوا سایا بدن سانچے مین گویا — ذرا اوترا نہین ظالم کہین سی
بڑا ہون منہ لپیٹے میکدے مین — حجاب آتا ہی محبسکو اہل دین سی
یہ جان ناتوان لیجے وہ دیجے — بدلتے ہین نگاہ بشر گین سی
اتنی وہ زمانہ سپرد کیسا دے — کہ وہ واقف نہون کچھ مہر و کین سی
نپکتا [illegible] — جہان بیگانہ قسمت جبین سی

جب وعدہ زبان تھک گئی ہی — کہانتک قصہ خوانی ہنیشین سی
نہین آتا تجھے گرای تمنا — نکلنا سیکھلے جان حزین سی
ہمارے سامنے شکوہ عدو کا — ہماری گھات اسی ظالم مین سی
بتاؤن نام اسی دربان تجھے کیا — یہ کہدے کوئی آیا ہی کمین سی
مرا احمد ملے محشر مین مجھکو — کرونگا عرض رب العالمین سی

۳۵۶

سبھی دیکھا ہی اتنا داغ کو خوش — کہ ملنے آتے ہین یہ حضرت وہین سے

وہ جو لبمین تو بات جاتی ہی — چپ رہو تمین تو رات جاتی ہی
ساتھ حور و نکی ہی شہید ترا — کیا عدم کو برات جاتی ہی
می کی بینی سی کر تو لون توبہ — آرزوی نجات جاتی ہی
دل لگی کا مزا جب آتا ہے — ہستی بی ثبات جاتی ہی
نگہ یار غیر کی جانب — کوئی بی التفات جاتی ہی
خوب آتا ہی لطف آزادی — جب یہ قید حیات جاتی ہی

۳۵۷

کیا کرون داغ دل علل مین شکوہ — بات کہنے مین رات جاتی ہے

دل چرا کر نظر چرائی ہی — لٹکے لٹکے وہانی سے
ایک دن ملکی پھر نہین ملتی — کس قیامت کی یہ جدائی ہی
اثر کرنہ انتظار دعا — مانگنا سخت بیحیائی ہی
مہربان ہوں وہان ہو دل ہی — ہاں رسائی عجب رسائی ہی

اسطرح اہل ناز نازکرین — بندگی ہی کہ یہ خدائی ہی
پانی پی پی کے توبہ کرتا ہون — یہ رسائی ہی یہ رسائی ہی
وعدہ کرنیکا اختیار رہا — بات کرنیمین کیا برائی ہی
کب نکلتا ہی اب بگڑسے تیر — یہ بھی کیا تیری آشنائی ہی

۵۸ داغ اون سے وفا کرینگے — ۱۰
نہین معلوم کیا سمائی ہی

دل کی کلی نہ تجھسے کبھی اسی صبا کھلی — پھر کیا کھلے گلاب کملا موتیا کھلے
بیخوف شب وصال عدو ہین وہ مست ہے — اب مکر چاندنی جو کھلی ہی تو کیا کھلے
جام شراب ہاتہ سی ساقی نی رکھدیا — جب منہ پر سکے وہ لب جانفزا کھلے
ہمتو اسیر دام ہین صیاد ہمکو کیا — گلشن مین گر بہار ہے خوشنما کھلے
نالون سی شق ہوا نہ جگر پاسبان کا — دیوار قید خانہ مگر بارہا کھلے
نرگس اوسکی آنکہ سی شرمائی باغ مین — اللہ ری دہشائی کہ یہ بیحیا کھلے
مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا — رنگت جو تیری نقشی مین اسی لقا کھلے
گر انتخاب مین ہو تو ہنسا ہو سطح — تو شکل گل نہ بلبل خوشنوا کھلے
[illegible] حنائی جو اوسکے — طرفہ شفق زمین پہ روز جزا کھلے

۵۹ داغ شگفتہ دل کا ذرا دیکھنا اثر — ۱۳
[illegible] رنگ ہی بعد حنا کھلے

[illegible] کرمی [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

پاسبان نی مری دہوکی مین عدو کو رکھا
حکم تھا اونکا وہ آئے یہ نہ آنے پائے

ہاتھا پائی ہوئی میخانی مین زاہد سی کہین
ہمنے تسبیح کی بکھری ہوی دانے پائے

چھیڑ منظور نہو تجکو تو مژگان تیری
دل بیتاب کو اونگلی نہ لگانے پائے

جل گیا کیا مری آتش قدمی سی جنگل
چار تنکی نہ کہین باد صبا نے پائے

ہمنے اپنا دل گم گشتہ نہ پایا کہو کر
ورنہ مہمان ہوند ہمنی والون نے خونے پائے

لاشب وعدہ اوسی کھینچکے ای بند دل
حیلہ جو پانون مین مہندی نہ لگانے پائے

یہ مری واسطے تاکید ہی دربانون پر
راسی مین ہی بلا اون تو نہ آنے پائے

حور کی واسطے زاہد نی عبادت کی ہی
سیر تو جب ہے کہ جنت مین نجانے پائے

شوق مٹجائیگا کیا میری چلی جانی سی
دل کی تدبیر کرو کچھ یہ نہ آنے پائے

تیری مہجور کی پہلو ہی مین پائی ہمنی
سر بستر کبھی تکیے نہ سرہانے پائے

(۳۶)

داغ کی لاش سر راہگذر رہے پامال
مرنے خوب تمہاری شہدانے پائی

(۱۱)

اونکی خیال مین جو ذرا ہم بہل گئے
کیا رشک ہی وہ اپنی تصور سی جل گئی

سب حسرتونکا پاس نی کہنکا مٹا دیا
جسسے خلش تہی دلمین وہ کانٹی نکل گئی

سچ ہی پرائی آگ مین پڑتا نہین کوئی
ہمراہ کوہ طور کے موسی نہ جل گئی

ہم کیا کہین گذرتی ہی کس طرح زندگی
وہ چاد یار آئے تو دم بھر بہل گئی

اب تک وہی زمین ہی وہی آسمان ہی
دو چار دن مین وہ نرہی تم بدل گئی

تنہا وہ جب ہوئی تو رہی محو آئنہ
ناگاہ کوئی آجو گیا جھٹ سنبھل گئی

کیا برف ہوگیا ہی دم سرد سی بدن
دیکھی جو نبض ہاتہ طبیبون کی گل گئی

نیرا جس سے تھی یہ وہی دل ہی میری جان
اب کیا ہوا کہ دیکھتی ہی تم پھیر گئی

اب کیا ہی گر کسی سی ملاتی نظر نہین
لاکھون ہمارے آنکھ سی جیتے نکل گئی

مرتی کی سات کوئی ہی مرتا نہین کبھی
فرقت مین رفتہ رفتہ سب اسباب مل گئی

۴۶۵

احباب ڈھونڈتے ہین پریشان ہین رفیق
کیا جانی آہ داغ کدہر کو نکل گئے

۹

عدم سی دیتے رنگ ظہور ہم آئے
ملا نہ جسکا پتہ اتنے دور ہم آئے

مدینہ چھوڑ کے پھر رامپور ہم آئے
یہ کس بلا مین دل ناصبور ہم آئے

جب اونکی آنکھ مین ہو لیسی شرم آتی ہی
پکارتی ہین یہ ناز و غرور ہم آئے

لکھا تھا خط اونھین مرتی ہین کیدار اگر
ملا جواب کہ انشاء ضرور ہم آئے

یہ بزم چھوڑ کے کیا جائین ہم جہنم مین
تری بلائی سی ای رشک حور ہم آئے

گئے تھے پیر خرابات کے خرابی کو
وہان سی فتنہ بصرا مین چور ہم آئے

یہ خوف اہل وطن تھا کہ دشت غربت مین
وطن سی جیتی ہوئی دور دور ہم آئے

ہزار بھیجا ایک نامہ بر نہ پہنچا
گئے تھے کہکے یہ باب حضور ہم آئے

۴۶۶

ہزار شکر ہین داغ حج نصیب ہوا
قصور وار گئے بے قصور ہم آئے

۹

جیسے پہلو مین ہو دم اوسکا نصیب اچھا ہی
یہ سری دلبست مین کسی ہی رقیب اچھا ہی

مرض عشق ہی آفت ہی دوا گر نہ کرے
کی دوا اوسکی سنا جسکو طبیب اچھا ہی

ہیتی ناوک کیطرح اوسکی قیامت کیطرح
یہ ادب جسنی سکھایا وہ ادیب اچھا ہی

شہسوران رہ عشق کو پہنچا کب خضر
ہم غریبون مین یہ بیچارہ غریب اچھا ہی

اسکے معنی تو یہی ہین کہ ہنرمند نہین — کیون مجھی دیکھیکی کہتی ہین نصیب اچھا ہی
آپ سنتی ہی نہین ہاتھی ملے نہ نہ نہ — سو طلسم ہین یہ احوال عجیب اچھا ہی
اے دہن تیری یہی حرف دعا ہی بہتر — اے زبان تیری یہی ذکر حبیب اچھا ہی
شیخ کو تاک کی رندون نے کہا آپسمین — مال یہ جبہ و دستار و جریب اچھا ہی

۳۶۳ جو مصاحب ہون وہ اس مزکو سمجھین اے داغ
دور رہنا ہی بُرا اور قریب اچھا ہے ۱۵

جوش وحشت سی کرون کیا سخت مشکل گھر مین ہے — گور مین کافر کا مردہ ہی کریہ دل گھر مین ہے
آئنی مین عکس اپنی وہ لڑا جاتے مگر — بس نہین چلتا کہ خود باہر مقابل گھر مین ہے
تنگ ہو کر اوس نگاہ شوخ کورو کی حیا — اسکو آسانی سفر مین اور مشکل گھر مین ہے
جان و دل ہی نذر لیکر مجھسے وہ راضی تو ہون — پاس میری کونسی شی اونکی قابل گھر مین ہے
ہر در و دیوار ہی سر پھوڑنیکی واسطے — وہ بیابان مین نہین جو مجکو حاصل گھر مین ہے
جامۂ صبر و تحمل چاک ہی مثل کمان — کل ہی جو مہمان شب ماہ کامل گھر مین ہے
مضطرب اس فکر مین پھرتا ہی جاؤن یا نہین — رزق تا لحد کو مری کوسونکی منزل گھر مین ہے
بعد میری قتل کی ہنگامہ برپا ہو گیا — باہر انبوہ خلائق اور قاتل گھر مین ہے
بیٹھیے پیچھے بادشہ کو بھی بُرا کہتی ہین لوگ — سامنے آکر کہو تقریر باطل گھر مین ہے
در پر آکر جلد تم سن لو جو ہی میرا سوال — گر لگائی دیر تو جانو یہ سائل گھر مین ہے
چھوڑ کر وہ مجمع اغیار کیون آنے لگے — روز جلسے ہین نئی ہر روز محفل گھر مین ہے
رات بھر آتی تری گھر سی صدا زنجیر کی — کیا کوئی دیوانہ پابند سلاسل گھر مین ہے
ذکر مجنون سنکی اجازت کیا ترک سفر — نجد کی جنگل مین بادیہ اور محمل گھر مین ہے

بہر نظارہ کیا تماشا گی دیا تو نے
در کے آگے پردہ دیوار حائل گہ ہین ہی

روز گرتی ہین دو دیوار سیل اشک سے
کیا مرے نالون کی بے تاثیری میری شامل گہ ہین ہے

(۳۶۴) چھوٹتی ہی آدمی سے داغ لب حب وطن ۱۱
گو نہین ہون ہند مین پر ہر دم مراول گہ ہین ہے

افسوس میری قدر نہین آسمان کی
تجھسا تجھی نصیب ہی مجھسا الہان ہی

ظاہر کی لطف کی یہ بڑہایا ہی اعتبار
نا مہربان ہی ہو تو کہین مہربان تجھی

عمر دو روزہ عیش و بقا نہین ہی تو
مین چھوڑتا ہون کوئی غم جاودان تجھی

جہڑکی ہوئی کہین ہی نکالی ہوئی ہنو
پاتا ہون آج ای شب غم مہربان تجھی

گو داد خواہ ہون نہین محشر کی آرزو
اسوا سطی کہ ہو نہ کوئی غم دہان تجھی

تاثیر ہو جو عشق مین تڑپائی مثل برق
تیری فغان فریب کو میری فغان تجھی

میری ہی وجہ خاص سی پایا ہی مرتبہ
یہ در کہی نصیب ہو پاسبان تجھی

بہتر ہی اس سی ای دل آزردہ اور کیا
رہ تو وہین قرار ہو ای ناتوان تجھی

دل کو نکال کر مری سینی ہی دیکھ لے
مین خوب جانتا ہون اری بدگمان تجھی

ای ہوفانہ آئی دوبارہ کسیطرح
کسنے سکھائی چال یہ سرو روان تجھی

(۳۶۵) وحشت مین کوچہ گرد کہان تک رہیگا تو ۱۱
ای داغ کہان بنائیگا تیرا مکان تجھی

دلمیہ سلتی نہین دوس بزم مین ناکام تجھی
اپنی حصے کی بلا تی ہین می آشام تجھی

رشک کسکو ہی ندو مفت کا الزام مجھی
تمسے جب کام نہین غیر سی کیا کام تجھی

لوگ جانینگے قصور انکا نہین اسکا ہی
حشر مین آپ دیی جائی دشنام تجھی

آج بگڑی ہوی تیور ہین خدا خیر کرے
کیسکے ناخون نی جگایا ہی تمہین سا رہی رات
آسمان دشمن ارباب ہنر ہوتا ہے
سخت دشوار ہوئی راہ طلب ای تقدیر
کوئی صیاد ستمگر کا تغافل دیکھے
خود فراموش کیا یاد نی تیری ایسا
پوچھتا ہون یہ نکیرین سی مین بعد فنا

کہتے ہو رات بہر آیا نہین آرام مجھی
کون تہا اوسکا بتاؤ تو سہی نام مجھی
شکر صد شکر کہ آتا نہین کچھ کام مجھی
دیکھہ کرتا ہون ذرا روک مجھی تہام مجھی
کہ پہڑکتے ہوی دیکھا نہ تہ دام مجھی
اوسکا احسان ہی بتادی جو مرا نام مجھی
یاد کرتا ہی کبھی وہ ہت گمنام مجھی

ق

۳۶۶ داغ یہ بات وہ سن لی تو غضب لوٹ پڑے
کہتے پہرتے ہو بلایا ہے سر شام مجھی

تیری کوچی مین جو ہم بادیدہ تر بیٹہتی
چارہ گر ہی ہمنشین تہا اتنا ناصح بہی تہا
ہای بیتابی شب وعدہ تری مہجور کی
ہوگئی محفل تری کیا بی ادب بیقاعدہ
غیر کے ہمراہ پہرتی ہو خدائی خوار تم
جب کیا شکوہ کہ محفل مین ہی ہم تمسے دور
گہر سی باہر ہی نہین آتی وہ خلوت ہے جو
جسکی قسمت مین ہو گردش کسطرح بیٹہی کہین

جوش طوفان سی زمین ہیچ ہون نہر بیٹہتی
ورنہ بیتابی ہی ہم کیا جانی کیا کر بیٹہتی
اکثر اوٹہتی ہی دیکہا اوسکو اکثر بیٹہتی
جو کہڑی رہتی تہی وہ اب ہین برابر بیٹہتی
عار آتی ہی ہماری پاس ہم بیٹہتی
اونسی جو بنجار کہا کیا میری سر بیٹہتی
بیٹہتے چہپکر تو میری دل کی اندر بیٹہتی
ہمسے آوارہ تری کوچی مین کیونکر بیٹہتی

۳۶۷ داغ تمنی کیون کیا ہی نام وحشت کا خراب
اس سی تو بہتر یہی تہا چین سی گہر بیٹہتے

جب اسکی تمنا میں مری داغ جگر آئی
خورشید قیامت کو بھی تاری نظر آئی

کچھ رنج کا نذکور نہ اس نامہ بہ لکھئے
ایسا نہ ہو الزام اودھر کا ادھر آئی

وہ اپنی تقصیر سے پشیمان آئے
ارمان ہمارے دل میں کبھی اثر آئی

حوروں کی ملاقات میں کسی شوخ کی صورت
دم بھر کو اگر چین سے جنت میں اثر آئی

کوئی ہو ترا شیفتہ ہو یہ نہ وہ ہو
دل جائی اگر دل کی طرح سی جگر آئی

عادت ہی ہوئی رنج کی گو مرگ عدو ہو
رونی سی ہمیں کام کسیکی خبر آئی

حسن آئنہ عشق ہو عشق آئنہ حسن
میں تجھکو نظر آؤں تجھی تو نظر آئی

رو رہی وہ پچھتائیں کہ کیوں اسکو ستایا
تم تم کی مری آہ میں یارب اثر آئی

وہ کہتی ہیں فرصت نہیں ہمکو شب وعدہ
تم صبر کو اپنی ہی بلا لو اگر آئے

اوس تیکی جو یاد آئی ہمیں خاطر بیتاب
اوف کر کی جگر تھام لیا اشک بھر آئی

میری شب غم اونکی شب وصل عدو ہے
جب یاں سحر آئی تو وہاں بھی سحر آئی

تجھسے تو ستمگر تری ارمان ہی اچھی
تو جا کی نہ آیا کبھی یہ گھر پھر آئی

فرصت جو ملی دفن ہی پر رنج کسی تھا
ہنستے ہوئی سانہ اونکی مری نور گرائی

موت آئی ہوئی ٹل ہی گئی آج تو پھر کیا
کیا عمر و امان ہے کہ نہ پھر آئے

کم حلقہ زلفیسوی نہیں دام تصور
جانی ہی نہ دل اوسکو وہ اکی اگر آئی

ہر دل کی طلب ہی ہی غم یار پریشان
جب ایک ہی مہمان ہو کس کس کی گھر آئی

تر سینگی اسی ہی شب فرقت مری آنکھیں
رضا بھی جبھی تک ہی کہ خون جگر آئی

ای داغ گلہ غیر سے کیا نیم میں تمکو
جب دوست کہی آپکے دشمن کدھر آئے

اول تو رہی دور وہ نالون ہی ہمارے
پاس آئی تو گہبرائی سوالونسی ہمارے

یہ کہتی ہین بلبل سی وہ گل خانہ مین لیکر
تو دیکھہ ملاکر اسی گالون سی ہمارے

کیا برہنہ پا دشت مین لاکھون ہی ہونگی
کانٹو نکو مگر چھیڑ ہی چھالون سی ہمارے

اتنا تو رہی پاس کہ محشر مین کہو تم
بولی نہ کوئی جانہنی والون سی ہمارے

ہر وقت نئی ذہن ہی ہمین تازہ تصور
جاؤگی کہان بچکے خیالون سی ہمارے

کہتی ہین وہ آنکھین صف مژگان کو بڑہاکر
ہی کون جو روکش ہو رسالون سی ہمارے

۳۶۹

ای داغ فلک دشمن ارباب ہنر ہے
ظالم کو خبر ہو نہ کمالون سے ہمارے

۱۱

کام دور چرخ مین بگڑی ہوی اکثر بنی
تجھسے بنکر جب بگڑ جائی تو پھر کیونکر بنی

وصل مین بھی اوس سراپا ناز سی کیونکر بنی
ہر رگ گلہ تلوار بسمل ہر مژہ خنجر بنی

کیا خبر تجکو ستم کرتا ہی کیا تیر نگاہ
اوسکی دلسی پوچھہ جس کمبخت کی جی پر بنی

آرزو ہی حشر کی دن کان رکھکر وہ سنین
نامۂ اعمال میرا شوق کا دفتر بنی

خانہ ویرانی مری منظور ہی تو ای فلک
روز بگڑی روز اوسکی دلمین میرے گھر بنی

مارض روشن کی پر تو سی عجب کیا امکدن
گر چمک کر آجنہ اقبال سکندر بنی

دشمنونکی جان پر کیونکر گری یہ برق آہ
کسطرح سی آسمان میرا دل مضطر بنی

روز فرد اہوگی تیری رنگذر سی فتنہ خیز
ہر زمین کو یہ لیاقت کب ہی جو محشر بنی

دردمی سی منہ بگاڑا تو نی ای زاہد
میکدہ جنت نہین جو بادہ اطہر بنی

رشک تو دیکھو مصور کے قلم کرتا ہی بات
اوسکی صورت سی اگر تصویر بھی بہتر بنی

گو وہ منہ آیا کیے تا دیر بیٹھے تو رہے

## داغ اونکی بزم مین ۔ نشستہ اکثر ہم نے ۹

لیے راستہ دل مین نگہ کسی نے تاکی جو رکی
کیا نالہ سان نے نہری ہوا آگئی
آ گئی ہوئی موتو کا سینہ
اوس نے نالہ کر لیا تو لیا سانس بند کی
لیے ہیں
کہتے ہیں مایوس ہو کر کی
ہیں ایک ہی ایک شکل سب مین اپنی طور کی
ہیں اوسکا خوشگوار طالب اوسکو اوسکی
اپنا مرا علاج کیا میری غور کے

## معشوق آسمان تو نہین جسکی لین عوض ۱۵
## تدبیر داغ خاک کرین اوسکی جور کی

نہین کتا جو اصل اشک گہر اگر نکلتا ہی
الٰہی خیر کرتا ہی وہی جو دور جلتا ہی
مری زخم جگر کا بو لیکا جب نکلتا ہی
اب سو فار کو غصہ ہی وہ شکی مین ملتا ہی
وہ ظالم غیر کی ہمراہ مین سنکر نکلتا ہی
بن آتی ہی نہین کچھ اور اپنا جی ہی جلتا ہی
اگر مجکو یہ کافی ہو ندامت
کہ یارب وہ بت کافر ہی سائی سی جلتا ہی
تو ہین ہمسایہ وہ دوست بنا
ستا ہی آدمی کچھ ہو مرین کہا کر ستہلتا ہی
اور ہر دم وہ ہر شہر ہی کیا
تماشا گاہ محشر مین ہمارا دل ہوا تا ہی
نقطہ وصل ہو اسکی ہی
ہمارا ہی کچھ آتا ہی تمہارا کیا نکلتا ہی
گلوت
اگر دشمن بھی اوسکی بزم مین

نہین ہوتی کسیکو بھی گوارا اپنی رسوائی
[illegible]

ترا کوچہ ہے جنت یا ہے جنت کیا [illegible]

کروہی نقد دل کو تو ہی اپنے نقد جنس [illegible]

جنون نے اپنی گھر کو بھی نہ چھوڑا جیون کو دیکھو
[illegible]

یہانتک تیز رو ہون اپنی فکر مین را [illegible]

جو اندازِ جفا کل تھا نہ یکبار آج وہ یارب
[illegible]

۳۷۲

وہ سنکر نالہ میرا تو عجب نی تسلی دی
نہین یہ داغ کی فریاد کوئی راہ چلتا ہی

تہک تہک کے نہ بیٹھینگے نہ مر مر کی اوٹھینگے
اب ظلم نہ ہمسے دل مضطر کی اوٹھینگے

افسانہ غم اونکو سناؤن نہ سناؤن
ڈرتا ہون کہ وہ خواب مین در کی اوٹھینگے

چھیڑا ہی اگر تذکرہ عشق تو سناؤ
یہ قصہ تو پورا ہی بیان کر کی اوٹھینگے

دنیا ہی مین گر پرسش مظلوم نہ کیے
بت حشر مین اوٹھینگے نہ پیمبر کی اوٹھینگے

میکش تو چلی جائینگے جنت سے نکل کر
جبتک نہ مری بادہ و ساغر کی اوٹھینگے

بیکار ہی تقلید رہ شوق مین ہے ہے
معلوم نہ تھا پانو نہ رہبر کی اوٹھینگے

دیکھینگے وہ جب نازسے مین نالہ کرونگا
فتنے یہ برابر سی برابر کے اوٹھینگے

قاتل تری کشتونکا سنبھلنا نہین آسان
وہ روز جزا بعد بہر بہر کی اوٹھینگے

۳۷۳

ہم لطف کی بندی ہین خدا کی قسم اے داغ
ہمسے نہ کبھی ناز ستمگر کے اوٹھینگے

نہ سمجھا عمر گذری دس سے دسر کو سمجھاتے
پگھل کر موم ہو جاتا اگر پتھر کو سمجھاتے

ہماری کون [illegible] ... [illegible] سمجھاتی

[illegible] ... [illegible] کو سمجھاتی

تری رفتار کا انداز جسمین ہو [illegible] ... [illegible] کو سمجھاتی

ہوئی مارے [illegible] ... [illegible] دانشور کو سمجھاتی

یہ ظالم تو [illegible] ... [illegible] کو سمجھاتی

خدا جانی [illegible] ... [illegible] کو سمجھاتی

اگر یہ جانتی [illegible] ... [illegible] کو سمجھاتی

شب [illegible] ... [illegible]

[illegible] ... [illegible]

[illegible] پشیمان [illegible] ... [illegible] سامان نئے نئے

یہ چاہتا [illegible] ... [illegible] پیکان نئے نئے

سودا [illegible] ... ہوتی [illegible] چاک گریبان نئے نئے

جیسا [illegible] ... [illegible] سامان نئے نئے

لاؤں [illegible] ... [illegible] ارمان نئے نئے

اون بدگمانیونکا [illegible] ... [illegible] نئے نئے

[illegible] ... گلشن [illegible] بیابان نئے نئے

تام خدا سنبھالی ہین [illegible] ... آئینگے [illegible] نئے نئے

گو جھوٹ جانتا ہون مگر یہی [illegible] ... ہوتی ہین روز وعدہ و پیمان نئے نئے

واعظا ہمین تو [illegible] نہیں [illegible] ... دیکھینگے روز حشر ہم انسان نئے نئے

ہی اور نکو دہم و اغ سی یہ لوگ مل جائین
ہر روز بد لی ہوئی تقدیر ان کی ہے

اوڑتی ہی خاک جبکہ تری رہگذار کی
مشت غبار پر نہین ہمت سوار کی

یان تک تو عاشقی مین ہی ہم کو بعد مگ
مٹی ہوی اڑ گئی ہی ہمارے مزار کی

بیچین ہو کی شوخ نے معشوق ہو لیا
جسپر پڑی نگاہ تری ہیقرار کی

طرز جفا پسند ہی یا شیوہ وفا
دونون مین تم نے کونسی بات اختیار کی

دشمن کی بلکا ہی تو ہوئی رائگا یقین
کچھ حد نہین رہی ہی مری اعتبار کی

ہم کیا گئی یہان سی آزار ہی گیا
وہ بات ہی نہین ستم روزگار کی

شیخ حرم کو جا ہی کچھ تحفہ ہند کا
تصویر بیحجاب و نگاہت میگسار کی

اوس بت پہ اعتمال ہی تصویر کا بھی
عادت گئی نہ وصل مین بھی انتظار کی

مجھسے گناہگار کو کیا کیا عطا کیا
اے داغ کیا ہی شان ہی پروردگار کی

آشفتگی نسیکی اثر کچھ تو کر گئی
بن بنکے زلف رخ پہ تمہاری بکھر گئی

کیا کہی کسطرح سی جوانی گذر گئی
بدنام کرنی آئی تھی بدنام کر گئی

تحلیل مرد ہونگے یا آہ گرم نے
آیندہ آفرینش برگ و ثمر گئی

نیرنگ روزگار سی بدلا نہ رنگ عشق
اپنی ہمیشہ ایک طرح پر گذر گئی

صحت خدا کی ہاتھ ہی بیمار عشق کی
اپنی طرف سے تو تو نہ کر چارہ گر گئی

سجدی کو برہمن نی سنجھوڑی کہین جگہ
کیون بتکدہ مین خلق خدا آکی پھر گئی

کیا کیا ہی محشر کو شب وصل کی تلاش
کہتا رہا ہی تو مہین تھی کدھر گئی

وقت نظارہ کی تشنہ حسن نے کی
[illegible]

زاہد شراب نا [illegible]
[illegible]

میری [illegible]
[illegible]

دم [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]



ہی واقع لیا مون سب فرقت کی وارداتیں
میرے ہا ہی مری دل پر گذر گئے

حجت ہی جرم دل کی لیا ہی نہیں گئی
آلودہ اونکی مہر سیاہی مین رہگئی

تمکین جواوسکی شوخ نگاہی مین رہگئی
کچھ دیر میرے دلکی تباہی مین رہگئی

سیر مقام عشق تباہی مین رہگئی
منزل کی آرزو دل راہی مین رہگئی

دیکھا جو روز حشر کسی بت کو مضطرب
چل کر زبان رستم کی گواہی مین رہگئی

کیا کرسکے اثر دل بسمل کی بسمل آہ
تیغ شکستہ دست سپاہی مین رہگئی

آتا ہی رحم تو بہ پر اپنی شکست پر
کمبخت یہ نہ حفظ اگہی مین رہگئی

رہتا ہی نام صاحب سوز و گداز کا
تاثیر شعر اشکی و آہی مین رہگئی

ہر آبلے مین خار ہی ہر خار نیشتر
وحشت کی نوک خوب تباہی مین رہگئی

منہ پھیر دیگا دل صف مژگان یار کا
گر جان اس دلیر سپاہی مین رہگئی

زاہد کو بندگی کا نتیجہ تو مل گیا
گردن خمیدہ یاد الٰہی مین رہگئی

تیری دہن سی چشمہ حیوان ہی آب پر
اوسکی آبرو تو سیاہی مین رہگئی

پورا ہو کوئی کام مصیبت نہ دونسی کیا
جو رہگئی مراد تباہی مین رہگئی

ہجر صنم مین کیون نہ خدا کو کیا گواہ
یہ جال ہمسی ایسی گواہی مین رہگئی

شیرین ادائی آپکی میٹھی چوری ہمی
چلکر ہمیشہ تلخ نگاہی مین رہگئی

کیا لکھ رہی تھی دیکھکی مجکو جو تم گئے
کیون لوک خامہ غرق سیاہی مین رہگئی

رکھتی ہین پیچ و تاب سی ہی تیر کو میرے
پانی کی کب گرہ پر ماہے مین رہگئی

۳۷۸ ای داغ اہل قلعہ کا لٹنا تو دیکھنا
تنخواہ بھی جو خزانۂ شاہی مین رہگئی

۹

وصل کی آرزو کبھی نہ بنی
نہ بنی جستجو کیے نہ بنی

شوق نے ہمکلام کر ہی دیا
اور نسے بی گفتگو کبھی نہ بنی

اوسنی جب شکوہ کر لیا تسلیم
ہمکو بی سرفرو کبھی نہ بنی

جب رکا خون بنگئی دم پر
چاک دل کو رفو کبھی نہ بنی

ذلت عشق ہی وہان عزت
شکوۂ آبرو کبھی نہ بنی

بدگمان کو گمان بد گذرا
وصف روی نکو کبھی نہ بنی

پاک ہونا ہی رند کو لازم
میکشی بی وضو کبھی نہ بنی

قتل ٹھہرا جو شیوۂ معشوق
ہمین دل کو لہو کبھی نہ بنی

۳۷۹ اوسکی تصویر سے بی تھا یہ خوف
داغ کو گفتگو کبھی نہ بنی

۱۰

کیا طرز کلام ہوگئی ہے
ہر بات پیام ہوگئی ہے

کچھ زہر نہ تھی شراب انگور
کیا چیز حرام ہوگئی ہے

آئی تو نہیں نہیں ہی سہی ۔۔۔ جاتا ہے کلام دو بدو ہی
جاتی جاتے پیام بر کو ۔۔۔ ہر حرف سو ہست ہاؤ ہو ہی
ہے مکھی عشق پایمالی ۔۔۔ تحریف حرام ہو گئی ہے
ہے ہی ہیں یہ باتیں ہم میں ۔۔۔ مجلس ہی تمام ہو گئی ہے
عالم کو ہے دعوی محبت ۔۔۔ یہ قصہ ہی عام ہو گئی ہے
اوس بت کی زبان میں ہیں ۔۔۔ مخلوق غلام ہو گئی ہے
برباد نہو کی تیری الفت ۔۔۔ تجھ پر یہ دقام ہو گئی ہے

جاگیر جنہوں کی تھی ہیں لعل
اب داغ کے نام ہو گئی ہے

۳۸۰

شمع روشن ہی ہماری آہ سے ۔۔۔ لو لگائی سینکڑے ہیں اللہ سے
چلتے ہیں کیا کیا وہ رستہ کاٹ کر ۔۔۔ جب گذرتی ہیں ہماری راہ سے
کیوں نرکھوں میں تبرک کیطرح ۔۔۔ غم ملا ہی عشق کی درگاہ سے
ایک بوسی پر ہمیں نالیں آپ ۔۔۔ کچھ عطا وہ دیجئے تنخواہ سے
مانگ کر تجکو بہت نادم ہوا ۔۔۔ مانگتا تھا اور کچھ اللہ سے
شادی و غم ہمکو یکساں ہو گئے ۔۔۔ آہ سی غمگین نہ خوش ہیں واہ سے
خوبصورت ہو کی تم لڑنے لگے ۔۔۔ بخت ہی درات تھے وہ سے
چاہئے انکی صورت دیکھ لے ۔۔۔ موت بہتر ہی تمہاری چاہ سے
قبر پر میرے پڑھے کیا فاتحہ ۔۔۔ جو نہو آگاہ بسم اللہ سے
آئی تھی جو بات تیرے ذہن میں ۔۔۔ کوئی چھپتی ہے دل آگاہ سے

تو نے واعظ زندگی دشوار کی | کیون کیا واقف خدا کی راہ سے

۳۸۱ | داغ اوس کافر کی نخوت دیکھنا | غیر کیا کم ہے زمرد شاہ سے ۱۱

طرز قدسی مین کبھی شیوۂ انسان مین کبھی | ہم بھی اک چیز ہین اس عالم امکان مین کبھی
رنج مین رنج کا راحت مین ہون راحت کا شریک | خاک ساحل مین کبھی موج ہون طوفان مین کبھی
دلمین بی لطف رہی خار تمنا کی خلش | نوک نشتر نہ رہا یہ کسی مژگان مین کبھی
دم مرا لیکے ستمگار کریگا تو کیا | یہ رہیگا نہ تری خنجر بران مین کبھی
وار کرتی ہی ہر اک خم مین قاتل نی نمک | تیغ پر ہاتہ کبھی ہی تو نمکدان مین کبھی
دل کی لینی مین تو یہ شوخی و چالاکی ہے | تمسے چستی نہوئی سستی پیمان مین کبھی
بات کیا خاک کری وصل مین تیری ڈر سے | جسنی نالہ نکیا ہو شب ہجران مین کبھی
دل آشفتہ کی اندازسے معلوم ہوا | رہ گیا ہی یہ تری زلف پریشان مین کبھی
خضر سی مینی جو کین جوش جنونکی باتین | ایسی نکلی کہ نہ آئی تھی بیابان مین کبھی
مجھکو انداز تمنا سی یقین ہوتا ہی | دم نکلجائیگا اس حسرت ارمان مین کبھی

۳۸۲ | اللہ اللہ ری تری شوخ بیانی اے داغ | سنتے ہین اک شعر ترا ہم بھی یوانمین کبھی ۱۲

ہوا جوانکی تمنا سی کچھ ملال مجھی | جواب دینی بنی طاقت سوال مجھی
وفا شعار ہی معشوق ہی خدا رکھے | کہ چھوڑتا نہین دم بھر ترا خیال مجھی
ستم عدو مین نہ گھبرا وہی یہ دہلک | کبھی ملال تمھین ہی کبھی ملال مجھی
فلک نی تونکی لٹوا دیا حسینون سے | سمجھ لیا کسی مرد یکا اسنی مال مجھی

کسی کی دلسی کسیکی نظر سی گرتا ہون — سنبھالتا ہی تو ای آسمان سنبھال مجھی
امید بوسہ ہی پر بھی اگرچہ یہ ہی یقین — بہت ذلیل کریگا مہ سوال مجھی
صدائی نالۂ شب وصل بھی نہ دلسی گئی — پکارتی تھی یہ حسرت مری خیال مجھی
خبر نہین کف نازک کا رنگ کیا ہوگا — خرام ناز سی ہوتا ہے پایمال مجھی
پلادی بزم مین ساقی اوسی شراب اتنی — وہ مست ناز کہی مجھسے تو سنبھال مجھی
شکایتون سی محبت کی اور کیا حاصل — کچھ انفعال تمہین ہو کچھ انفعال مجھی
وہ کہتی ہین کہ یہ صورت نہوگی محشر مین — کہا جو مینی دکھانا ہی کل یہ حال مجھی
کبھی ہین دشت مین پامال سیکڑون کی تو — سکھا گئی تری رفتار خوب چال مجھی

اسیر حلقۂ کاکل نہ مین ہوا ای داغ — مری خدا نی بچایا ہی بال بال مجھے

سبق ایسا پڑہا دیا تو نے — دل سی سب کچھ بھلا دیا تو نی
ہم تھے جس کے پڑہنے والے کبھی — کام ایسا سکھا دیا تو نی
کچھ تعلق تھا نہ دنیا سے — شغل ایسا بتا دیا تو نی
کس خوشی کی خبر سنائی تھی — غم کا پتلا بنا دیا تو نی
لاکھ دینے کا ایک دینا ہی — دل بی مدعا دیا تو نی
کیا بتاؤن کہ کیا لیا تو نے — کیا کہون مین کہ کیا دیا تو نی
نے طلب جو ملا ملا مجھکو — نے غرض جو دیا دیا تو نی
عمر جاوید خضر کو بخشے — آب حیوان پلا دیا تو نے
نار نمرود کو کیا گلزار — دوست کو یون بچا دیا تو نے

دست موسی ہین فیض بخشش سے — نور و لوح و عصا دیا تو نے
صبح موج نسیم گلشن کو — نفس جانفزا دیا تو نے
شب تیرہ مین شمع روشن کو — نور خورشید کا دیا تو نے
نغمہ بلبل کو رنگ و بو گل کو — دلکش و خوشنما دیا تو نے
مہین مشتاق سی حجاب ہوا — کہین پردہ اوٹھا دیا تو نے
تہا مرا منہ نہ قابل لبیک — کعبہ مجھکو دکھا دیا تو نے
بے قدر مینے تجھے خواہش کے — اوس سے مجھکو سوا دیا تو نے
رہبر خضر و ہادی الیاس — مجھکو وہ رہنما دیا تو نے
مٹکے دل کی نقش باطل سب — نقشہ اپنا جما دیا تو نے
ہی یہی راہ منزل مقصود — خوب رستے لگا دیا تو نے
مجھ گنہگار کو جو بخشدیا — تو جہنم کو کیا دیا تو نے

۳۸۴ داغ کو کون دینی والا تھا — جو دیا اے خدا دیا تو نے ۳۱

بور کی بعد ہی کیون لطف یہ عادت کیا ہی — تم ملانی جو روا سکی ضرورت کیا ہی
ایک دن مان ہی جاؤ گی ہمارا کہنا — تم کہی جاؤ ہی تیری حقیقت کیا ہی
وعدہ وصل سی انکار ہی تو قتل کرو — تمسی ہم پوچہتی ہین اسمین قباحت کیا ہی
آدمی کو ہی یہی گوشہ راحت کا فے — گہر کری دل مین جو انسان تو جنت کیا ہی
جان تک دیتی ہین عشاق تو دولت کیسے — گنج قارون کی محبت مین حقیقت کیا ہی
پوچہ لیتی ہین یہ دستور ہی جلادونکا — مجھسے قاتل نی نیو چہاتری حسرت کیا ہی
ای ستمگار اوسی روز جزا کہتے ہین — ابہی سمجہا ہی نہین تو کہ قیامت کیا ہی

رحمت تمام یا اختصار ہی اس پر ہین
ورنہ ہر بندہ نواز کی ضرورت کیا ہی

بوسہ مانگا تو کہا اوسنی بدل کر جھٹ سے
آپکو یہ بھی خبر ہی مری عادت کیا ہی

اور پھر آتی ہی کہ جولا کہہ تو نے کیا کہا
کھا گیا ہی ناز کہ میری ہی طبیعت کیا ہی

ہی کسا تمامہ زمانہ کہ تم آگاہ نہ تھے
شکر ان چیزکو کہتی ہین شکایت کیا ہی

حشر تک وہ تو نہ آئینگے کبھی وعدہ پر
نہین آتی جو قیامت تو یہ آفت کیا ہی

۳۰۵ — ۱۳

کیا کہون کس سے کہون دل کی حقیقت ہی داغ
سب یہی پوچھتی ہین کہیے تو حضرت کیا ہے

تڑپنی سی دل بیتاب کو ہی غم نکلتا ہی
ٹھہر جا صبر کر مضطر ابھی کیون دم نکلتا ہی

وہ گھبراتی ہین کیا کیا جب ہمارا دم نکلتا ہی
گمان یہ ہی کہ دم کی سانہ اسکا غم نکلتا ہی

جو آئی نامہ بر رشک عدو کا ذکر کہدینا
یہ کینہ صاحب غیرت کی دل سی کم نکلتا ہی

ہزارون حسرتین ہر حسرتی ہین خانہ دل مین
الٰہی دیکھیی اس گھر سی کب ماتم نکلتا ہی

نظر کر دیدۂ مشتاق پر یا دیکھ آئینہ
تجھی ہی کچھ خبر ہی تجھمین کیا عالم نکلتا ہی

ہمین ہی رنگ خون جمع ذرہ رنگت ہیچ ہی لیکن
مری سینی سی پیکان بھی ترا برہم نکلتا ہی

کوئی کیا نبض دیکھی دستگیری کیا کریگا تو
تری بیمار غم کا ہاتھ پکڑی دم نکلتا ہی

امید فاتحہ کیا کشتۂ تیغ تغافل کو
کہ میری قبر سی منہ پیر کر عالم نکلتا ہی

نہین لیتا خدا کا نام تیری عہد مین کوئی
نکلتا خلد سی روتا ہوا گر آدمی ہوتا

رقیب اوسکی گلی سی کیون خوشی و خرم نکلتا ہی
کبھی اون گیسو ونکی دست شانہ کیا لگا لیگا
کہین پیر خیال تیرے کہین پیچم نکلتا ہی

وہ میرا ذکر کرتی ہین غیرونکی جلانیکو
اگر دم ہو تو ایسا آدمی ہی کم نکلتا ہی

۳۸۶

تلون اسقدر ای داغ پھر یہ صبر کے دعوی
گھڑی میں توبہ کرتے ہو گھڑی میں دم نکلتا ہی

فسردہ دل کبھی خلوت نہ انجمن میں رہے
بہار ہو کی رہی ہمتو جس چمن میں رہے

شریک آہ و فغاں بھی سخن سخن میں رہے
جو میں رہوں تو بری ہو م انجمن میں رہے

مقابلہ ہی رقیبوں سی روز محشر بھی
چھپا ہوا کوئی خنجر مری کفن میں رہے

مجھے یہ ڈر ہی کہ ایمان لی نہ آئیں لوگ
خدا کری غلطی کچھ مری سخن میں رہے

ملی جو بیوطنی میں ذرا بھی آسایش
عقیق جا کی عدن میں گہر یمن میں رہے

ترا وہ حسن ہوای شعلہ وجو تو چاہی
بغیر شمع کے پروانہ انجمن میں رہے

ہر ایک فتنہ بنی فتنہ قیامت کیا
مگر وہی جو تری چشم سحر فن میں رہے

جنون سی کیا ہمیں عقبی میں شرمساری ہے
کہ پیرہن ہی جو نکلی تو ہم کفن میں رہے

رہا نہ دامن یوسف میں داغ عصیا نکا
اگرچہ خون کی دھبی تو پیرہن میں رہے

زبان دی نہ عدو کو کہ یہ تو وہ شی ہے
تری دہن میں رہی یا مری دہن میں رہے

رہی علیحدہ شیرین تو ای فلک افسوس
نفاق خسرو پرویز و کوہکن میں رہے

ملا دی اسمیں لعاب دہن کچھ ای ساقی
کہ تازگی ہی ذرا سی مئی کہن میں رہے

۳۸۷

مسافری میں جب آرام پاؤگی ای داغ
کہ تم سفر میں رہو آسمان وطن میں رہے

زمانہ ہے خفا مجھسے کہ تمسے
گلے پر ہے گلا مجھسے کہ تمسے

ستم سے باز آؤ ورنہ اکدن
یہ پوچھیگا خدا مجھسے کہ تمسے

مجھے معلوم تھا یا تمکو معلوم
وہ راز افشا ہوا مجھسے کہ تمسے

نہ کہنا پھر کہ ہم قاتل نہیں ہیں ہوا خون حنا مجھسے کہ تمسے
رقیبوں سے یہ کہتا ہوں سر بزم وہ بیٹھے ہیں خفا مجھسے کہ تمسے
چھپا کیوں چاند بدلی میں شب وصل اسے آئی حیا مجھسے کہ تمسے
خدا جانے محبت کو سر حشر پڑیگا واسطہ مجھسے کہ تمسے

۹۸ مرا کہنا نہ مانا داغ تمنے اونہوں نے کی مجھسے کہ تمسے ۹

ذکر میرا اگر آجاتا ہے سرخ تنکے وہ صاف اوڑا جاتا ہے
غم ترا مصحف ہے یہ لیکن دل چرا کر اسے کہا جاتا ہے
تنک آبادہ دہن اوٹھتے اوٹھتے اب گلے میں رہا جاتا ہے
کیا نزاکت ہے کہ آپ آئینہ میں عکس کے سامنے کھنچا جاتا ہے
ناز سے کھینچ نہ مجھپر تلوار غیب سے مشتاق ہوا جاتا ہے
ایک ہی تیر میں سو لاشے آہ کہیں ایسوں سے رہا جاتا ہے
حسرتیں دل کی ستی جاتی ہیں قافلہ ہے کہ لٹا جاتا ہے
راہ میں گر نہ پڑے خط یارب نامہ بر مثل ہوا جاتا ہے

۹۹ داغ کو دیکھکے بولی یہ خسیس آپ ہی آپ جلا جاتا ہے ۱۳

تلوار تری رواں بہت ہی سہوڑا ہی تو امتحان بہت ہی
ای داور حشر کل کہونگا دن کم ہی یہ داستان بہت ہی
کچھ آہ کے حوصلے نکلے بیچا مگر آسمان بہت ہی
بگڑا ہی مری مزاج کا رنگ بیتاب مزاجدان بہت ہی
ای نامہ بر آنجای آفت چالاک تری زبان بہت ہی

دامن پہ تری لگی رہی خاک — اتنا ہی مرا نشان بہت ہے
دل تنگ سہی پر اسی تمنا — مر رہنے کو یہ مکان بہت ہے
جنت مین کہینگے تیری عاشق — تکلیف ہمین یہان بہت ہے
تونین کی لطف کس سے اوٹہین — مجکو غم دو جہان بہت ہے
انکار رقیب سے بھی ہو گا — یہ فقرہ تمہین روان بہت ہے
اک کوہ گران ہے عشق لیکن — اسکو دل ناتوان بہت ہے
الفت مین نہین ہے صبر ناياب — یہ چیز بگران بہت ہے

۳۹ باطن کی خبر خدا کو ہی داغ — ظاہر مین وہ مہربان بہت ہے ۱۹

بھی لی ہے ہوس کبھی لو ہی بتا تو کی ہے — مجھکو خبر نہین مری نہی کہان کی ہے
سنکر مرا فسانہ اونہین لطف آگیا — سنتا ہون اب کہ ذکر طلب قصہ غانکی ہے
پیغامبر کی بات پر آپسمین رنج کیا — میری ہی زبان کی ہے نہ تمہاری زبانکی ہے
کچہ تازگی ہو لذت آزار کے لیے — ہر دم مجھی تلاش نئی آسمان کی ہے
جانبر بھی ہو گئی ہین بہت مجھسی نیمجان — کیا غم ہے اے طبیب جو پوری زبان کی ہے
حسرت برس رہی ہے ہمارے مزار پر + کہتی ہین سب یہ قبر کسی نوجوان کی ہے
وقت خرام ناز دکہا دو جدا جدا — یہ چال حشر کی یہ روش آسمان کی ہے
فرصت کہان کہ ہمسے کسیوقت تو ملی — دن غیر کا ہے رات تری پاسبان کی ہے
قاصد کی گفتگو سے تسلی ہو کس طرح — چہپتی نہین وہ بات جو تیری زبانکی ہے
حور و رقیب و ظلم فلک کا نہین خیال — تشویش ایک خاطر نامہربان کی ہے
سنکر مرا فسانہ و غم اوسنے یہ کہا — ہو جای جہوٹ سچ بھی تو خوبی بیانکی ہے

۱۰ اس سنہ میں باندہ کمر آستین چڑھا — خنجر نکال دل میں اگر امتحان کی ہی
ہر ہر نفس میں دل سے ہی نکلنے لگا غبار — کیا جانی گرد راہ یہ کس کارروان کی ہی
کیونکر نہ آتی خلد سے آدم زمین پر — موزوں ہمیں وہ خوب ہے جو شے جہان کی ہی
تقدیر سے یہ پوچھ رہا ہون کہ عشق میں — تدبیر کوئی بھی ستم ناگہان کی ہی

۳۹۲ — اردو ہی جسکا نام ہمیں جانتی ہیں داغ — ۹ — ہندوستا نہیں ہوم ہماری زبان کی ہی

خدا وہ تہا ئیلی واسطے دم ہی — زندگی ہی اگر تو کیا غم ہی
آئی ہیں وہ رقیب کی گھر سے — اک خوشی ہی تو ایک ماتم ہی
کہتی ہو کچھ کہو کہون کیا خاک — جانتا ہون مزاج برہم ہی
گریہ بی اثر کی کچھ حد ہے — ہم ہیں اور آج چشم پرنم ہی
کیا ہی وہ بستو لشی بگڑی آج — دشمنو نکا کچھ اور عالم ہی
مجکو دیکھا تو غیر سے یہ کہا — عمر اس نوجوان کی کم ہی
گر خوشی ہی تو وصل کی ہی خوشی — غم اگر ہی تو ہجر کا غم ہی
اک جہان مہربان ہوا تو کیا — مہربانی تری مقدم ہی
سنتے ہیں داغ کل وہ آئی تہی — ہماری اتبو سلوک باہم ہی

## رباعیات

لبریز ہی حسرتون سی میرا سینا — ہر روز مجھے خون جگر کا پینا
کرتا ہون دعا کہ یا اسے اتبو — منظور نہیں ہے اسکو جینا

ولہ

بیگانہ دیکھا ہر اک یگانہ یہان — اپنے مطلب کا سب زمانہ دیکھا
جسکو دیکھا غرض غرض کا اپنے — دنیا کا عجیب کارخانہ دیکھا

ولہ

دنیا مین کب انسان کی حاجت نکلی — حسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی
جیتے تھے قیامت کی توقع پر ہم — خود وقت کی محتاج قیامت نکلی

ولہ

مین لب کو دیکھون لعل وہ یا بس ہو جائے — پر کہون زر خالص کو اگر مس ہو جائے
ہاتھ آئے نہین مری آکی درم داغ بنے — قارون ہی مری سایہ سے مفلس ہو جائے

ولہ

لیتے نہی نہ عشق بت خود کام کر و — پہلے ہی سی اندیشہ انجام کرو
بیتابی دل کی ہی شکایت ناحق — ای داغ بس اب قبر مین آرام کرو

ولہ

کیا جانی کوئی زاہد ونکی گہاتون کو — تمیز ذرا چاہیے ان باتون کو
دن کیون نہ بڑہی رات نکیونکر کم ہو — روزونکی عوض کہاتی ہین یہ راتونکو

ولہ

نوابی کی جو قدر دانی میری — ای داغ گذر گئی جوانی میری
لیکن یہ خبر نہتی کہ وقت پیری — مر مر کے کٹیگی زندگانی میری

الحمد للہ کہ گلزار داغ بصحت محمد عبد الغفار حیدری باہتمام محمد تیغ بہادر مطبع انوار محمدی مین چھپا +

## خمسہ بر غزل انوابہا والاخطاب جناب نواب محمد یوسف علیخانصاحب بہادر فردوس مکان

کہتی تھی وہ اشکر کو جو دل دی بشر غلط — دیوانہ ہو کسیکا کوئی مرسب غلط
شامت جو آئی اور کہا بیان جانکر غلط — سنیے کہا کہ دعوے الفت مگر غلط
کہنے لگے کہ ہان غلط اور کس قدر غلط

ہوتی ہین ایک اگلی تمنا ہزار جھوٹ — لقمہ تیار کیجیے تو بس انجام کار جھوٹ
اور پھر ڈرائین بول کی بی اعتبار جھوٹ — تاثیر آہ و زاری شب ہای تار جھوٹ
آوازہ قبول دعای سحر غلط

یا لب پہ کوئی قطرہ می جگر رہا ہے — یا گیہ عیان ہوا اگر سوز غذا
یا جھوٹ بولنے کی خدا نے یہ دی سزا — سوز جگر سے ہونٹ پہ بخالہ افترا
تھوڑ فغان ہی ہے ہنس ہوا در غلط

ہان جی نہین حکایت سال ابون دروغ — ہان شکایت ستم و شکایت سکون دروغ
ہان سر بسر دماغ ہین جو ہین ہیون دروغ — ہان سینہ ہی خمایش داغ درون دروغ
ہان آنکہ ہے ترا وش خون جگر غلط

ہان بی بسی ہین جرم و خطا کیجیے نکیجیے — تسلیم و عاجزی کی سوا کیجیے نکیجیے
ظاہر سوای مہر و وفا کیجیے نکیجیے — آجائی کوئی دم مین تو کیا کیجیے نکیجیے
عشق مجاز و چشم حقیقت نگر غلط

آگے منتہی زمانہ مین جواب فریب ہین — ایمان و دین و ملت و مذہب فریب ہین

چلتی ہوئی بھانی ہین مذہب سے بیزار ہین | بوس و کنار کی لیی یہ سب فریب ہین

اظہار پاکبازی و ذوق نظر غلط

یہ کذب یہ دروغ یہ بہتان الامان | کیا جھوٹ بولنی کو ملی ہی انہین زبان
شاعر ملا رہی ہین زمین اور آسمان | لو صاحب آفتاب کہان اور ہم کہان

احمق ہمین نہ سمجھیین ہم اسکو اگر غلط

معدوم تو وہ شی ہی جسی لاکہ نکتہ چین | ثابت کرین ہزار وہ ثابت نہو کہین
یہ بات کیا کہ دل تو نہو اور ہو حزین | سینے مین اپنی جانتی ہو تم کہ دل نہین

ہمکو سمجھتے ہو کہ ہے اسکی کمر غلط

کیا ہو یقین جو کوئی کہی دنکو رات ہی | ہم جانتی ہین بیچ ہی بی شبہ کہات
ایسی مبالغے سی غرض التفات ہی | کہنا ادا کو تیغ خوشامد کی بات ہی

سینے کو اپنی اوسکی سمجھنا سپر غلط

اک آہ سرد بہر کی کیا طور بخشودی | اوسکو دیا یہ دم کہ تجھے جان نذر کی
لو دینی والی ہوتی ہین ایسی ہی تو سخی | مٹھی مین کیا دہری تہی کہ چکی ہی سو تو دی

جان عزیز پیش کش نامہ بر غلط

اعجاز تو نہین کہ جو قائل ہون خاص و عام | کر لیہی شعبدہ ہی محبت تو بس سلام
اب امتحان سہی چلو قصہ ہوا تمام | پوچھو تو کوئی مر کی بہی کرتا ہی کچہ کلام

لیتے ہو جان دی ہے سپر ہکذر غلط

اہرت پہ رونیوالی مقرر ہین جا بجا | میت کو ڈہونڈہتی تو عدم تک نہین پتا
[illegible] خیال ہی کہین ٹہہرین نہ ہو خفا | ہم پوچہتے پہرین کہ جنازہ کدہر گیا

## مرثیہ کی اپنی روزاد فی خبر غلط

کیونکر برابر آنا کہ کی نرگس کو بانی
آسطرح بزبان خلد سی عباس کو بانی
ساری بیان مین ہر غلطی کس کو بانی
آیت نہین حدیث نہین بسکو بانی

## سبب غلط

جو عرض کی تھی داغ نے فی آخر ہی ہوا
کونی خطا ہوا پکو ہی جھیڑ کا مزا
دیکھا نہ آخر آج وہ بد خو برس پڑا
یہ کیہ سنا جواب مین نا ظم ستم کیا

## یہ کیون کہا کہ عوتی الفت مگر غلط

## ہمسر و ہمسر

مدعی کون وہان دخل سے یکا کیسا
اپنی سائی سی بھی بجتا تھا وہ کیسا کیسا
دیکھتے دیکھتے بلسا ہی زمانہ کیسا
سلسلہ مٹ جاتا ہی ہر شخص کا نقشا کیسا

## سادہ دل ہی وہ بت آئینہ سما کیسا

سمن کرتی ہین انجا پہ نبی اور غلط
اور فریاد تمامزد ورکہ دہونی پتھر
میری شامت ہی نہاون او نہین آہ بکا
لین تو کس گنتی مین ہون قیس کا قصہ سنکر

## کہتے ہین بھی اک نماز ہی سودا کیسا

لوگون ہمسائی کی سب جمع پریشان خاطر
اوس پہ روتی ہین ہوتا نہین قابل ظاہر
دل کی سنیے تو حقیقت ہی نہایت نادر
گر کی تون ایک کا جا بیٹھی ہین گھر مین دو پھر

## یوسف جنے ہین کہ ہی ورنہ ہے خو فا کیسا

ہو نہ جہان مین جہان مین بہت ایسی ایسی
دیکھیے چشم حقیقت سی یہ تی ہی جیسی
کس نے دیکھی ہی سجز اسکی تجلی ایسی
جلوہ حسن بنا کی ہی نمایش کیسی

ای دل اس باغ کا ہوگا چمن آرا کیسا

بود کہانا ہی دکہانا کل کی عوض آج نمایش
مین نہین وہ کہ جو موسی کیطرح لاؤن نہ تاب
مجھسے دیدار طلب ہونگی جہانمین کمیاب
ذوق دیدار مین بیخود ہون نکر مجھسی حجاب

اونہیگا پیچ سی جب مین ہی تو پیدا کیسا

قیس صحرائی و فرہاد تہا کوہستانی
پاس ننگونکی دہر آیا تہا بجز عریانی
ایسی سامان ہون تو کس چیز کی ہو حیرانی
نیش دزاری و تنہائی و سرگردانی

گہر مین سب کچہ ہمین موجود ہی صحرا کیسا

جوشش عشق نہانی ابہی دیکہی کیا ہی
شدت اشک فشانی ابہی دیکہی کیا ہی
ہی نہین سیر دکہانی ابہی دیکہی کیا ہی
میری اشکونکی روانی ابہی دیکہی کیا ہی

گفتگو نوح کی طوفان مین ہی دریا کیسا

تہا مین اک بندۂ آسایش و صد عیش طرب
مجھکو کیا غمسی غرض اور الم ہی مطلب
آسمان ٹوٹ پڑا ہای ستم وای غضب
اور دکہہ درد اگر ہون تو بہگت لون اب کے

مجھکو بخشا ہے غم حوصلہ فرسا کیسا

صبمین انصاف ہو صد ہو نہ طبیعت مین ذرا
لوگ کہہ درد بیان کرتی ہین اوس سے اپنا
لطف کیا اہی دل داں اوسی سمجہا نیکا
جو ستمگار ہو مستقد مہر و وفا

کیا وہ سمجہے کہ غم عشق ہی ہوتا کیسا

جہوٹ ہی جانتی ہین قیس کی افسانیکو
جان دیتی نہین دیکہا کسی دیوانی کو
خیر سی کہیل سمجہتے ہین وہ مر جانے کو
شمع پر دیکہکے گرتی ہو مری افسانی کو

پوچہتے ہین کہ یہ ہوتا ہی تماشا کیسا

داغ کیا عشق کرینگی یونہین ساری خدائی ہی تعجب ہے آپ کو فکر انجام
نقد دل بیچنے جاتے ہو بطور انعام طلب بوسہ مین کیا چاہیے ناظم ابرام
دیکھ لے دل ہی تو دیتا ہے اوس تقاضا کیسا

## مخمس بر غزل جناب مستطاب ہلال رکاب انجم خدم نواب کلب علی خان صاحب بہادر دام ملکہم واقبالہم

رہی ہی برق عالم سوز آہ آتشین سون اوٹھا طوفان جوش گریہ ترسی ہر مہین سون
مری فریاد سی گہبرائی ہین دیوار و در سارے بلی کیونکر نہ تیری رہگذر کی سرزمین سون
لرزتا لون سی مرتی کانپتا کیا عرش بریں برسون
بسر کی عمر جسنی راتدن عیش مخلد مین گذرتی تہی پر زار و نزار و بیقرار مین
وہ عاشق اسطرح سی مبتلا ہو رنج بیحد مین جہلا کیا خاک سوی ہین سی ہر مرقد مین
رہا ہو جسکی سر کانکیہ دبستان زمین برسون
سراپا نور ہی تو پاک ہی تجہین تجلی کا یہ ہی تصویر کی خوبی کہ سایہ ہو بہت اچھا
مصور خود ہی محو حسن کیونکر کہنچ سکی سایا تری صورت کا نقشہ جب کبھی کہنچ جائیگا پورا
تو صنعت پر کریگا ناز صورت آفرین برسون
وہ ضعف سی ہی حرف مطلب مین زبان قاصر اشارہ بھی مجھی کرنا پڑا احوال دل خاکر
مزا اس تیر آخر کا اوٹھائیگا وہی کافر عجب حسرت سی دیکھا ہی سو جانان دم آخر
رہیگی یاد اوسکو بہی نگاہ واپسین برسون
کسی مہجور کو معشوق کی فرقت کا رونا ہے کسی کو آبدہ کا بخ[illegible] کا رونا ہی

مجھے تقدیر کا رونا مجھی قسمت کا رونا ہے
نہ ہنسیے میری رونی پر یہ وہ آفت کا رونا ہے

کہ جسکو دیکھکر رویا کیے روح الامین برسون

چھپایا راز دل کس طرح ہمنے محبت مین
مگر کیا کیجیے بدنامیان تھین اپنی قسمت مین
یہی تھا ایک رسوائی کا پردہ اس مصیبت مین
اوڑھائین ہچکیان ہانھون نے اوسکی جوش وحشت مین

رہی تھی دیدۂ خونبار پر جو آستین برسون

پتا میرا کہین بھی صورت عنقا نہ پائینگے
کریںگے لاکھ میری جستجو اصلا نہ پائینگے
نہ پائینگے نہ پائینگے مجھے حاشا نہ پائینگے
کیا عشق کمر نے بی نشان ایسا نہ پائینگے

عدم مین بھی اگر ڈھونڈھینگے محبوب ہمنشین برسون

جراحت ہے جراحت کہ جو ہوتا زہ وگلگون
لہو جاری رہی اوس سے برنگ دیدۂ پرخون
بہرون تلوار کا دم اور قاتل کو دعا میرون
رفاقت اللہ زخم جگر تیری مین جب جانون

کہ مرقد مین بھی میری منہ سے نکلی آفرین برسون

حیا نی اوسکو دی ہو رخصت گفتار بھی شاید
کبھی جوش ہوگئی ہون اوس سے کچھ اغیار بھی شاید
کبھی ہون جھوٹی سچی عدہ دیدار بھی شاید
ہوئی ہونگی کسی سے وصل کی اقرار بھی شاید

رہی ہمسی تو اوس بیرحم کافر کی نہین برسون

وہ شان مغفرت جبتک نہ اپنا دکھائیگی
عبادت کام آئیگی نہ طاعت کام آئیگی
کوئی یہ جبہہ سائی میری لکھی کو مٹائیگی
نصیبون مین جو لکھی ہی برائی وہ بنجائیگی

اگر گڑونگا در پر کعبی کی نقش جبین برسون

ڈرایا یون اوسنین دیوانہ بنکر جن حکمت سے
نہین ہی کھیل ہندسون مین پھنسا لینا شرارت سے
تلافی مین کروگے کام ہو واقف میری عادت سے
اسیر دام گیسو دل ہوا تو مین بھی وحشت سے

پھر بھی رکھا ہی ہوئی زلف عنبریں بر سون

بہتا یا ہی ہین تعدی ہوئی ہین دشمنگلہ
قیامت تک نہ ٹھیلے اگر یا ہون سو محشر

ہین چوکھٹ ہی مری ہی وجہ ہین بست
اسی امید پر شاید کسی دن آؤ تم باہر

سجا ہیگا تمہاری بزمی دم بھی ہین سون

قضا سر پر ہماری وقت کی ہی منتظر ہر دم
نکلتا ہی نہین تیری تمنا مین ہمارا دم

زمرتی ہین زمینی ہین کہ پکین یا مین
تری کوچی مین ہر بستی ہمیرے نزع کا عالم

اگر ہی ساعت کا نقشہ بنی کیا ہی ہین سون

کریگا واعظ کی نداوب آب اکو ر ہی
وہی عاجز ہوا تو لا سکیگا تاب کوئی ہی

گلا رکھیگا زیر خنجر پر آب کوئی ہین
بجا سی ہی تہیگا ہی نواب کوئی ہی

ارینگے کیا کوی یا لان ہین ہون سون

## خمسہ بر غزل خاقانی بمطلع اول الشعرا شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی اوستاد

آزاد منل سرو تھی ابتدا مین ہم
افتادہ منل خار رہا یا نیون مین ہم

وارستہ ہو کی ہیچ سی کچھ انتہا نہ تھی
پابند جہان ہین پریشانیون مین ہم

ارب ہین اکسی کلف کی رہا نیون مین ہم

اوکھا ہوا ہین تصور خاطر شکستہ مین
سمو ہی ایک تار رگ جان خستہ مین

بندش شکستگی ہی دل فکر بستہ مین
ہوتی نہ یاد زلف تو خط شکستہ مین

لکھتے الف خطونکی نہ پیشانیون مین ہم

ہی وہ نظر فریب ترا حسن سہ لقا
اصل علی بیکار اوہین شیخ و پارسا

ایمان کی یہ ہی نہو ایمان ہی بچا | ہو وہ عزیز سورۂ یوسف سی ہی سوا
رکھدین تری شبیہ جو کعبانیون مین ہم

ہی امتحان سوز محبت تمہین فضول | چودہ طبق جو ہون کرۂ نار کیا حصول
خورشید اس چراغ کا ادنی ہی ایک پھول | دوزخ بہی جای لغزۂ اہل من مزید ہوں
لائین جو آہ کو شرر افشانیون مین ہم

بہالی دوای عشق سی تاثیر کیطرح | تدبیر سے خلاف ہین تقدیر کیطرح
حلقے مین کب کسیکی رہے تیر کیطرح | زنجیر مین بہی نالۂ زنجیر کیطرح
جوش جنون سی رہتی ہین جولانیون مین ہم

بیتاب و خوفناک و سراسیمہ و تباہ | کیا کیا پری کہانی ہے تمکو ای ہم آہ
دارالامان ہمارے لیے ہو گی دادخواہ | پائی نہ تیغ عشق سی سہنے کہین پناہ
قرب حرم مین بہی تو ہین تربانیون مین ہم

تیغ جفا کی دل پہ نہین ہین نشان عزیز | کیا جانین چارہ گر نہین اور نگہبان عزیز
اور ہین جو چاک سینی کی ظاہر مین ہان عزیز | سینی کی چاک سینی کی فرصت کہان عزیز
مصروف زخم دل کی مرمت نیون مین ہم

آنکہین اگر ہون خشک کلیجا تو تر رہے | اس دم ہی ہی پیاس بہی یہ اگر رہی
اب کیا رہی کہ مثل چراغ سحر رہے | نم بہی نہین جگر مین رہا اسقدر رہے
سرگرم سوز عشق کی مہمانیون مین ہم

شارع کا قول کچہ ہی تو کہتا ہی کچہ حکیم | سچ یہ کہ ایک کی بہی نہین رای مستقیم
ہمسے جو پوچہیے تو خدا اسکا ہی علیم | کیا جانی ہم زمانیکو حادث ہی یا قدیم

کچھ ہو بلا سے اپنی کہین فانیون مین ہم
ملتی جو موت چاہتی پروردگار سے
افسوس ہی کہ وقت گیا اختیار سے
ہی ہی نہ مر کہی تلک انتظار سے
کیون جیتے جی نہین ہوی شرمندہ یار سے
اب مر رہی ہین وصلی بیگانیون مین ہم
پھر دوڑی ہا جیب و گریبان کو ہو نوید
پھر نکلے پانو خار مغیلان کو ہو نوید
کہسار کو خوشی ہو بیابان کو ہو نوید
یا کوہکن کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید
پھر ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم
زاہد کا خوف ہی نہ مجھے خوش ہین راتدن
بیتی ہین جیلی شام و سحر خوش ہین رات دن
ساغر کش خیال نظر خوش ہین رات دن
بوشیدہ اون نگاہ مین خوش ہین راتدن
شرب الیہود کرتی ہین نصرانیون مین ہم
سر حقی جو خاک کی پتلے مین بھر دیا
کیا جانین اوسکو جن و ملک ہی یہ بھید کیا
یان اہل معرفت کو ہی ملتا نہین پتا
مطلب ہی اپنی کہان ہی آگاہ جز خدا
جون خط سر لوشت ہین پیشانیون مین ہم
ہمکو ملی ہی قسمت تصویر آئنہ
حیرت ہی اپنی حیرت تصویر آئنہ
کچھ بولی کب ہی طاقت تصویر آئنہ
ہین آئنے مین صورت تصویر آئنہ
آئنہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
کیا مست پر کی باد صبا نے پر نہو
کیا یون وصال گلشن و گلہای تر نہو
پر حکم ہے جدا کوئی باز و سی پر نہو
ہیہم کدورت دل صیاد گر نہو
کیا کیا اوڑا ہین خاک پر افشانیون مین ہم

گو فرق صبح شام ہی ظلمت کو نور سی
دونو نکا ہی ظہور ہمارے ظہور سے

ہو جای رات دو دل ناصبور سے
وہ ملائین روز حشر کو ہین اسطور سے

اپنے سیاہ نامے کی طولا نیون ہین ہم

کیا خاک ملی ہو داغ کی مانند راہ شوق
ساری جہانکی تیز رووں پر ہی وہ سبقت

زنجیر پایون ہین ہے نہ گردن ہین اپنی طوق
جا سکتی ضعف سی نہین کو چہین اوسکی دو قدم

بہہ جائین کاش گریہ کی طغیانیون ہین ہم

## خمسہ مصنف بر غزل خود

تھی پریشان انتظار سے آنکھہ
نہین ملتی تھی ایک بار سے آنکھہ

شکر ہے ہو گئی قرار سے آنکھہ
لڑ گئی یار گلعذار سے آنکھہ

اب نہین جھپتی نہار سے آنکھہ

توبہ کیا اور اتقا کیسا
ناکہنا جانکنا ہمیشہ رہا

یہ نظر بازیان ہین سخت بلا
دید کا نہ ہے کیا برا لیکا

نہین رہتی ذرا قرار سی آنکھہ

ٹیلی پڑتی ہے اک محبت سی
خود بخود چھا رہی ہے الفت سی

صاف ہی آئنے کی صورت سے
کچھہ وہ حیرت سی کچھہ وہ حسرت سی

خوب بنتی ہے انتظار سے آنکھہ

جب مری قبر پر گذر کیجے
پھر تغافل نہ اسقدر کیجے

کام جو کیجے دیکھکر کیجے
تو وہ ناوک نظر کیجے

کیون چرائی مرے مزار سے آنکھہ

یارب مے زود خشم و تیز مزاج | جسکا غصہ ہے ہو جہان تاراج
نظر آتا نہیں کچھ اسکا علاج | اوسکو دیکھا ہے جو کبھو رستم

غزل

بھر گئی شربتِ عبارت آنکھ | ہے گلابی سے ہے گلابی آنکھ
چار آنسو ہی سب بہاتی ہیں | دل کے ٹکڑے ثمر پراتے ہیں
عشق نے رنگ کیا دکھاتی ہیں | اشک خونی نے گل کھلاتے ہیں

غزل

آج آتی ہے کس بہار سے آنکھ | ہے گلابی سے ہے گلابی آنکھ
نکلے یارب غضب نہ قاتل | اس بلا سے نجات ہے مشکل
جسکو دیکھا وہ ہو گیا بسمل | کیا ہے ناوک نظر ہے دل

غزل

ہو گئی ہے نہیں شکار آنکھ | ہے گلابی سے ہے گلابی آنکھ
بزم میں کون سے انجمن آرا | [illegible]
دے وہ بھر بھر کے ساغر صہبا | [illegible]

غزل

جام مے لب پہ لے تو پیارے آنکھ | [illegible]
اللہ اللہ رے ناز کے دماغ | [illegible]
ہو گیا عیش جاودان سی فراغ | [illegible]

غزل

بھر گئی خفلت خمار سے آنکھ | [illegible]

## خمسہ بر غزل شیخ امام بخش ناسخ مغفور لکھنوی

پہلے تھا دل یہ شوار تری کو چہیں | اب صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کو چہیں
جتنے ہے مجمع اغیار تری کو چہیں | زور ہی گرمی بازار تری کو چہیں
حسن ہیں تیرے خریدار تری کو چہیں

تو نی غرقی سی جو کچھ بجاؤ دکھایا جلکا | ہو گئی بیخود و بیہوش ہم اسی ہوش ربا
اب کہان جائین کدھر جائین ہی گر ہو | دیکھکر تجکو قدم اوٹھ نہین سکتا اپنا

بنگے صورت دیوار ترے کوچی مین

ہی محبت بھی تری قہر خدا سخت عذاب | کر دیا ایک زمانیکو اسی نے بیتاب
کفر و اسلام ہوا دونو گھر و مین نایاب | دیر و ویران ہی تری عہد مین کعبہ ہی خراب

جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچہ مین

کیا خبر ہی مجھی کس حال مین ہون کیسا ہون | جادہ راہ کرین نقش قدم ہون کیا ہون
آسمان ٹوٹ پڑی مجھپہ جو اوٹھنا چاہون | بانون پھیلائی زمین پر مین پڑا رہتا ہون

صورت سایہ دیوار ترے کوچے مین

خاک سی لپٹی ہم آغوش پڑی رہتی ہین | بیخود و غافل و خاموش پڑی رہتی ہین
صورت سیکش و مینوش پڑی رہتی ہین | روز یان سیکڑون بیہوش پڑی رہتی ہین

ہے مگر خانہ خمار ترے کوچے مین

آرزو ہی دل بیتاب کی فریاد سنی | کر تری کان تک آواز ہماری پہونچے
پر جو اندیشہ ہی یہ بھی کوئی پہچان نہ لے | پاسبانون کی طرح رات کو بیتابی سے

نالے ہم کرتے ہین ہی یار تری کوچی مین

تھی نہ امید ہمین ایسی فسوں سازی کی | اسنی تو چھوٹتی ہی تجھسے دغابازی کی
ہای کمبخت تی کیسی خلل اندازی کی | روز ہی عشق تی یہ تفرقہ پردازی کی

ہم ہین زندان مین دل زار تری کوچہ مین

مشکل فرہاد جنون پیشہ و مشکل مجنون | خاک بسر باد گری میری نہ چرخ دوازدون

وہی اسبابِ تو ہون تا بقیامت مجنوں | آرزو ہی جو مرون تجھ بین فسن ہی ہون

[illegible] | [illegible]

دوست دشمن ہین سبھی تیری اداؤن پر فدا | خنجرِ شک سی ہر اک ہوا ہی بسمل

شیخ و برہمن ہین گمین ہو کہ ہون خوشدل | گر یہی ہین تری ابرو کی اشاری قاتل

[illegible] | [illegible]

[illegible] | عارفون کی بھی اوسی کہنا دشوار

[illegible] | حالِ دل کہنی کی ناسخ جو نہین یارا بار

[illegible] | [illegible]

## ثمرِ آشوب

فلک نہین دونا تجھ جناب تھی دلی | بہشت و خلد تجھی ہی انتخاب تھی دلی

جواب کا سبکو دیا ہی جواب تھی دلی | اگر خیال ہی دیکھا تو خواب تھی دلی

[illegible] | [illegible]

یہ شہر وہ ہی کہ انسان و بان کا دل تھا | یہ شہر وہ ہی کہ ہر قدردان کا دل تھا

یہ شہر وہ ہی کہ ہندوستان کا دل تھا | یہ شہر وہ ہی کہ ساری جہان کا دل تھا

[illegible] | [illegible]

[illegible] | یہانکی شام تھی مانند صبحِ نورانی

یہانکی سنگ سی تیرہ تھا لعل مانی | یہانکی خاک سی ہوتا تھا آئینہ پانی

یہ شہر وہ ہی کہ سایا بھی نور تھا اسکا
چراغ رشک تجلی طور تھا اسکا

فلک تھا خوبی و حسن و جمال کا دشمن
صباح عشرت و شام وصال کا دشمن
عدو ہی اہل کمال اور کمال کا دشمن
غضب ہے ابتو ہوا جان و مال کا دشمن

یہ مفت بر جو تلاشی ہی نقد جان کے لیے
خضر بھی رو ئینگے اب عمر جاودان کی لیے

خدا پرستو نکا شیوہ جفا پرستی ہی
جمال ست تھی اب اونکو فاقہ مستی ہے
بجای ابر کرم مفلسی برستی ہی
بتنگ جینی سی ہین ایسی تنگدستی ہی

غضب ہین آئی رعیت بلا مین شہر آیا
یہ پر بتے مہین آئے خدا کا قہر آیا

زبان سی کہتی ہوئی آئی دین دین لعین
جو ما تا دین کوئی تھا تو کوئی گنگا دین
وہ جانتی ہی نہ تھی چیز کیا ہی دین متین
کبھی ہین قتل زن اور بچی کبھی حسین

روا نہا کسی مذہب مین جو وہ کام کیا
غرض وہ کام کیا کام ہی تمام کیا

عجیب شکل کل و گلستان نظر آئی
پڑین جدہر کو نگاہین خزان نظر آئی
جب اوٹھکی تا مژہ خونچکان نظر آئی
تو کوئی عیش کی صورت نہ یان نظر آئی

وہ گلرخان سمن بر کہان گئے نہ رہے
وہ بلبلان خوش الحان کی چہچہی نہ رہے

فلک نے قہر و غضب تاک تاک کر ڈالا
تمام پردہ ناموس چاک کر ڈالا

یکایک سب جہان کو ہلاک کر ڈالا
غرض کہ لاکھ کا گھر اسنی خاک کر ڈالا

جلیں ہیں دیوبھی شکلیں جو بتا بھی نہیں
منجھیں ہیں کاٹھ میں جو پہچان گلا بھی نہیں

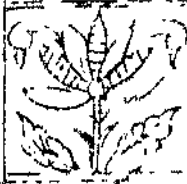

کہ ملا یا زر سرخ پان کے بدلے
پلا یا خون جگر پیچوان کے بدلے

نصیب دار ہوئی ہی نشان کی بدلے
ملا نہ گور گڑھا بھی مکان کے بدلے

یہ دعوت فلک کینہ ساز تو دیکھیو
پھر اوسپہ اس ستم آرا کے ناز تو دیکھیو

زمین کی حال پر اب سہمان روتا ہی
ہر اک فراق مکین ہین مکان روتا ہی

گدا و شاہ ضعیف اور جوان روتا ہی
غرض ہیا نکی لیی اک جہان روتا ہی

جو کہیے جوشش طوفان نہین کہی جاتی
یہان تو نوح کی کشتی بھی ڈوب ہی جاتی

لہو کی چشمی ہین ہر آب کی صورت
شکستہ کاسہ سر ہین حباب کی صورت

لٹے ہین گھر دل خانہ خراب کی صورت
کہان یہ حشر ہین تو بہ عذاب کی صورت

زبان تیغ سی برسش ہی داد خواہونکی
رسن ہی طوق ہی گردن ہی ہیکناہونکی

یہ وہ جگہہ ہی کہ عبرت پہ عبرت آتی ہی
یہ وہ جگہہ ہی کہ حسرت پہ حسرت آتی ہی

یہ وہ جگہہ ہی کہ آفت پہ آفت آتی ہی
یہ وہ جگہہ ہی کہ شامت پہ شامت آتی ہی

یہ وہ جگہہ ہی جہان بیکسی ہی پڑ جائی
یہ وہ جگہہ ہے اجل خوف کہا کی مر جائے

برنگ بوی گل اہل چمن چمن سی چلی
غریب چھوڑ کی اپنا وطن وطن سی چلی

نہ پوچھو زندونکو بیچارے جس جلن سے چلی
قیامت آئی کہ مردی نکل کفن سی چلی

مقام امن جو ڈھونڈھا تو راہ بھی نہ ملی
یہ قہر تھا کہ خدا سی پناہ بھی نہ ملی

جو تھی تو افعی کاکل کی زہر کی گرمی
جو تھی تو شعلہ عذاران شہر کی گرمی

نہ دیکھیں جونکہ خشم و قہر کی گرمی
اوٹھائیں ہائے وہ جلتی دوپہر کی گرمی

طپش سی ریگ بیابان بھی آفتاب ہوئی
زمین مگر کرہ نار کا جواب ہوئے

جگہ جگہ تھی زمیندار کی صورت
چڑھی ہی آتی تھی سر پر بخار کی صورت

بلا سی کم نہ تھی ہر اک گنوار کی صورت
جہیز نہ اونسی پر اہل دیار کی صورت

کسی جگہ جو کوئی ہے بیقرار آیا
تو اہل قریہ یہ بولے کہ لو شکار آیا

زبان جو بدلیں تو صورت بدل نہیں آتی
ملیں جو خاک ہی سنہ پر تو مل نہیں آتی

کسی طرح کسی ہیلو سی کل نہیں آتی
پکارتی ہیں اجل کو اجل نہیں آتی

جو سر کو پھوڑیں تو پتھر پہ سر کٹے ہیں
جو لوٹیں کانٹو نپہ کانٹے الگ کھٹکتے ہیں

پیادہ پا ہوں روان شہسوار صد افسوس
لہو کی گھونٹ ہیں پیں بادہ خوار صد افسوس

ذلیل و خوار ہوں اہل وقار صد افسوس
ہزار حیف دل بیقرار صد افسوس

جھکے ہیں بار الم سے تنے ہوئے کیسے

بگڑ گئے ہین یکایک بنے ہوئی کیسے

بنا ہی خالِ سیہ رنگ مہ جبالون کا
دوتا ہوا ہی قد راست نونہالونکا

جو زور آہونکا لب پر تو شور نالونکا
عجیب حال دگرگون ہی دلی والونکا

کوئی مراد جو چاہی حصول ہی نہوئے
دعائے مرگ جو مانگی قبول ہی نہوئے

غضب ہے بخت بد ایسی ہماری ہوجائے
اگر مین جو لعل و گہر سنگ پاری ہوجائے

جو دانہ چاہین تو خرمن شراری ہوجائے
جو مانگین پانی تو دریا کنارہی ہوجائے

ہمین جو آب بقا بھی تو زہر ہوجائے
جو چاہین رحمت باری تو قہر ہوجائے

جہاز ایسا تباہی مین آگیا اپنا
ملا نہ تخت ثریٰ تک کہین پتا اپنا

رہا نہ آہ زمانی مین آشنا اپنا
بجز خدا کی نہین کوئی ناخدا اپنا

کسی ہی ڈوبی ہوئی ایسی کب نکلتے ہین
یہان سی حضرت الیاس بچکی چلتی ہین

پی محاسبہ پرسش ہی نکتہ دانون کی
ملائش بہر سیاست ہے خوش بانون کی

جو نوکری ہی تو اب یہ ہی نوجوانونکی
کہ حکم عام ہی بھرتی ہی قید خانونکی

یہ اہل سیف و قلم کا ہو جبکہ حال تباہ
کمال کیون نہ پھرے دربدر کمال جباہ

کہان تک آہ کرون اسکا حال بربادی
کہان تک آہ کرون آسمانکی جلادی

کسیکو قید محن ہی نہین ہی آزادی
کہ داغ داغ ہی دل ہر کوئی ہی فریادی

الٰہی پھر اسی آباد و شاد دیکھیں ہم
الٰہی پھر اسے حسب مراد دیکھیں ہم

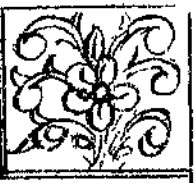

## قصائد در مدح حضرت ظل سبحانی خلیفہ رحمانی خادم حضرت ختمی پناہی حاجی حرمین شریفین مشیر قیصر ہند جناب ہلال رکاب نواب کلب علیخان بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ رئیس دلاور عظیم طبقہ اعلائی ستارہ ہند دام ملکہم واقبالہم

کہاں وہ عقدہ لاینحل کہاں وہ سخت دشواری
ہوئی پابند آزادی سی اب میری گرفتاری

ترقی پر مرا طالع بلندی پر مرا اختر
ہوئی معدوم میری بخت وارونگی نگونساری

تلافی ہوگئی عسرت کی عشرت اسی زہی قسمت
مبدل ہوگئی آسانیو نسی میری دشواری

نہ آشفتہ دماغی ہی نہ وہ برہم مزاجی ہی
گئی میری پریشانی مٹی آشفتگی ساری

نہ وہ سر میں مرے سودا نہ وہ دلمیں مرے وحشت
نہ وہ ٹکڑی کا جی کی نہ وہ مژگانکی خونباری

شگفتہ دل مرا دتنا کہ جتنا تنگدل غنچہ
مجھی خوب راحت جسقدر نرگس کو بیداری

طبیعت میں مری ایسی نزاکت ہی لطافت ہے
کہ مضمون میان یار سی زنجیر ہی بھاری

زمانی نی یکایک چھوڑدی رسم ظلم کی عادت
فلک نے یک علم موقوف کی طرز ستمگاری

تہی دست ستم ہو کر فلک کا حال ایسا ہی
کہ جیسی خسرو محتاج کو ہو سخت ناچاری

ہنرمندونکو ہی اپنی ہنر سی بہرہ وافی
طبیعت اہل ہمت کی کسی نمیں نہیں عاری

سیہ کارونکا دل بھی ہی مثال ابر نورانی
کہ داغ تیرگی دھوتا ہی آب رحمت باری

دل عشق کو معشوق رسا تو ہی بتاتی ہے
وہی الفت کی سودے کی جہاں میں گرمبازاری

سرور بادہ مستی میکشی سرشار تو ہی تو ہے
اور اس کا پیر زناں نے کی بھی فی بیشماری

کری گر میکشی کو شیخ وہ بھی پری اولی گنہگاری
جو اس کے حوض راحت ہو ہی اس زمزم سے پیدا

بنا مرہم محل فگاران غم کا چرخ زنگاری
زمانہ کا جو ہو لانگ تو اسکا یا عصا تو ہی

ہوا ہی مسند آرا آج وہ فخر جہانداری
امیر المسلمین نواب علیخان خسرو دوران

وہ فیاض زمان جس سی ہی پشمہ فیض کا جاری
مدار اقبال دولت آفتاب شوکت

جہان جود و ہمت آفتاب عدل و دینداری
فریدون فرہ و حشم رزم جم جود و ظفر اطوار نوشیروان

سکندر جاہ و حاتم بذل و دارا مہ سپہداری
فلکہوان اک طالع و بخت ایسا نہ عالم میں

کہیں سنت سنکر سب سی اشخاص درباری

## مسدس

تری ابر کرم نی کی جو عالم میں گہر باری
تو آب گوہر خوش آب سی دریا ہوا جاری

بنا لیک سکہ سیم و زر پر اج وہ دن آیا
حریم دل میں مفلس کے نہ بنیہا داغ ناداری

زلال لطف کی تاثیر سی مٹجای شوہ ایسا
یقین ہی اب تخلی حشر تک کو ای کسان کہای

ترا دل بادہ پندار سی خالی نظر آیا
جو ہی تو نشہ عرفان ہی پیشم شو قمین طاری

ہوا ہی خواب بیدار یکا عالم ایک صورت سی
تری شب کو سحر کیہی تری غفلت کو ہیشیاری

جو وہ تہی ماہ کنعان تو ہی مہر عالم امکان
ہوا ہی تجربہ زن ریوسف تین فرق خوب و بیدار

وہ تیرا عہد ہی علم و عمل سی شاد رہتی ہیں
فقیہ و مفتی و صوفی و شیخ و حافظ و قاری

جہان میں ایسن کیا ہو کیا تری ظل حمایت سے
کہ اک عالم ہی ایمن اللہ اللہ تری نگہداری

کسیکو دل تو کسا آنکھ بھی دکہنی نہیں آتی
مثال عدل نی تیری ہیلتک معدوم انداری

زر غنچہ اوترائی تو صبا اڈکر کہان جاے — تری تحقیق سی ہو شمع کا ہی چور ہزاری
نکیون ہو تیری دستور العمل ہی تا دمان ظالم — کرم کرنا تری عادت جفا سی تجکو پیاری
بگولہ ہی ہوا پر شکل گنبد نیلے قایم ہو — یہانتک گم ہوئی خانہ خرابی خانہ مسماری
ملی مزد حنا کو اندنون خدمت اپنی کی — دل عشاق کی کرنی پڑی کسکو خبرداری
مقابل مین تری خوبان زینت ہو اگر دسمن — تری زخمونسی تیری تیغ ابسکی تن پہ گلکاری
تری ڈر سی عدو کے روسیہ کی یون ہی آنسو — کہ ہوئی جسطرح سی خون سوداوی کی بیماری
سمندر مین سمندر ہون صدف مین ثمن ثمر — جو تجلی آتش قہر و غضب کے تیری چنگاری
تری محفل کا جو سامان ہی ثانی نہین رکھتا — کہان جمشید کی انکھین اگر دیکھین یہ تیاری
تری بزم طرب انگیز ہی عشرت خیز ایسی ہے — کہ جسکی کرتی ہین پریرویان فرخاری
یہ وہ دربار عالی ہی کہ جسکے آستان پر ہین — بدخشانی و طہرانی و شیرازی و بلخاری
یہ وہ درگاہ والا جاہ ہی جسکی سلامی مین — عجازی و عراقی رومی و چینی و تاتاری
سخن فہم و سخن گستر سخندان و سخن پرور — تجھی سی نظم کو رونق تجھی سی حسن پاتی ہی
زبان کھولی نہ مثل شمع جلکر خاک ہو جاے — تسی سحبان و اہل ہی اگر یہ نغز گفتاری
تری پیل فلک رفعت کی شوکت پر یہ لازم ہے — مشابہ کیجی کہسارسی اونکی گرانباری
گرانباری ہی ایسی وہ سبک رفتار ہی ایسا — افلس کو جس طرح مسکینی مین حاصل ہو سبکساری
تری اسپ پری پیکر کی چالاکی کا کیا کہنا — نہین آتی تصور مین بھی جسکی تیز رفتاری
وہ پونچی اسطرح اک جست مین مشرق سی مغرب تک — کہ جیسی آہ عاشق ہو رسا تا چرخ زنگاری
مرا کیا منہ ہو تیری مدح پوری ہو سکی مجسے — کہ تیرا وصف ہی اور میری طبع ہی عاری
ہنسا یا بہ مجکو کولی اور آیا تو یہ آیا — مرا ہی کام ناکامی مرا ہی کار بیکاری

تری الطاف فی یا الٰہی میں نہیں مشغول ہمیشہ
نہیں ہوتا ادا مجھسے ترا حق نمکخواری

گریبان اور تار ہی پر گذر جائی گذر جائی
ترا شیوہ کہ ہے کرنا مری خصلت نہ داری

سراپا وصف ہے تو وصف تیرا داغ کیا لکھے
دعا یہ غم کہ تا ہی قصیدہ ہی کو بنا چاری

رہین جبتک الٰہی مہر و ماہ و کوکب اختر
رہی جبتک الٰہی اس زمین چرخ زنگاری

میسر تجھ خواہونکو تو عیش جاودانی ہو
تری بدخواہ کو حاصل ہمیشہ ذلت و خواری

یہی تلوار تیری ہر گدای خون دل اعدا
ترا خنجر کری دائم تری دشمن کے خونخواری

دعا آٹھون پہری ہفت اقلیم کی قبضی تین
تری قلعی کی تہہ ہی رہے مسکون چار دیواری

## الف

ہی روز جشن کیون نکری روزگار عیش
ایک ایک غم کی بدلی ہین سو ہزار عیش

رنگین نشاط ہی ہر سپید و سیاہ دہر
ہی ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش

اس غمکدی کو چرخ نی عشرتکدہ کیا
اب دیکہیی دکہائیگا کیا کیا بہار عیش

ساری اسیر درد و الم غم سی چہٹگئے
طوق گلو کی بدلی گلے کا ہی ہار عیش

اہل زمین کو زیر فلک جوشش نشاط
آسودگان خاک کو زیر مزار عیش

اللہ ری ابکی گرمی ہنگامہ سرور
کیا کیا نکالتا ہی دلونکا بخار عیش

ترہمت سی حق کی دور نہین جنتی کیطرح
گر آج دوزخی کو ملین بیشمار عیش

لکہا کسینی بہول کی گر کوئی حرف غم
نکلا زبان خامہ سی بی اختیار عیش

لانے لگا نہال محبت گل مراد
بنتا ہی نخل غم کی لہی برگ و بار عیش

ہر مزہ دل کی واسطے آب حیات ہے
دہوتا ہی دلسی تیرہ دلونکی غبار عیش

دام خوشی مین سبکو گرفتار کرلیا
کرتا ہی غم دونکی دلونکا شکار عیش

جوش نشاط و فرط خوشی سی عجب نہیں
آخر کو غمزدونکی دلو پر ہو بار عیش

دیکھا جو تونے حال زمانی کا اسطرح
تھے یعنے کہ اک بہانکا ہوا کا وبار عیش

حیران ہوا کہ بار خدایا جزا ہے کیا
دیتا ہی کسکو یہ فلک کینہ کار عیش

مجھسے کہا یہ دل نی کہ حیران ہی کیلیے
دنیا مین ہین ہزار طرحکی ہزار عیش

یہ بھی کوئی گھڑی تھی خوشی کی کہ آگئی
غم اوڑ گیا جہان سے ہوا غمگسار عیش

تو غمزدہ ہی آپسی نادان کس لیے
کر تو بھی خوب عیش مع ہو سازگار عیش

گذری جو دم خوشی سی تو غافل گذار دے
ہوتا ہی کسکو اسطرحان بار بار عیش

گر عیش ہو نصیب تو بندہ ہو عیش کا
حضلت تری نشاط ہو تیرا شعار عیش

گر بس چلی تو ہاتھ سی مینای مے نرکھہ
جی بھر کی خوب پی کہ جو ہو خوشگوار عیش

ٹھہری جو کوئی دم تو غنیمت اسی سمجھ
عاشق کی وصل کی طرح سی ہی مستعار عیش

ڈر انقلاب ہر ہی کر غم سے اجتناب
غم دل سی دور پھینک کہ ہے استوار عیش

یہ دوستی کری تو اسی کی ہی دوستی
گر دوستدار ہی تو ترا دوستدار عیش

لیکن بتر کو چاہیی انجام کا خیال
اسپر ہی نظر کہ ہے ناپائدار عیش

غم ہی خوشی کی ساتھہ ہی انسانکی واسطے
اسپر نہ بھول تو کہ ہوا خوب یار عیش

معشوق و بادہ سیر چمن بزم دوستان
دنیا مین چار دنکی لبی ہین یہ چار عیش

تکیہ نکر تو اسپہ کہ دائم رہونگا شاد
یہ عیش چار دنکا ہی بی اعتبار عیش

تدبیر کوئی چاہیی عیش دوام کی
تقدیر سی نصیب ہون تجکو ہزار عیش

کر مدح اوس رئیس فدوی الاقتدار کی
جسکی ثنا سی ہو تجھی اسباز گار عیش

جمشید عصر کلب علیخان فلک جناب
ہوتا ہی جسکی ذات سی رشک بہار عیش

مطلع وہ ملاکہ تسبیحین بندی سر بسر ۔۔۔ تیکہ ہر ایک لفظ سی یاں اختیا عیش

## مطلع

مین تو ست ابستہ و اسطی تیری زندگانیش ۔۔۔ تو بندست کذا آرایش

اللہ ری تیری نشہ کی ہشیاری سرور ۔۔۔ بیکار اوتا ہی ست ہوشیاری کا خمار عیش

ٹھہرا ازل سی تا ابد تیری واسطے ۔۔۔ گر تا ہی ورنہ چار گھڑی کب بقا عیش

مرہم پذیر عہد مین تیرے ہوا الم ۔۔۔ ہیشا کی زمانہ مین ہا ہا ہزار عیش

دیکھا جو آنکہ اوٹھا کی تو نے نظر خوش ۔۔۔ ہی تیری روز عید تو ہا آئینہ دار عیش

ہی روشنی جہان مین اشراق سور کی ۔۔۔ پرتو تیری عہد مین خورشید وار عیش

آکر تیری زمانہ مین ہوتی کیسہ نصیب ۔۔۔ رہتی ہی کیہ بقا تیرا انتظار عیش

کیا نا نقاہ و سکدہ عشرت کدی ہین اب ۔۔۔ صوفی کرین شراب تو کرین یار جوا عیش

ہی رنگ رنگ عیش مگر تیری عہد مین ۔۔۔ ہی ز گر کہین نہین پرہیزگار عیش

تیری زبان پہ نام کہ ہان ہو گیا نہ تل ۔۔۔ رہتا ہی تیری سکہ تا امیر و تا عیش

اسکا کہین نشان تو کیا نام ہی تہ ۔۔۔ قونی کیا نظر ہوا آشکار عیش

پوری پڑی نہ محفل جمشید مین کبھی ۔۔۔ جبتک نہ تیری بزم سی لی مستعار عیش

رہنا بہشتیونکو ہو جنت مین اک عذاب ۔۔۔ گر خلدی ہو بزم کا تیری دو چار عیش

مست شراب عیش ہین تیری بزم مین ۔۔۔ اک ہے ہشیاری تو ہے ہوشیار عیش

جز عیش کس کو بار نہی بارگاہ مین ۔۔۔ ہی عیش ہی لی و اسطی اوتی بہار عیش

شمع جمال پر تری پروانہ ہی خوشی ۔۔۔ تا صبح ہی تری بادہ خوار عیش

آہو ہی شیر عہد مین تیری پلنگ پر ۔۔۔ صحرا ہی وحشیونکو ہی تا کہسار عیش

جمشید کی جبین پہ یہ خط ہو کی مثل با — یاں قصر خوش نگار کا نقش و نگار عیش
تو تلخ ہی سنای تو یون جیکو لطف آئے — جیسے شراب تلخ سی ہو خوشگوار عیش
کیا تیری بزم عیش کی کیفیتین لکھون — جسجا ہو جیسا ب خوشی بیشمار عیش
کرہی خوشی رفیق تو ہمدم ترا نشاط — گر دوست خرمی ہی تو یار و نگار عیش
دن عیش رات عیش سحر عیش شام عیش — گر دوست دار عیش گہی غمگسار عیش
ہی لاکھ لاکھ جانسی صدقے تری خوشی — ہی لاکھ لاکھ جانسی تجھپر نثار عیش
آرام کیون رہی نہ رعیت کو بیشمار — سرکار مین حضور کی ہی اعتبار عیش
کرتا ہون اب دعا پہ قصید یکو ختم مین — شاید کہ اس دعا سی ہو میسر ابھی یار عیش
پھولین پھلین نہ عیش مین ہی تیری مدعی — ہو تیری دشمنون کی کلیجی مین خار عیش
جلتے ہین تیری عیش سی از بس حسود — بنتا ہی اونکی جان کو برق و شرار عیش
مٹکے نہ پاس جبسی تری دوستون کی رنج — یون تیری دشمنون سی کری زینہار عیش
جبتک رہی جہان مین یارب خوشی کی دھوم — جبتک خوشی کی ساتھ رہی نامدار عیش
جبتک رہی زمانہ الٰہی یی نشاط — جبتک ہو روزگار و یی روزگار عیش
جبتک ہی آسمان کی لیی گردش سعید — جبتک اس آسمان سی کرین بختیار عیش
جبتک رہی یہ باغ جہان اک بہار پر — جبتک کری ہزار چمن مین ہزار عیش
یارب رہی ہمیشہ ہم آغوش عیش سے — تو ہمکنار عیش ترا ہمکنار عیش
یہ داغ مدح خوان ہی نمکخوار و جان نثار — ہون اسکو اک نگاہ ہی تیری ہزار عیش

قطعہ تاریخ تشریف آوری جناب مستطاب نواب محمد یوسف علیخان ناصر

## بہادر فردوس مکان تا بہ شہزادہ از کلکتہ

کیا داماد نواب آسے آج — برج صد عشرت کی وہ کوکب یہ آئی
دوستی آئی ہے در دجب — خاطر طالب کی دو مطلب یہ آئی
دو قمر اکبار آئے ہین نظر — تہا زبانون پر یہی جشن شب یہ آئی
مژدہ اس آمد کا ہی سامان زیست — جان مین جان آئی گویا جب یہ آئی
بہر استقبال مین پونچا ملک — کون جانے کون آئی کب یہ آئی
گوش بر آواز و لب پر یہ دعا — مجکو سنوادی کہین یارب یہ آئی
دیکہکر گرد سواری یک بیک — منتظرون بول اوٹہی سب یہ آئی
ایک کی تہی ایک سے تکرار یہ — میرا جذب شوق لایا جب یہ آئی
داغ نی سبی پیشیاس تاریخ کی — شان و شوکت جاہ و اقبال اب آئی

## تعریف جشن زیبا جاہ دام ملکہ

## تہنیت جشن نایاب

بہر کر شراب لعاب پلا آج جام مین — ساقی ہی انجمن کے زیبا پیر تر انہ آج
رنگین بدل زمانہ تعجب نہین گراب — شادی کا زہرہ رنگ ہی دی شادیانہ آج
پریونکا جمگہٹ اور حسینونکا جلسے — کیا ایک رنگ پر ہی یہ جشن شہانہ آج
فانوس جہاز آئنی تصویر نیب ہی — چمکا ہی بزم جشن سی دیوان خانہ آج
سارا ہی جلوہ کلب علیخان کے دم سی آج — عہد سرور آج ہی جشن شہانہ آج
آفاق کیا سخاو کرم سی کیا بحال — حاتم کا کیا مشایا جہان ہی فسانہ آج

یہ سروری کہ دادِ دو عالم اسقدر کہ بس
۱۲۸۲
کیا کیا دیا ہی دولت و مال و خزانہ آج

پیدا کہاں ہی لعل خوش آب آج کوہ میں
۱۲۸۲
یکتا رہا صدف میں نہ گوہر کا دانہ آج

پیہم ہی سجدہ زیر نہان فرق فرقدان
۱۲۸۲
کیا کیا ہوا بلند ترا آستانہ آج

کچہ سہم کی نہیں سی تمنای مکل بید
۱۲۸۲
لچکی جو مدعے پہ ترا تازیانہ آج

موج عطا سے پاس ہوا خواہ شادمان
۱۲۸۲
حاسد کا دم ہی تن سی ہو بیشک روانہ آج

تمت — داغ مدح سنج مداح نواب — باالخیر

## از نتایج افکار دربار جناب نواب ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر متخلص بہ نیر و خشان دہلوی

نازم آن نخلبند معنی را — کہ بیاراست از سخن صد باغ — گل رنگین باغ دل افروز

در دہ خوشبوی عطر بیز دماغ — اوج نازک خیالی او را — باید آنسوی عرش جست سراغ

معنی لعل از دلش ریزان — چون مئی ناب از کنار ایاغ — کردہ شکین غزال مضمون صید

صفحہ خاطرش ختن آسا — جمع کردہ کلام روشن خویش — کہ شبستان فکر را چراغ

ہر گہ از طبع تازہ اش دلخواہ — للہ الحمد دست داد فراغ — سال ختمش بخوان کہ این دیوان

زد بدلہا حدیث سکہ داغ — ساخت این قطعہ نیز از دہلی — نزد نواب میرزا ابلاغ

## تقریظ ریختہ کلک گوہر سلک معنی نگار سید نور الحسن خان بہادر متخلص بہ کلیم خلف الصدق نواب امیر الملک والاجاہ مولوی سید محمد صدیق حسن خان بہادر فرمانروای ریاست بہوپال

ذوقیست ہمدمی بنغان یگدم زرشک — خارست بپای عزیزان خلیدہ باد

بنام ایزد این گرامی نامه که پاک نظران را تذکره و کم نگاهان را تبصره ۲ قدمت جلوه فرا موشان
آمد یک دم زدیده پیش آغوشش اشک پاکوشه گزین ست و بر بد تصور از جبانش در کنار
و اماند کی خلوت باشد این سخن شناسی میماند که از کاروان بازمانده از کجا تا کجا کشیده و فرق ریخته
از کله اسپر تبه بادام عرقیت سیدن بدی و اوضاع الاکن ست زبان میاوی در بندش
بی تمیزی اردو و راه سوت و بی ریختگی لباس پارسی جلوه دادن اگر اعجاز نیست
کمال سحر خواهد بود معنی رسا نیگانه معنی شناسان باانصاف هم آغوشی ست و هنر شناسی
شان بقدر دانی جدوش همه از طرز سخن آگاهند و همه در کشور کمال نداوندد ستگاه
اگر در مدح این شاهد دلپسند زبان سخن سرا را با صرف مبالغه آشنا نکنند و غلو و اغراق را
کار نفرمایند و حرف راستی بیان واقعی بر زبان آرند کمال این نخواهند گفت که سحر
معجز نظام و سخن همپایه الهام ست پایه اردو در چه پستی بود داغ سخن سنج بکجا رسانیده
و پیش ازین این زبان چه بود مصنف معنی آفرین چه کرده اند با این لطف سخن علو مضامین
و بلندی چه قدر عالی پایه است و با این بلندی پایه گنجینه قدرت چه قدر پرسرمایه است
هرگاه بحر سخن پرجوش و نهر معنی پرخروش می گردد و حسرت انصاف دل می شکند
و دمنای فقد دانی ناسخن بدل می زند درین زمانه که نوای بلبل از صدای زاغ نداند
و نقش مال تذروا ز خط پای کلاغ نشناسند بر نغمه طرازی نوحه می زید و بر سخن پردازی
افسوس می رسد بان ای کلیم هرزه درای ازین دراز نفسی بیاسای نامهای پارسیان
نیز ازین شکوه ها لبریز و دلهای پیشینیان هم از ناقدر دانیها فگایت خیز می جنبم باد
این باده مهر مندی را و خشان ایاغ یعنی دیوان داغ بعد ازانکه بکالبد طبع ریخته آید
یا سخن میر و مرزا هم گواره و باد دیوان او ستاد ذوق هم شیرازه باد فقط

## تقریظ دلپذیر از فکر عالی افتخار الشعرا حافظ خان محمد خان صاحب متخلص بشہیر سلمہ اللہ القدیر ملازم مسرکار دارالاقبال بھوپال

| | |
|---|---|
| دل شہیر نہ منت کش فراغ امد | خوشم بعشق کہ گردد رفت و داغ آمد |

امروز فکر مایہ فروشی از افراط و تفریط می آساید و اندیشہ مبالغہ پسند وضع راستی بہتر میداند
رغا خزامان چین طلب بوی گل مستار آگہی باد کہ در زبان پارسیان حال زبان ہندوستانیان
بآن طعام نو ترکیب مانا بود کہ ناواقفانی چند از اشیای مختلفہ بہم رسانند چون از
مقدار اشیا خبر ندارند و از کیفیت اختلاف اجزا آگاہ نباشند ہر آئینہ آن طعام
بمزہ و مذاق ناآشنا خواہد بود چون آن ترکیب بارہا اتفاق افتد و در ہر بار کمی و بیشی
اجزا العمل آید قوت ممیزہ از طعم سابق و مزہ حال آن نتیجہ معتدل حاصل نماید کہ بہتر
ازان متصور نباشد ہمچنان این زبان اردو روز بروز تصرفہای مطبوع گرفتہ و در
ہر زمانہ این شاہد دلفریب از زیور تازہ آرایش یافت کلام سابقین پیش نظر باید داشت
و بچشم انصاف باید دید کہ در سابق و لاحق چہ قدر تفاوت جلوہ گر ست حسن این بیان
در زمانہ اولی کہ از کہنہ نوایان ست چہ بود و در عہد سودا و میر چہ شد با این ہمہ
ادراک کافی و تمیز وافی بران تقطیع ہم قناعت نکردہ و در فکر دیگر افتادہ آری ہمت
بہیچ مرتبہ راضی نمیشود چون فصاحت را نیز باز بان خویش در ہر زمانہ اعتبار دیگر باشد
بسا الفاظ است کہ زبان زد خواص گذشتگان و پسندیدہ بانغ خردان پارسیان
بود و گروہ پرشکوہ متاخرین از انکہ نامانوس اربابِ این زبانست یا از انکہ باعتبار
واقع گردانست بعضی ازان الفاظ را ترک فرموده و در بعضی ازان الفاظ متصرف
شد طنطنہ کوس فصاحت بگوش ملائک سید و غلغلہ اہنگام بلاغت بر فلک بلند شد

مگر آئینه بود که جلای دیگر پذیرفت یا گوهری که صفای تازه یافت بالغ رسان از هر طرف
بر بساط هستی خراجان شدند و روشن ضمیران از هر سو اجزیه وجود آمده بلند نامیهای
این معنی شناسان آوازه سابقیت فرمود و زمزمه های این هنر نوایان انصاف
پرستان را مست کرد هر پند خوان اغانیت شعر می منت فراغ و هر گزیده چشم را
بران دست بوس دارست لیکن چون در خواهی مدعا آفاقیت مراتب جاوه
نماست تربیت خوان سالار اغانی فیض بسوی نازک طبعان شاهجهان آباد
بشکل خاص معطوفست و توجه خاصی شان این خوش نیالان بطرز دگر معروفست اگر از نغمه
نغمه طرازان عندلیب گفتار این بزم دلکشا یک دو زمزمه رنوازش آید از قانون مقام شناسی
خالی نیست نمک چین مائده معانی و بیان حاجی حفظ عبدالرحمن خان سان خوان سخن چینان آراست
که حسن نمکین ملاحت الحان بعبارت برد و ادای شیرین حلاوت ازان ستاند خوشا صاحب
گفتار دلپذیر شاه نصیر تشبیه استعاره را آن تازه اعجاز بخشید که از تشبیه لب برگ گل بگفتار
آورد و از استعاره قامت سرو خرامان بدیدار کمال اهنگون فخر الشعرا ممنون آن لطافت
سخن صفای کلام بگذشت که نقش مسطرش سلک گوهر بهای صفحه کاغذش آئینه گیتی نما
ولی نعمت ارباب شوق خاقانی هند ذوق غزل را آن بلندی نوشت و قصیده را بدان مرتبه
نگاشت که حسن خوبان را شانی رفیع داد و پایه ممدوح باسمان برد نشست هجاء سائب
طالب مولانا غالب که کلامش نهایت ابتدای کمال و سخنش آنسوی هر موهم و خیالست
کالبد لفظ و معنی را جان حکیم محمد مومن خان که سر سخن را آسمان هر دو پای فکر از عرش فرو نیاورد
اگر امروز نمیخواهند که باده و اداهای آن جاده و بیانان بهمان کیفیات متعارفه یکجا نکشند حز
در جام دیوان داغ نتوان خورد و اگر برانند که نقشهای دلکش آن هنر نوایان بهمان سکه های

شقاوت از جای رباید غیر از کلیهٔ داغ سیر بضاعت نتوان برد اگر فصاحت کلام اینست
که بر الفاظی که ازان تلفظ گرانی بهمرسد مشتمل نباید و بکلماتیکه ازان فهم معنی دشوار گردد
مرکب نباشد خاص این دیوانست و اگر فصاحت متکلم همین ست که هرجا کشاده سخن
و دست مخارج باشد و بر بیان مقصود خویش با الفاظ فصیحه قدرت بهمرساند ازان این جا دو
بیان تعقید لفظی که از تقدیم الفاظ یا تاخیر الفاظ یا حذف الفاظ فهم معنی مراد را دشوار سازد
در کلامش نبینی و تعقید معنوی که بعد لوازم خفای قرائن ذهن را بسوی مقصود منتقل نماید
در دیوانش نیابی تازگیهای نخل فصاحت که دست نشان این باغبان گلزار هنر باشد عجبا
نشاید و سیرابی های چمن بلاغت که پرورده چنین نخل بلند گلشن کمال آید شگفت ندارد و جناب
در وصف این زبان دان اوراق سیاه کردند و در مدح این دیوان فارسی گرد آوردند کسی راه
اطراد فرت و کسی امان اغراق گرفت منهم که در راه راستی تا ختم خرد بعرض حقایق و بیان واقع
بپردا ختم المختصر این دیوان نگاریست و این داغ دلنشین یادگار این داغ به اوستادی

ترانه و دیوانش به بذیرائی افسانه باد ✻ دیوان فصیح میرزا داغ — در انجمن سخن چراغ است

| | | |
|---|---|---|
| سودای خیال را سر لاف | صهبای کمال را ایاغ است | هر نغمه عندلیب شیراز |
| چون باده آماز خم طبع | آهنگ رسیدن ایاغ است | بابل نشان این چمن راز |
| | تاریخ گر از شیر خواهی | یکدل جای هزار داغ است |

تقریظ نتیجهٔ فکر آسمان پیوند لطائف مضامین رافرخ سروش معنی
گنج مهر لال صاحب نوش بخشی خاص نوان مستطاب جناب
جهان بیگم صاحبه و لیعهد ریاست بهوپال تلمیذ افتخار الشعرا
حافظ خان محمد خان شهیر ملازم ریاست بهوپال

| | |
|---|---|
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |

از سر گرفته ام بصحبت او دفتان سودای کوی او بر پا آبله کران آن را بنوک خار زدن ما
آزرده میدان هوای جانان با خستگان راز منشا دشته بر جلد زدن بر سرش نمک انها شکستن
فرهنگ عشق در سینه من لاله استانها دارد و دل خون گشته زدلغ تو نشانها دارد و همه کس را
یقین کرده که بیا شکنی و دل مسکین بوفای تو کمانها دارد ۴ دانی که سنبلان هندی از حسن
لبهای تو نمکدانها برده اند چرا سینه نمکدان و این نوشین لبان سمرقندی که بی نمک افتاده اند چون
دل نه بردارم و اعظا من و ترک این بتان سنمل بچین نا بریده دل و شکیب من ازین جهان
سر به و چشم کشیده حسن نا بریده ۴ گرچه در سینه صد آتشکده آتش دارم ۴ لله الحمد که با سوز
دل خویش ارم ۴ نمرود از سر سودا زده تا شعر پردازان ۴ پیچ و تاب کمر از اطلس و دلکش دارم ۴
تا کش اگر یک نگاه بر جمال خود فریب شان گرنی از جا نروی ازنگاه پندارم که مردی
و اگر یک سجده بر جلوه دلبند زمد ربای آنها نه کشائی و دل از دست ندهی بانگارم که
جوهر فرد می و مرا چه سنزانش یک شهر مسلمان نیم بسمل کرشمه ای نرگس کافر نعمتش من کیستم یک
جهان خدا پرستان در حسرت جانشی بوسه لعل شکر فشانش بحر خون شور قیامت نفس شعله فشان

| | |
|---|---|
| در کدامین دل ازان لعل شکر نا بست کیست | شور آشفتگی و شیوه سر گردانی |
| در کدامین سر ازان زلف چلیپا بست کیست | زاهد انظاره حور و غلمان ترا مبارک من |

ربوده من سنبلان شیرنم که یکی از دلدادگان شان حضرت نعمت و جنت و فردوس
بتوار زانی خوش کرده من آن کوی و کشمینوی ست کنار جا دوب کشانش هر رنگ
عیش و فراغ ست ۴ آتشکده در جگر سوخته دارم ۴ دوزخ بدل از ناله برافروخته دارم ۴

| | |
|---|---|
| زان حسن گلو سوز که بسیاخته دارم | زان شعله قامت که برافراخته دارم |

زهی داغ که از خون گرمی عشق چندان داغها بر دل سوخته که خود داغ گردیده و چنان کباب شعله حسن نمکین آمده که رائحه جگر سوختگی بدماغ رسیده خورشید که گرمی تابش او خرد در سر بگداز آرد چیست عکسی از آئینه داغ او پروانه که خود را بر شمع زند چه لاله نفسیده جگر از باغ او گردش آتشخانه سوز محبت نیست این همه شعله تراشی نفس گرم او از چیست و اگر سینه فسرده اش خسته بر نوک نشتر فی این پایه خونچکانی آه سرد از کیست ؎ داغ اند ز رخسار تو ای رشک چمنها + چون لاله شهیدان بسمن زار کفنها + خون در جگر بانفه دل چون نشود خشک + در هر شکن زلف تو افتاده رهزنها + ای آنکه سخنم بابندار ی آذر کده سوز و گداز دریاب خود دریابی که چه شرر باری سوز درونست و تو که بجد نیم باور نداری سوی شقایقستان داغ و درد ش بشتاب تا بندار ی که ناسور جگر را چه جوشاجوش خونست الله الله چه آتشکده ها در سر گداز داده باشد تا این زبانه های جگر تاب از سر بیرون نهاده باشد از نیجاست که هر نکته اش شعله پوش است و هر حرفش اخگر فروش اگر تراد ل همچو الماس را عشق کسی خراشیده زود دریابی که هر لفظش از خراش دل نشانی ست و اگر جگرت در آتشدان صحبت شعله روی گداخته زود بشناسی که معنیش گداز جگر را رجانی ؎ بگلشن غنچه یاد از لبت شخندان میدهد مارا + نشانی سرو از بالابلندان میدهد مارا + نگردان غنچه لب در ستیم هر چند کوتاهی + خراب نرگسش بساغر دو چندان میدهد مارا + اسیر پیچ و تاب موج اشکم کرده هر گانم + فریب سنبل گیسو کمندان میدهد مارا + بدشت از جلوه های لاله داغم تازه میگردد + که باد از سینه های دردمندان میدهد مارا + آری صاعقه ایست از سحاب عشق بهر خرمن دل کز رخته پاک سوخته و شعشعی ست که از شید شان محبت

در هر تار یکده دروں کہ تافتہ بکیسر شش افروختہ از خونابہ ریزی زخم دل سد چاک شکر خا
لالہ زاری آوردہ اند خدا را اگر بہار رنگینش دریاب از زیر توانگری داغہای سینہ سوز
طرف چراغانی کردہ اند دمی بنجاطر من کہ نیست آب و تاب از شکیش بنگر چراغان کردہ ام
از داغ دل پیمانہ خود را کہ چون پروانہ در رقص آورم دیوانہ خود را فروغ شمع من تعلیم خا
بال ہما دارد مرصع پوش در محفل کند پروانہ خود را تا ہا کہ دل را پایہ از درد
فراتر نہادہ اند و آتش او دو دامیتاری دادہ چہ در دانہ داغ خیزد نہ داغ از درد
درد لازم داغ ست نہ دل لازم درد شادم از دردمندی کہ با داغ پیوند دکہ در دہا
در دل انگیزد و داغم از کسی کہ باد گراید کہ کاری از و بر میخیزد بان دہان درد چہ
درد سیر درد آسخن سنجیست پاستانی از کہنگی کلامش از پایہ پذیری افتادہ
و داغ پہ داغ ہمین داغ ست کہ تازہ ترانہ دلکش از بلبلان گل جدید لذیذ مذاق
اہل درد را از چاشنی لذت دردمندی آگہی دادہ آب بیات در رقم مشکفام اوست

| | | |
|---|---|---|
| از خطہ خانہ ندہ جاوید نام اوست | بالد تست کام جگرہای سوختہ | از شور عشق تا نمکی در کلام اوست |
| ہر نقطہ چو خال لب یار مشکبوست | این نافہ زاہو قلم خوشخرام اوست | از باد کین سخن تا زہ خوشتر است |
| پیمانہ لفظ و معنی رنگین مدام اوست | چہ ذوق آموزگار داغ ست بلی آموزگارش از شکرستان | |

اوست مصر عصر شکر ریزش ازین ست کہ نوائش ہم نوای ذوق ست و ولولہ افزائے
ارباب شوق ہر دو کاوش کی کشود نازک خیالی دخوش ادائی اندو داراو اسکندر قلمرو
ادا بندی و سخن سازی چون ست کہ ذوق را خاقانی ہند گفتند و از چیست کہ داغ را قاآنی
سخوانند آہی پایہ نشناسان تا امروز خطای رفت رفت زین پس نہا رباین مہر خوانش
میتوان خواندو نام نامیش با دب بر زبان راندند ایند کہ سرور ما جادہ فروتاب شمس الدین احمد خان

مینو نشین والی فیروزپور را پور یست روشن گهر والاشان واز نیکه میزاده آمده روشناس
جهانست به نواب میرزا خان اگر پدر سپهر سروری را مهر نیمروز بود پسر اوج مهی را ماه
نیم ماه ست اگر شمس را از فلک جواهر نگار مرصع اورنگ بود میرزا از مهر رخشان زیب
کلاه اسی نوش منکاز دراز ی سخن بند یشیده سرود خوانم ازین ست که گلبن مهرش را
غایانه بلبل خوش الحانم آری داغ در عشق گلرخان داغها بر دل برداشته و من هوای
او داد دلداده ناز و انداز دلبران آمده و من کشته کرشمه داے روان افزای او

| | |
|---|---|
| ز بس داغ تو در هم چیده ام در سینه سوزان | چراغ اهل دل روشن شد از کاشانه نام من |

او داغهای نهانی خود را که بدیوان داغ نام برآورد در پیکر حرف و لفظ جلوه داد
تا دریابند که بر شته جگر آتش عشق کسی ست و من گلهای داغ خود را که غایانه در محبت
او بر دستار دلنازده ام در نور داین ژولیده رقم فرو بچیدیم تا شناسند که شمع بگلکده تا نل او در ایم

| | |
|---|---|
| بسی ست که آب رمی نازم رو بر خاک دمی دارم | لب خشکی پی در یوزه چشم تری دارم |
| سزد در مجلس تفسیده جانان گر شوم حاضر | بمهر داغ او در گر مخوئی محضری دارم |

یارب چنانکه جوشش خون مایه الفت در باد داغ ست این نگاشته که بخون دل بنگارسته آمد
میان نوش در دساز و داغ دلنواز واسطه افزونی مواد مهر و محبت شواد و نانسان کج
نیاز بلبل مقبول بارگاه تازه گل آمده نیاز این گدای در محبت پذیرائی ناز التفات

| | |
|---|---|
| | آن شاه سریر لطف و عنایت باد ۰ |

## تقریظ از نتائج طبع مضمون خیز مولوی محمد عبد الله صاحب جالیسری متخلص به راسخ

ای آنکه ز جودت طبیعت — از ماه گرفته تا ماهی — در شهر زبان تو شهریاری
در پاک تخن سخن پناهی — تسلیم تخن بقبضه تو — از نست او امر و نواهی
تو گوهر بحر علم و فضلی — تو سرور ملک معنی آرائی — کو سعدی و انوری که امروز
تا داد دهد و داد خواهی — چون تو نبود بتخت ملکت شاهی — بر تخت سخن تو پادشاهی

نمود و فصاحتی که حسان از پاسبانیش سر بفلک سود و بلاغت بهام بزدل تفوقش نواب مرزا خان فرمود شور یکه از کلامش برخاست چون تصویر جهان در دل عاشقان نشست و نقشیکه قلمش بربست رونق بازار تصویر دل و جان شکست ملاحت را بازبانش نمکسار یست که نمک در دیده نمکدان نریزد و فصاحت را با بیانش نیزه ایست که گرد زبان بدگویان مرد میدان سخنه ۱۰ اگر گوید نظمی بلند سودا را بسوهان در خاطر افتد که قال نیمالا تا تعبیر را بهوای مدح گستری پرواز دهد زمین را آسمان ساخته باشد و مضامین فراهم آمده را بخیال ثناگری پیرایه بخشیده فرش را بپای اندازی فانوس فانوس دریافت خود خاک را اکسیر و خس را عبیر تقریر کرده سخنی آراسته و لائق فهم خویش قطره را دریا و ذره را آفتاب همان پنداشته خیالی بسته که فهم چشم انصاف بین و عقل مصلحت قرین بخشد نا بنیده و اندیشه فصاحتیاست که در بیانش نیست و حیله بلاغتیاست که در زبانش نی هر صفحه صحیفه اش گلشنی ست پر از بهار و مضامین هر سطرش نخلیست مملو از بار خیالات رنگین هر شعشعه چون بیت ابروی مهوشان بلند مضمون و هر مصرعه اش چون مصرعه قد محبوبان موزون گوش از هوش در جستجوی رموزات شنافته و زبان از بیان در گفتگوی توضیحات پرداخته هنگام اظهار رموز دانش مرموز بیان بحریست از ابحار فصاحت و وقت توضیح نکته های خرد فریب زبان

مهمیست از انهار بلاغت چکیدهٔ خامه اش گوهریست یکتا و پیچیدهٔ نامه اش گنجیست
گران بها حیا نا اگر خیالی از و گرسخته در دماغی پچیده فوراً شخنه فکرش باو آمیخته
در سلسلهٔ حروف آویخته ناگاه اگر مضمونی جسته در خاطری پیوسته قدم شناس نظرش
دریافته در رشتهٔ تقریر بسته نکته که در پیش بست نکشاد الا از دهان محبوبان و حرفیکه
در شعرش نشیند جز خواست مگر از زبان بدگویان تا برگفته اش که راست است آگهی یابد و گوید
که قطره از دریای بی پایان در دهان ریخته و ذره را آفتاب درخشان بخاک آمیخته
با قرار جادهٔ بیانها در زبانها حرفی نگذاشته و با ظهار سحر زبانی ها سخنی در بیان نماند

| | | |
|---|---|---|
| هر بیت چو زلف یار دلبند | مضمون نسب و خیال پیوند | از شعر بلند چرخ ادنی |
| یک نکته و صد هزار معنی | بیتاب اگر ز خامه ریزد | از جوش طپش زنامه خیزد |
| چون وی نکو حروف مکتوب | هر نقطه در و چو خال محبوب | از زلف صنم کند چو آغاز |
| هر سطر شود سر شته راز | از خال رخی چو راز گوید | نی گفت کسی نه باز گوید |
| در معنی بیت ابروی گفت | در هر سن موی او دری سفت | از عشق چو کرد نکته سر |
| بیتابی دل نهاد در بر | از چشم اگر کند اشارت | صد هوش ز سر رود بیکبار |
| آن سر نهان اگر عیان کرد | راز دل عاشقان بیان کرد | تقریظ از نتایج طبع |

## بعد یل منشی محمد اجمل صاحب متخلص بہ جمیل تلمیذ جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر نور اللہ مرقدہ

| | |
|---|---|
| مشاطه را بگو که بر سباب حسن یار | چیزی فزون کند که تماشا بما رسید |

چشم تماشا گشاده و ساز امتیاز آماده باد که روز مقابل شب آمد و مهر در ری و بدر خشید
مشعل در جنب چراغ افروخت و ماه در پیش پیها تابید یعنی اهل طلب را سرمایهٔ فراغ

دیوان داغ بقالب طبع درآمده از دیوانهای دیگران لطف انکه ترجمان الله در کلام
موزونش مدارج کثیره و نماست و در سخن بلغتش مراتب بیشمار چهره کشا طلبگاران را
نوید کهاز ترکیب الفاظ و طریق تشبیه و نمیع استعاره و اسلوب کنایه طرز خطاب
و لطف جواب طرفه معجونی مرکب شده و مفرح عجیب بدست آمده استعداد خداداد این
ادا بند جمله بسباب کلام را برجای خویش نهاده و تمیز بادر زاد این نازک خیال
پیرایه سخن را بر مقام مناسب صرف کرده قدرت را قدرت دیگر نموده گر آمد و طاقت
طاقت دیگر میسر شد فارسی که سرمایه دکان دیگران باشد در پیش همین آزاد بیفروخت
دودی که متاع تجارت بیگانگان ست در روی همین رخته پرداخ آلا بر صفای
الفاظ معترف آمد لوح نفس را بادم صبح همسر یابد و اگر معنی رنگین مذکور شد هوای
کلام را باشفق برابری نکرده ریایان گنجینه کلامش را اگر صاحب نصاب دانند
می سزد و فضله باغ طبعش را اگر ثمرة الفواد تخیل استعداد انگارند میرسد از هجوم
قافله معانی در هر بیت معانی کثیره منزل گزین ست و از کثرت ورد مضامین
در هر مصرعه مضامین بیشمار گوشه نشین از زین غیرت از رنگ گاه مشتاقان فیض را نگاه تا
چین در نظر ست گاه نیرنگ طلسم بهار در نگاه هنوز این نیرنگی مشعبد گاه از حامای
دلکش و گاه از سوانح جانگداز گاه از شعبدهای عالم فریب و گاه از سوانح هوش این
سخن سنج بعید دل را بران نیاورد که اندکی بحال طالبان کمال پردازد و این لوح
نیرنگ سخن را که چون نبات النعش پریشان بود نشیار در سلک انتظام طبع منظم سازد
الحمد لله که عوالق برخاست و موانع برطرف شد و دست مطلب بدامن آرزو رسید یعنی این کار نامه
فصاحت در مطبع تاج المطابع طبع گردید و بندهٔ مستدل محمد اجمل متخلص بچیل

تلمیذ حقیر حضرت تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان صاحب بہادر اسیر دام ظلہ

دیدہ کہ اسکندر عالم تسخیری و خضر وادی معنی پروریست چون ہمیشہ منظر چہرہ
گشایان ناز و غرورم و چشم براہ شاہدان تازہ ظہور ہرگاہ ازین نوید جان بخش
شنیدم دلبر سرت در کنار کشیدم آری سخن رنگینش اگر از ناز کیہا گلزار بود اکنون
بروضۂ خلد برابر گشت و کلام بلندش اگر از نہایت رفعت بر آسمان بود اکنون از
عرش برین بگذشت یارب این ہمایون نامہ شوق سرشتان معنی شناس را سیر گاہ
عجیب و ہزر پیشگان ارباب ذوق را نزہتگاہ غریب باد بالبنے و آلہ الامجاد

## قطعہ تاریخ چکیدہ کلک گہرسلک تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی مظفر علیخان
## بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر لکھنوی

باغ ابراہیم ہی دیوان داغ | خار اعدا کو دیا اس باغ نے
مصرعۂ تاریخ یہ لکھا اسیر | کیا جلایا حاسدونکو داغ نے

## قطعہ تاریخ ریختہ فکر آسمان پیمای نظیری منشی سید اسمٰعیل حسین
## صاحب متخلص بہ منیر سلمہ اللہ القدیر

ست مانند قمر نوشان این ایوان | کہ ندیدست نظیرش بجہان چشم نجوم | جلوہ گر گشت چو این شمع شبستان کمال
او نظارہ جو پروانہ زہر سمت ہجوم | وصف دیوان و تاریخ رقم کرد منیر | اوج عرش سخن و گوہر کان منظوم
۱۲۹۹

ہی پہ دیوان کہ گلدستۂ الہام منیر | ایضاً | باغ فردوس ہی ہمرنگ ہی سرتاپا نظم
گلفشان ہو کئی یون علیسوی و ہجری سال | و خلد بروح افزا مضمون و چمن پیرا نظم
۱۲۹۹

ہوا مطبوع دیوان جناب داغ اسکے زوال | ایضاً | ستارہ کیون نہ چمکی پایۂ والا ہی مطبع کا
منیر آج اسکی چھپنی کی کہی تاریخ نورانی | یہ ضیا ہی لحاصل ہی سوا ہی مطبع کا
۱۲۹۹

مبارک ہو اہل سخن کو یہ عید — ایضاً — چھپا ہی خوش اسلوب دیوان داغ
دل و جان ہی ارباب انصاف کو — زیادہ دے محبوب دیوان داغ
یہی ہے منیر اسکی تاریخ طبع — کہ مطبوع و مرغوب دیوان داغ

قطعہ تاریخ رنجتہ طبع شاعر نازک خیال سید ضامن علی صاحب جلال

باغ دیوان داغ کا پھولا — تازہ مژدہ صبا یہ لائی آج
طبع کے سن جلال نے لکھی — بوی گلزار داغ آئی آج

قطعہ تاریخ از سخنور سراپا کمال سید کاظم علی صاحب مثال

دیوان کو کر چکی ترتیب جب حضرت داغ عالم افروز — اس خوب لکھی مثال تاریخ ہے جملہ کلام داغ دلسوز

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سراپا لطافت محمد عظمت علیخان صاحب تخلص بہ عظمت

دیوان ہی یا ہی نسخہ اعجاز مسیحا — معنی ہیں تازہ تازہ مضامین
عظمت جو یہ کلام ہوا زیب گوش خلق — تاریخ اسکی مینے کہی

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر سلیم منشی شیخ امیر اللہ صاحب تسلیم داغ تخلص

حضرت داغ کا چھپا دیوان — سو تکلف کا ہی بیان تسلیس
فکر تاریخ ہی تو اے تسلیم — جلد کہدی پکار داغ نفیس

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع رسای سخنور یکتا منشی صابر حسین صاحب صابر

خوشا نظم داغ سخن سنج یکتا — کہ فردست در عالم ہمتائے
بتاریخ طبعش صبا خوش رقم زد — کہ گنج معانی مضامین عالے
شد از جلوہ طبع مطبوع عالم — کلام دل افروز داغ سخنگو
صبا گفت تاریخ و رسال طبعش — کہ گنج معانی مضامین نیکو

۱۲۹۶ھ